سلسلہ تصوف نمبر (۱۹۵)

اردو ترجمۂ کتاب

محک الفقر خورد

یعنی

درویشوں کی پہچان

از تصنیف لطیف قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سرتاج مشتاقانِ غوثیہ و فخر عاشقانِ آستانۂ قادریہ فنا فی اللہ حضرت سلطان باہو قدس سرہ العزیز

جسے

اللہ والے کی قومی دکان اور رسالہ "اسرار تصوف" کے

مالک و ایڈیٹر

ملک چنن الدین خلف الرشید ملک فضل الدین ککے زئی نقشبندی مجددی تاجر کتب

منزل نقشبندیہ

کوچہ ککے زیاں — بازار کشمیری

لاہور نے

بصرفِ کثیر بلامعاوضہ اردو ترجمہ کرا کر نہایت صحت سے چھپوایا

سلسلہ تصوف نمبر (۱۹۵)

اردو ترجمۂ کتاب

محکُّ الفقر خورد

یعنی

درویشوں کی پہچان

از تصنیف لطیف قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سرتاج مشتاقان غوثیہ
و فخر عاشقان آستانۂ قادریہ فنا فی الہو حضرت سُلطان باہو
قدس سرہُ العزیز

جسے

اللہ والے کی قومی دکان ملک چنن الدین ککے زئی تاجر کتب قومی
منزل نقشبندیہ بازار کشمیری لاہور

نے

عاشقان حضور رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و دلدادگان سرکار عالیہ قادریہ
کے لئے بصرف زر کثیر بامحاورہ اردو ترجمہ کرا کر نہایت صحت صفائی کے ساتھ

تعلیمی پریس لاہور میں چھپوا کر شایع کی

حصہ چہارم . . . . قیمت فی جلد . . . . ۱۲ عدد

تصانیف حضرت سلطان باہو قدس سرہ العزیز

اردو ترجمہ

مناقب سلطانی

یعنی

مناقب و حالات حضرت سلطان العارفین سلطان باہو

قدس سرہ العزیز

مع مفصل سوانح عمری

مصنفہ حضرت سلطان حامد ابن حضرت شیخ غلام باہو
جس میں آپ کی اولاد پاک اور خلفائے نامدار
جملہ حالات بتفصیل درج ہیں۔ جو دس بابوں اور
نو فصلوں پر منقسم ہے مصنف نے نہایت
عمدگی سے جملہ بزرگان سلسلہ عالیہ کے حالات
اور مناقب و کرامات نہایت دلچسپ طریق
سے بیان فرما کر اہل ذوق پر احسان فرمایا
ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ نہایت خوشخط
عمدہ کاغذ پر طبع کرائی گئی ہے۔ قیمت

بلا جلد — علاوہ محصول ڈاک — مجلد

ملنے کا پتہ

اللہ والے کی قومی دکان بازار کشمیری لاہور

دیباچہ کتاب از مترجم

حضرت شیخ سلطان باہو سروری قدس سرہٗ

کتاب ہذا محک الفقرا جس کے معنے ہی فقر کو پرکھنے کی کسوٹی سلطان باہوؒ کی مصنفہ ہے اس میں آپ نے اہل فقر کے اوصاف اور انہیں پرکھنے کے اصول بیان کئے ہیں۔ اس سلسلہ کے شجرہ میں جو مجھے آپ کے سجادہ نشین اور میرے ہمنام (غلام دستگیر قادری صاحب) نے ۱۹۵۲ء میں حسب وعدہ ارسال کیا تھا صفحہ نمبر ۴ میں سلوک القادریہ کی تفصیل یہ دی ہے:۔

سلوک القادریہ

۱۔ پاس انفاس (دم تنفس) کی نگہبانی کرنا اور ذکر قلبی (ہر سانس کے ساتھ ذکر اللہ ھو کرنا) ۲۔ تصور اسم ذات (خوشخط اسم اللہ ذات لکھے ہوئے کا تصور اپنے قلب پر کرنا) ۳۔ مشق وجودیہ (عالم خیال اور تصور میں سر سے لے کر پاؤں تک ہر بُن مو میں اسم اللہ لکھنا ۴۔ ذکر جہر کلمۂ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کرنا):۔

میرے جد بزرگوار حضرت پیر قلندر شاہ ولی متوفی ۱۲۴۸ھ کے دیوان میں ذکر باہو میں ایک غزل اور یاھو میں دو اور ذکر لا الٰہ الا اللہ میں چار اور ذکر اللہ اللہ میں تین نادر غزلیں ہیں غالباً انہیں پڑھ کر ہی سجادہ نشین صاحب سلطان باھوؒ نے مجھے لکھا تھا کہ "جناب کی عطا کردہ کتب کے مطالعہ سے کافی اضافہ اور مسرت حاصل ہو رہی ہے دیوان قلندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ تو بالخصوص میرے لئے رُوح افزا ثابت ہو رہا ہے"

سنہ ولادت و رحلت

پنجابی شاعروں کے حالات پر مشتمل ایک کتاب میں سلطان باہو کا سال ولادت ۱۰۳۹ھ ہجری (۱۶۲۷) دیا ہے جو شاہ جہاں بادشاہ کے ۳ سنہ جلوس کے مطابق ہے اور رحلت کا ۱۱۰۲ھ ماہ جمادی الاول جو فروری ۱۶۹۱ء کے مطابق ہے یعنی عہد اورنگ عالمگیر میں۔

سلطان باہوؒ بچپن ہی سے مائل بفقر تھے۔ کھیتی باڑی کو چھوڑ کر حضرت بہاء الدین ذکریا ملتانیؒ کے مزار پر جا چلہ کیا، وہاں سے شاہ حبیب بغدادیؒ کے پاس گئے۔ انہوں نے ترک دنیا کی تلقین کی تیس ۳۰ برس کے سن میں دلی تشریف لے گئے۔ جو سال آغاز حکومت اورنگ زیب ۱۰۶۹ھ (۱۶۵۹ء) ہے وہاں سید عبدؒ الرحمان جیلانیؒ دہلوی کی بیعت فرمائی ::

قادری سلسلہ

سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ کا سلسلہ قادری حسب شجرہ مرسلہ شیخ غلام دستگیر قادری موصوف واسطوں سے سید عبدؒ الرزاق قادری ابن سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز سے ملتا ہے۔ حضرت جیلانیؒ کے پیر بیعت حضرت ابو سعید مبارک مخرمی (نہ کہ مخزومی) نامی کے جداعلیٰ حضرت شیخ ابو الحسن علی ہرکاری (نہ کہ ہنکاری) کے مرید تھے۔ آگے جو سلسلہ ہے وہ شجروں کی کتابوں میں ملتا ہے لہذا یہاں درج کرنے کی گنجائش نہیں ہے ::

نسبی شجرہ

سجادہ نشین صاحب نے جو شجرہ نسبی دیا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ حضرت سلطان باہو اٹھائیس واسطوں سے حضرت علیؓ کے فرزند امیر زبیرؒ کی اولاد سے تھے۔ مگر حضرت علیؓ کا اس نام کا کوئی بیٹا کسی نسب کی مشہور کتاب (معارف ابن قتیبہ۔ تاریخ طبری وغیرہ) میں نہیں دیا اور نہ شاہ مرتضےٰ کے کسی پوتے کا نام حجر شاہ کہیں منقول ہے ::

حضرت سلطان باہو قوم اعوان سے تھے۔ ممکن ہے یہ قوم عربی النسل اور علوی ہو مگر

حضرت علیؓ کی اولاد سے تسلیم کرانے سے پیشتر یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ وہ حضرت علیؓ کے کس مسلم بیٹے کی اولاد سے ہیں۔ کھوکھروں نے لکھ دیا ہے کہ وہ عباسؓ بن علیؓ کی اولاد سے ہیں۔ واقعی عباسؓ حضرت علیؓ کے فرزند تھے۔ اور ان کا سلسلہ اولاد جاری ہونا نسب کی کتب میں پایا جاتا ہے۔ میں اپنے خاندان کی نسبت بیان کرتا ہوں کہ ہاشمی مشہور اور کتب میں مسطور ہے۔ مگر جب مجھے معلوم ہوا کہ حضرت ابوالحسین ہکاری ابوسفیان بن حارث ہاشمی کی نسل سے نہیں تھے۔ بلکہ ابوسفیان بن حرب اموی کی نسل سے تھے۔ جیسا کہ ابن خلقان نے کتاب وفی الایمان میں تحریر کیا ہے۔ تو میں نے دیباچہ اذکار قلندری میں اس حقیقت کا اعتراف کر لیا۔ گو برادری کے کئی افراد ناراض ہو گئے۔ اسی طرح میرے ہمنام سجادہ نشین صاحب سلطان باہوؒ کو حقیقت واضح کرنی چاہیئے۔ خاندانی عظمت واقعی قابل لحاظ ہے۔ مگر بزرگوں کی بزرگی اس پر منحصر نہیں اِنَّ اَکْرَمَکُمْ اَتْقٰکُمْ قرآنی فیصلہ ہے۔ ہم سلطان باہو اور دوسرے بزرگوں کے شرف و مجد کے قائل ان کے زہد و اتقاء بے ریا کی وجہ سے معترف ہیں نہ کہ علوی یا ہاشمی ہونے کے سبب

دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست ::

اولاد

آپکی صوری اولاد آٹھ بیٹے (نور محمدؐ۔ ولی محمدؐ۔ لطیف محمدؐ۔ شریف محمدؐ۔ حیات محمدؐ۔ صالح محمدؐ فتح محمدؐ۔ محمدؐ اسحاق۔ سب ناموں کے شروع میں سلطان اور آخر میں قادری پڑھیں اور دیکھیں کہ سلطان باہوؒ کو نام محمدؐ سے کتنی محبت تھی جس کا اظہار نام سے ہو رہا ہے۔ اور بیٹی کے نام رحمت خاتون سے رحمۃ اللعالمینؐ کی محبت ٹپک رہی ہے۔ ہمارے دوست غلام دستگیر صاحب سجادہ نشین دوسرے فرزند کی اولاد سے ہیں ::

اولاد معنوی کی کئی کتابیں بزبان فارسی ہیں جن کی تعداد ۱۴۰ کے قریب بتائی جاتی ہے مشہور مفتاح العارفین۔ شمس العارفین۔ عین الفقر۔ محک الفقر۔ عقل بیدار۔ دیوان باہو ہیں۔ اور ابیات باہو جھنگ کی ٹھیٹھ زبان میں زبان زد عوام ہیں۔ مجھے ان کتب کے دیکھنے کی تمنا ہے ::

مزار

سلطان باہو کا مزار مشہور ہے۔ جھنگ سے تیس کوس کے فاصلہ پر بتایا جاتا ہے۔ میرے عزیز اس کی زیارت کر آئے ہیں۔ اور میرے معزز سموعلی پیر نصیر الدین موہڑ دی کی ایک ہمشیرہ بھی سلطان باہوؒ کی اولاد سے ایک فرزند سے شادی شدہ ہے۔ قابل مبارکباد ہیں۔ میرے دوست ملک چنن دین اللہ والے تاجر کتب کشمیری بازار لاہور جنہوں نے یہ کتاب محک الفقرا صاحب سے حاصل کی اور مجھے اس کا ترجمہ کرنے کو دی۔ اس کا ترجمہ میاں محمد دین ولد میاں جیلانی بخش صاحب نے "تحت اللفظ" ۱۳۲۲ھ میں کیا تھا۔ میں نے اسے آج کل کے مروجہ اردو میں ڈھال دیا ہے اپنی طرف سے تو بڑی کوشش کی ہے پھر بھی نسیان و سہو لازمہ انسانی ہے۔ اگر اہل علم اس میں کوئی غلطی پائیں تو صحیح فرمالیں۔ جس نسخہ سے ترجمہ کیا گیا ہے وہ نقل در نقل ہے اور کئی عبارتوں کی سمجھ بڑی دقت پیش آئی ہے۔ اور دو تین علماء کی مدد سے تصحیح کی کوشش کی ہے۔ پھر بھی اطمینان نہیں ہے۔ اور یہ بات قابل معافی بوجہ مجبوری ہے:۔

اس کے ترجمہ کی تاریخ میں میں نے کہا ہے ؎

ہست تاریخ ایں کہ "باباہو
محک الفقرا ترجمہ کردہ ام"
۱۳۷۷ھ

مترجم

غلام دستگیر ناجی مکاندار محلہ چلہ بی بیاں اکبری دروازہ لاہور

۱۴ مئی ۱۹۵۸ء مطابق ۱۴ ر شوال ۱۳۷۷ھ

اردو ترجمہ کتاب

محک الفقر خورد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ربنا یسر ولا تعسر وتمم بالخیر

اللہ تقدس اسمائہ وتعالیٰ کبریائہ

اے رب آسان کر اور اسے مشکل نہ بنا اور خیر سے پورا کر۔

میں اسے اس اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا رحم کرنے والا اور بخشنے والا مہربان ہے

اللہ تعالےٰ کے نام پاک ہیں اور وہ بڑی بزرگی والا ہے۔

اور سیدوں کے سید حضرت محمدؐ (برگزیدہ) پر درود (رحمت) ہو اور آپ کی آل[1]

اور سب اصحاب[2] پر (بھی رحمت ہو)۔

اس (درود و سلام) کے بعد کمزور بدن مصنف کتاب رحمان کا شاگرد سروری قادری بندہ باہو قوم اعوان ہے جو قلعہ شورکوٹ کے نزدیک رہنے والا ہے اور اس نے اس کتاب کا نام محک[3] الفقر رکھا ہے۔

---

[1] آل کے بہت سے معنے ہیں۔ یہاں کے مطابق یہ ہیں۔ پیرو۔ مقتدی۔ اہل خانہ فرزندان اور اہل دین۔

[2] اصحاب سے مراد رسول اللہ صلعم کے دوست جو آپ پر ایمان لائے اور آپ کی زیارت کی۔

[3] محک یعنی کسوٹی اور محک فقر سے مراد فقر کو پرکھنے کا معیار۔

قادری طریق کی قسمیں

جان لو کہ قادری طریقہ کی دو قسمیں ہیں ۱۔ زاہدی قادری اور سروری قادری لیکن زاہد قادری بہت بے شمار ہیں جیسا کہ عام لوگ۔

اور سروری قادری وہ ہے جو ایک نظر سے اللہ کے طالب کو اللہ تک پہنچا دے۔ اور واصل بحق کر دے۔ نیز سروری قادری اسے کہتے ہیں جسے دو جہانوں کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دستگیری فرما کر حضرت شاہ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرما دیں اور حضرت پیران پیر اسے نوازیں اور اس کا دل خدا سے لگا دیں۔ اور دل کو روشن کرنے والی بارہ برس کی ریاضت سے یہ بات بہتر ہے۔

سروری قادری کی وہ نظر ہے جو ایک دفعہ جس پر پڑے اسے دنیا و آخرت بھلا دے۔ اور طالب کو کامل طور پر اس فقر کی منزل طے کرا دے جو محمدی فقر ہے اور جو بدعتیوں[1] اور استدراجیوں[2] کو دور کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْمُبْتَدِعُ کِلَابُ النَّارِ (کہ بدعتی لوگ آگ کے کتے ہیں) اور یہ بھی فرمایا لَا تَجْلِسُوْا مَعَ اَهْلِ الْبِدْعَةِ اَهْلُ الْبِدْعَةِ اَهْلُ النَّارِ (کہ اہل بدعت کے پاس نہ بیٹھو کیونکہ وہ دوزخی ہیں۔ ہر بدراہ اور گناہ کرنے والے سے چوکنا رہنا چاہیے۔ بعض فقیر ظاہر میں اہل فقر بنتے ہیں مگر باطن میں وہ زندیق ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ پ ۹ رکوع ۱۳ (کہ جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم انہیں آہستہ آہستہ گرفتار کریں گے۔ اس طرح کہ وہ نہ جانیں گے) جو فقر محمدی میں قدم رکھے اسے ظاہری اور باطنی علوم کا مفہوم معلوم ہونا چاہیئے: علم راہ فقر کے لیے ضروری ہے اور جو عالم نہ ہو وہ گمراہ ہوتا ہے علم رفیق اور جاہل دوست

---

[1] مبتدع اسم فاعل ہے مصدر ابتداع سے جس کے معنے ہیں کوئی بدعت کرنا یعنی ایسا کام جو شرعاً ناجائز نہ ہو۔

[2]۔ اہل زندقہ بمعنی زندیق اور وہ ایسا شخص ہے جو دو صانع (یزدان واہرمن) کا قائل ہو۔ یعنی ایک نور پیدا کرنے والا خدا کا اور دوسرا ظلمت پیدا کرنے والے کا۔ اور زندیق اسے بھی کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ اور منافق ہو۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ لفظ (زندیق) زن دین کا معرب ہے یعنی عورت مذہب۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ زندی کا معرب ہے یعنی وہ جو زردشت کی کتاب زند کا معتقد ہو جو یزدان و اہرمن کا قائل ہو تھے لفظ استدراج مصدر ہے جس کے معنی ہیں آہستہ آہستہ عذاب کے نزدیک لانا اور حالت معصیت میں نعمت دینا (منتخب)

ہے ۔ اور وہ زاہد جو بے علم ہو شیطان ہے (وہ جہالت کی وجہ سے لوگوں کو گمراہ کر دے گا) علم میں لوگوں کو ہدایت کرنے کی) خاصیت ہے ۔ عالم حدیث بیان کر کے خلقت کو نیکی کا راستہ دکھاتا ہے ۔ وہ زاہد جو علم نہیں رکھتا ابلیس ہے ۔ علم کیا چیز ہے؟ علم شریعت ۔ جو عین توحید ہے ۔ اور راہ فقر کے سوا علم شریعت سراسر پریشانی ہے ۔ حدیث شریف میں ہے کہ کُلُّ طَرِیْقَۃٍ رَدَّتْہَا الشَّرِیْعَۃُ فَہُوَ زَنْدِیْقَۃٌ ۔ جن طریقوں کو شریعت نے رد کیا ہو، وہ زندیقیت (یعنی کفر ہے) **بیت** ۔

جامع الاسرار مشرف محک دیں ۔۔۔ ہر کسے زیں فیض گیرد عین ہیں

ہر بسطرے سِرّ اسرار خدا ۔۔۔ ہر بحرفے غرق شو فی اللہ فنا

بھیدوں کی جامع عالیشان کسوٹی سے ہر ایک حقیقت میں فیض حاصل ہوتا ہے ۔ اس کی ہر سطر سے بھیدوں کا بھید ظاہر ہوتا ہے اور ہر حرف سے فنا فی اللہ ہونے کا سبق ملتا ہے ۔ اگر فقر کی باطنی راہ صاف نہ ہوتی اور تمثیل والہام اور وہم و مشاہدہ اور رہنما سے جواب باصواب نہ ملتا تو اس راستہ پر چلنے والے گمراہ ہو جاتے ۔ **بیت** ۔

علم باطن ہمچو مسکہ، علم ظاہر ہمچو شیر ۔۔۔ کے بود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر پیر

باطنی علم مکھن کی طرح ہے اور علم ظاہر دودھ کی مانند ۔ جس طرح دودھ کے بغیر مکھن نہیں ملتا اسی طرح پیر کے بغیر کوئی پیر نہیں بن سکتا ۔ **رباعی** ۔

دیدہ ام در علم صحبتہائے رنگین صد کتاب ۔۔۔ کردہ ام یک مصرعۂ تنہانشینی انتخاب

اہل دنیا را بغفلت زندہ دل پنداشتم ۔۔۔ خفتہ دائم مردگاں را زندہ می بیند بخواب

میں نے پر لطف علمی مجلسوں میں سو کتابیں پڑھی ہیں اور ان میں الگ گوشہ نشینی ہی کے مضمون کو پسند کیا ہے میں نے غفلت کی وجہ سے دنیا داروں کو زندہ دل جان لیا اس طرح جیساکہ کوئی شخص ہمیشہ خواب میں مردوں کو زندہ دیکھتا ہے ۔

اس راہ کو اگرچہ کامل مرشد ہی طے کرا سکتا ہے ۔ اسی کو تلاش کر اگرچہ وہ کوہ قاف میں ملے ۔ اور مرشد کامل وہ ہے جو طالب کو ذکر فکر ۔ ریاضت و مجاہدہ کے بغیر توجہ

ف مشرف یعنی دیدہ و شنیدہ ۔ از بالا نگاہ کنندہ ۔ بلند + مشرف یعنی جائے بلند ۔ مشرف یعنی شرف دادہ شدہ (منتوب)

باطنی سے ، یا اسم ذات اللہ کی وساطت سے ۔ یا فنا فی اللہ ہو کر ، یا نفس کے محاسبہ سے حضرت محمد رسول اللہ کی مجلس میں پہنچا دے ، اور اس مرشد کے لیئے جو حضرتؐ کا حضوری ہو ۔ نورانی مجلس محمدی میں مشرف کرنا کیا مشکل اور دور ہے ۔

۱۔ حدیث شریف اِنَّ الشَّیْطَانَ لَایَتَمَثَّلُ بِیْ ۔

شیطان میری (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) شکل نہیں بن سکتا ۔

۲۔ حدیث شریف مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی رَبِّیْ ۔

جس نے مجھے (رسول اللہؐ کو) دیکھا اس نے میرے رب کو دیکھا ۔

۳۔ حدیث شریف مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فِی الْیَقْظَۃِ ۔

جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے بیداری میں دیکھا ۔

۴۔ حدیث شریف یَنَامُ عَیْنِیْ وَلَایَنَامُ قَلْبِیْ ۔

میری آنکھ سوتی ہے دل نہیں سوتا ۔

فقیر محمدی کی مستی ہوشیاری ہے اور سونا ، جاگنا ۔ چنانچہ سروری قادری طائفہ کا کھانا بھی مجاہدہ ہے اور سونا مشاہدہ دیدار الٰہی ہے ۔ اور وہ ہمیشگی کی سیر کا مشاہدہ علیحدہ کرتا ہے ۔ شیطان کی طاقت نہیں کہ ان مقامات میں دخل پائے اور ڈاکہ ڈالے کیونکہ وہ اس بڑی نعمت سے بے نصیب اور محروم رہے

جس جگہ خدا کا ذکر اور فنا فی اللہ فنا کی حضوری اور اللہ کا ذکر ہو ، تسبیح پڑھتا ہو ۔ قرآن کی تلاوت ہوتی ہو ۔ نماز پڑھی جاتی ہو ۔ اذان دی جاتی ہو ۔ اللہ کا گھر ہو اور مدینہ پاک ہو شمس الضحیٰ بدر الدجےٰ اور صاحب مدینہ رسول اللہؐ کا ظہور ہو ۔ وہاں شیطان اندھا بیگانہ اور نابینا ہوتا ہے (یعنی کہ وہاں اس کا دخل و تصرف نہیں ہو سکتا) اور بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ اس زمانے میں ہدایت یافتہ ہدایت کرنے والے اور ولایت کے مالک ولی اللہ فقیر موجود نہیں ۔ یہ بات وہ غلط کہتے ہیں۔ا (ایسا کہنے والے

سلہ جدنا قطب العالم حضرت عبد الجلیل جو پیر شاہ بندگی لاہوری متوفی ۸۱۱ھ کے بھائی اور مرید حضرت جلال الدین اکبر تذکرہ قطبیہ میں فرماتے ہیں کہ قطب العالم موصوف کی مجلس میں کسی نے کہا کہ وہ کیا ہی اچھا زمانہ تھا جب کہ بہت سے کامل بزرگ دنیا میں موجود تھے ۔ اب آپ کے سوا کوئی نظر نہیں آتا ۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ دنیا اولیاء اللہ سے کبھی خالی نہیں رہتی ۔ ہاں دیکھنے والوں کی نظر کا قصور ہے کہ وہ دیکھ نہیں سکتی ۔ پھر فرمایا سے

—— یوسف ہمراہ خود دارند واپس می برند یک زلیخا ہمسے گویا در میں بازار نیست (ناجی)

مرنے تک اندھے ہی رہتے ہیں۔ (موت آنے پر انہیں پتہ چلتا ہے کہ ہم گمراہی میں پڑے تھے) آ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری امت میں زبردست فقرا اور اولیا (سورج کی طرح) روشن اور چمکتے رہیں گے۔ مرشد کامل وہ ہیں کہ جس کسی کو وہ نوازنا چاہیں تو ایک ہی نگاہ میں اسے اپنے جیسا کردیں۔ ان کی نظر سے اللہ کے نام کی تاثیر اللہ کے طالب کے وجود میں ایسی ہو جائے کہ فی الدنیا والآخرۃ طلب لاسواء اللہ دنیا اور آخرت ماسوی اللہ کی طلب اس کے دل سے اُٹھ جائے اور اللہ کا اسم اس کے وجود کو ایسا پاک کردے۔ جیساکہ دریا کا جاری پانی (میل کچیل دھو ڈالتا ہے)۔ ایسا (نواختہ مرشد) مرید جس مرتبہ پر بھی پہنچے اس کے لائق ہے (یہاں وہ) نبیوں برگزیدوں۔ جلیل القدر اصحاب۔ پرہیزگاروں۔ خدا کے دوستوں۔ مجتہد امام۔ صاحب روایت باعمل علمائے کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتا۔

حدیث شریف میں ہے کہ اِسْمُ اللّٰہِ شَیْءٌ طَاھِرٌ لَا یَسْتَقِرُّ اِلَّا بِمَکَانٍ طَاھِرٍ اللہ کا نام پاک ہے۔ وہ پاک جگہ ہی میں قرار پاتا ہے اور جو کوئی نبی اور کامل مرشد اللہ کے عارف کی حیات میں شک کرے اور شک میں پڑے وہ بے شک کافر ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جو کوئی مجھے پانا اور پہچاننا چاہے وہ مجھے فقر میں پائے اور پہچانے۔ بیت۔

گر نبودے وجود اصل خدا   کے رسیدے بنام وصل خدا

اگر (معاذ اللہ) خدا کا حقیقت میں وجود نہ ہوتا۔ تو کوئی اس کو کیسے مل سکتا۔ (یعنی خدا تک پہنچنے والوں کی موجودگی ثابت کررہی ہے کہ خدا موجود ہے)

آدمی مسئلوں کی فضیلت کے علم اور ریاضت سے عارف نہیں ہوتا۔ بلکہ عارف سے معرفت الٰہی کا رتبہ حاصل ہوتا ہے۔ اسی لیئے کہا گیا ہے کہ پیر کامل کی ساعت دن خدمت۔ تمام عمر عبادت اور مجاہدہ اور چلّہ کرنے سے بہتر ہے۔ بیت۔

دلم باحضوری شکم پُر طعام   کہ این است معراج واصل تمام

ترجمہ (مراد دل حضوری شکم پر طعام یہی کیا ہے معراج واصل تمام)

رُباعی

دل پُر از خطرہ شکم بے طعام ریاضت بناموس کفر است نام

تو بخود مغرور از حق بے خبر کے ای بامعرفت اسے بے صبر

ترجمہ (دل خطرہ سے پر ہے اور پیٹ بیں طعام نہیں۔ عزت کے لیے ریاضت کرنا سراپا کفر ہے۔ تو مغرور اور حق سے بے خبر ہے۔ اے اندھے! تو اللہ کی معرفت تک کسطرح پہنچ سکتا ہے ۔)

ابیات

ہر در درویش رو ہر صبح شام تا ترا حاصل شود مطلب تمام

گر ترا بر سر زند سر پیش نہ آنچہ داری در ملک درویش دہ

دادہٗ درویش یابی جاوداں از نظر درویش شد شاہ جہاں

ترجمہ۔ تو ہر صبح اور شام درویش کے دروازے پر جا۔ تاکہ تیرا سب مطلب حاصل ہو۔ پھر اگر درویش تجھے مارنا چاہے تو سر آگے کر دے۔ اور جو کچھ تیرے پاس ہو درویش کے حوالے کر دے۔ درویش کا دیا ہوا ہمیشہ تیرے پاس رہے گا۔ درویش کی نگاہ جس پر پڑ گئی ملک کا بادشاہ بن گیا۔

پہلا باب

عاشق اور کمال کو پہنچے ہوئے عارف کے ذکر میں

بیت

عشقت بتن آید چکنم جاں را زیرا کہ نشاید بیک ملک دو سلطاں را

اے معشوق تیرا عشق میرے تن بدن پر حاوی ہوگیا ہے۔ اب میں جان کو کیا کروں کیونکہ ایک ملک میں دو بادشاہوں کا رہنا ٹھیک نہیں۔

اس راہ کا پیش اور صدق ہے اور اعتقاد اور اللہ کی محبت (یعنی صدق

نیت اور اعتقاد درست اور اللہ کی محبت سے راہ سلوک طے کر سکتے ہیں۔)
اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ ( ) اللہ کو دوست رکھنے کی طرح دوست رکھتے ہیں۔ اور جو لوگ ایمان لائے وہ اللہ کی محبت میں بڑے سخت (پختہ) ہیں۔
ریاضت دریافت راز کے لیئے ہے اور مجاہدہ (اللہ تعالےٰ کے) مشاہدہ کے لیئے۔ اور بندگی، پروردگار کی پہچان کے لیئے۔ اور اللہ کے سوا سب سے منہ موڑ لینا اس لیئے ہے۔ اللہ کی محبت میں غرق اور محرم راز ہونے کی خاطر ہے۔ اور بھید (کا چھپانا) اور بھید پانے کی جیت سے ہے۔ جو مرشد شروع ہی اور مشاہدہ ابو بیت۔ اور محرمیت کا استغراق (مرید کو) نہ بتائے اس کے متعلق سمجھ لیا جائے کہ وہ ابھی ناسوت ( ) کے مقام میں ہے اور پختہ نہیں ہوا۔

بیت

دست مردے گیر تا مردے شوی   جز بمرداں نیست راہ رہبری

خدا کے کسی کامل مرد کو دستگیر بنا۔ تاکہ تو کامل ہو جائے۔ کیونکہ اللہ کے کامل بندے سوا اور کوئی رہنمائی نہیں کر سکتا۔ مرد وہی ہے جو اللہ کا طالب ہو۔ اور دنیا کا طالب مغموم و پریشان رہتا ہے۔ اور کسی کام نہیں آتا۔

دنیا کا طالب ہیجڑا ہے۔ عقبےٰ کا طالب عورت کی مثال اور اللہ کا طالب مرد ہے۔ فرد۔

قدم بر جسم خاکی نہ سرافرازی تماشا کن   بایں پل چوں برائے آسماں در زیر پا باشد

اپنے جسم خاکی کو زیر قدم رکھ۔ اور اپنی بلندی کا ملاحظہ کر کر تو ایسے پل پر ہو گا جس کے ذریعے تو آسمان تک جا پہنچے گا۔

انسان کو راہ فقر طے کرنے کے لیئے چار علم سیکھنا لازمی ہے تاکہ کسی کا محتاج نہ رہے۔ اول علم۔ تحسین و فضیلت کا تفسیر تک دوسرا علم۔ دعا کرنے کا

جو ایک دم میں زیادہ ہو۔ تیسرا علم۔ کیمیا نظر اکسیر اور کیمیا نظر وہ ہے کہ صاحب نظر جس کی طرف نگاہ کرے وہ دنیا اور عقبےٰ کے غم سے چھوٹ جائے اور توحید مولےٰ میں ایسا غرق ہو کہ اسے صرف اور ورق کے مطالعہ کی خبر نہ رہے۔ بیت

ناظراں را نظر باشد بر الہٰ لعنت بر مال و دنیا عزّو جاہ

صاحب نظر ہمیشہ خدا پر نظر رکھتا ہے۔ اور دنیا کی عزت مال دولت پر لعنت بھیجتا ہے۔

کیمیا نظر وہ ہے جو علم کسبی، رسمی اور قیل و قال سے گذر جائے (یعنی ان کیطرف سے منہ موڑ لے) اور ہمیشہ کے لئے فنا فی اللہ ہو جائے۔ وصال یہی ہے۔ نظر کیمیا کمال اور نظر کی سات قسمیں ہیں۔ ہر ایک کو تاثیر وجود یہ سے معلوم کرنا چاہیئے۔

۱۔ نظر اللہ ۲۔ نظر محمد رسول اللہ ۳۔ نظر اصحاب ہدایت اللہ ۴۔ نظر فقیر ولی اللہ ۵۔ نظر نفس ۶۔ نظر دنیا ۷۔ نظر شیطان۔ مگر نظر مولیٰ سب سے بہتر ہے۔

بیت

بہائے خویش می دانم بہ ہیچے جوئمی ارزو اگر مولیٰ نظر سازد بہا بے بہا گردد

میں اپنی قدر و قیمت جانتا ہوں کہ ادھے جو برابر بھی نہیں۔ ہاں اگر مولیٰ نگاہ کرے تو قیمت کا اندازہ ہو ہی نہ سکے۔

چوتھا علم۔ زندہ دل روشن ضمیر کا ہے۔ یہ چار علم کامل مرشد کی نگاہ سے اور اللہ کے اسم کی تاثیر سے جو شامل ہو۔ اللہ کے طالب کے لیئے رستہ کھول دیتے ہیں۔

بیت۔

نہ از راہ رہبر کہ باشد ترا کہ یکدم رساند بوحدت خدا

اس (اللہ تک پہنچانے والے) راستہ سے بہتر اور کون تیری راہنمائی کر سکتا ہے کہ تجھے ایک دم ذات مولےٰ تک پہنچا دے۔

حدیث شریف میں ہے کہ مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ

جس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ پس تحقیق اس کی زبان گونگی ہو گئی۔ مولانا نظامی

کنجوری فرماتے ہیں۔ ؎

سنائی زباں از رقیبانِ راز کہ تا راز سلطان نگو بندہ باز

یعنی زبان سے یہ کہنا موجب شرک و کفر ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی ذات پاک جسم جوہر اور صورت رکھتی ہے۔ اور اسی طرح اسے مخلوقات سے تشبیہ دینا (شرک و کفر کا باعث ہے)۔ اور کسی نالائق کے سامنے اسرار ربانی کے کسی بھید کا اظہار نقصان سر کا حکم رکھتا ہے۔ جو کوئی اس کے بھید کو ظاہر کرے گا تو وہ سزا اس کے سر کو لے گا۔ بیت۔

گر گوہر داری پیش جوہری بر زینہار مبر پیش احمق گاؤ خر

گاؤ خر جو طلب تو گوہر بر یک من جو بہ از صد من گوہر

اگر تیرے پاس موتی ہے تو اسے جوہری کے پاس لے جا۔ نہ کہ کسی احمق گدھے کے پاس۔ بیل اور گدھا تو جو مانگتا ہے اور تو اس کے پاس موتی لے جاتا ہے (اور نہیں جانتا کہ) کہ ان کو تو جو درکار ہیں نہ کہ سو۱۰۰ من موتی۔

(شیخ سعدیؒ گلستان میں بیان کرتے ہیں کہ ہم جنگل میں جا رہے تھے۔ بھوک سے بے تاب۔ راہ میں ایک تھیلی پڑی ملی۔ ہم نے خیال کیا اس میں دانے ہونگے مگر نکلے درم۔ یہ دیکھ کر ہمیں سخت مایوسی ہوئی کہ بیابان میں بھوکوں کے لئے تو خالص چاندی سے پختہ شلغم ملنا بہتر اور کار آمد ہے)

اے طالب تیرے لئے خاص طور پر حق کی ذات و صفات کی پہچان ضروری ہے۔ نہ کہ اس کی ذات کی فکر میں جان کاہی۔ حدیث شریف میں ہے تفکروا فی آیاتہ ولا تتفکروا فی ذاتہ کہ اللہ تعالےٰ کی نشانیوں پر غور کرو نہ کہ اس کی ذات پر (شیخ سعدیؒ بوستان میں فرماتے ہیں کہ میں نے کئی راتیں اللہ تعالےٰ کی ذات کے متعلق سوچنے میں بسر کیں اور ناکام ہوا۔ آخر اس نتیجے پر پہنچا کہ انسانی عقل کی وہاں رسائی نہیں۔ اس کی صنعتوں پر غور کر کے اس کے آگے سر نیاز جھکا دینا چاہیے۔)

اسم اللہ ذات اور کلام اللہ کا علم اور فقر فنا فی اللہ سب سے بڑی نعمت ہے۔ اس سے اچھی اور بہتر کوئی اور نعمت نہیں۔ بیت

ہیچ علمے بہتر از تفسیر است ہیچ تفسیرے بہ از تاثیر نیست

تفسیر سے اچھا اور کوئی علم نہیں اور تاثیر سے بہتر اور کوئی تفسیر نہیں۔

اور سالہا سال کی ریاضت سے صاحب راز و اجازت کا ارشاد بہتر ہے۔ کہ وہ کن فیکن کے مرتبہ پر فائز ہوتا ہے۔ اور وہ جس شے کو کہتا ہے ہو جا وہ اللہ کے کرم سے ہو جاتی ہے۔ بیت

خلق را طاعت بود از کسب تن عارفاں را ترک تن طاعت بود

خلقت کی عبادت بدن کی مشق سے ہوتی ہے اور عارفوں کی عبادت بدن کو ترک کرنا ہے۔

ہر دو جہاں میں جو کچھ کل اور جز موجود ہے۔ اٹھارہ ہزار مخلوقات سے۔ مقامات کے طبقات منزل سے۔ علوی اور سفلی مخلوق سے وہ اسم اللہ کے حیط میں ہے اور اسم اللہ دل کے حیط میں جو نظر کامل کے اثر سے الگ الگ کھل جاتا ہے۔ اور اللہ کے طالب کے وجود میں نفس امارہ کی کوئی بری عادت نہیں رہتی۔ اسے سخت ظاہری کی کیا حاجت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْاَنْبِیَاءُ یُصَلُّوْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ اَجْسَامُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَ قُلُوْبُهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ انبیاء اپنے دلوں میں نماز پڑھتے ہیں جسم ان کے دنیا میں اور دل آخرت میں ہوتے ہیں۔ بیت۔

ہر کہ اشد از مربی التفات بے حجاب گشت فی اللہ غرق

جس کسی پیر مرشد کی کھلی توجہ ہو۔ وہ فنا فی اللہ ہو جاتا ہے۔ اس راہ میں مردان خدا وہ ہیں۔ جو کھانا تو اس جہان کا کھاتے ہیں اور کام اس جہان کا کرتے ہیں۔ ان کی مثال مست اونٹ کی ہے جو کانٹے کھاتا ہے اور بوجھ اٹھاتا ہے۔

تین چیزیں باطن سے علاقہ رکھتی ہیں اور انہی سے کھلتی ہیں۔ اول وہ ذکر جو لازوال ہو۔ لازوال ذکر ہمیشہ رہنے والا ہوتا ہے۔ اور وہ زبان سے واسطہ نہیں رکھتا جس نے اللہ کو پہچانا وہ وَمَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَا یَقُوْلُ سِوَی اللّٰہِ اللہ کے سوا اور کچھ نہیں کہتا اور دل سے بھی علاقہ نہیں رکھتا۔ کہ دل کا ذکر وسوسہ ہے۔ اور روح سے بھی تعلق نہیں رکھتا کہ روح کا ذکر کمال ہے۔ اور ہر کمال کو زوال ہے۔ اور سر سے بھی علاقہ نہیں رکھتا کہ سر سر کے ساتھ ہے۔ اور اس ذکر سے جو دماغ میں سوزش پیدا کرے۔ طالب بے عقل اور خراب ہو جاتا ہے۔ اور ذکر دوام جو غیر مخلوق ہو۔ اس کا کرنا ٹھیک ہے۔ وہ ذکر غیر مخلوق ذکر خفیہ ہے۔ فرمایا اللہ تعالےٰ نے اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً ط اپنے رب کو عاجزی سے اور چھپ کر یاد کرو۔ اور ذکر خفیہ ذکر حامل کو کہتے ہیں۔ اور ذکر حامل کامل پیر کے سوا حاصل نہیں ہوتا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ اللّٰہِ حَتّٰی یَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ مَجْنُوْنٌ ط اللہ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ منافق بول اٹھیں کہ (یہ ذاکر) دیوانہ ہے۔ اور ذکر حاصل اس آیہ کریمہ سے ثابت ہوتا ہے۔ فرمایا اللہ تعالےٰ نے وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ اپنے رب کو یاد کرو جب تک کہ تو اپنے آپ کو بھول جائے

دوام حامل اللہ کے نور سے ایک غیر مخلوق وجودیہ نور ہے۔ **حدیث قدسی** اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ "انسان میرا (اللہ کا) بھید ہے اور میں (اللہ) اس کا بھید ہوں" یہ خبر اس نے دی ہے۔ اور "آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں" اس کا نشان ہے اور رہا یہ کہ ذکر حامل ایک شعلہ ہے جیسے آنکھ ہو بہو دیکھتی ہے۔ جو اس طاقت کا اظہار برق دونوں آنکھوں سے روشنائی (کی صورت میں) دیکھا کرتی ہے۔ یہی ہے ذکر دوام فقیر کہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس ذکر نور کو نہ بجھنے والا دیا کہتے ہیں۔ **بیت**

اگر گیتی سراسر باد گیرد چراغ مقبلاں ہرگز نمیرد
اگر تمام دنیا پر اندھیری چھا جائے تو اللہ کے مقبلوں کا دیا پھر نہیں بجھتا۔

بیت

چراغے راکہ ایزد برفروزد ہر آنکس پف زند ریشش بسوزد
جو دیا اللہ نے روشن کیا ہو۔ جو اسے پھونک مار کر بجھانا چاہے تو وہ نہ بجھے گا۔ بلکہ پھونک مارنے والے کی داڑھی جل جائیگی۔

جواب باہو رح

چراغ را چہ حاجت آفتابم چراغ را زبانش کشتہ سازم
فقرایں اصرار داند بقوت کہ ریش خود نگہدارو بہ ہمت
ہر آنکس راکہ خواہد می نوازد اگر خواہد بیکدم جان بیازد
میں خود سورج ہوں مجھے چراغ کی کیا ضرورت ہے۔ میں تو چراغ کی لو کو ایک پھونک مار کر بجھا دوں۔

(اگلے شعر سلطان باہو رح کے معلوم ہوتے ہیں۔ ان کا ترجمہ یہ ہے) فقر اس بات کو جانتا ہے اور اس پر قادر ہے کہ (دیا بجھانے کے لیئے پھونک مارے اور) اپنی داڑھی محفوظ رکھے۔ اور جسے چاہے نوازے۔ اگر چاہے تو یکدم یعنی فوراً جان دے دے۔

حدیث شریف لِسَانُ الْفُقَرَاءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ فقرائی زبان خدائے رحمان کی تلوار ہے۔ اس بات کو کیا سمجھے وہ جو احمق اور دل کا اندھا ہو۔ اور جسے معرفت کی خبر نہ ہو۔ دنیا کا طالب ہو۔ جو ان پریشان اور بیل اور گدھے کی مانند ہو۔ جس وجود میں خدا کا ظہور ہو۔ وہ جامہ نور ہے اللہ کی ملاقات حاصل کرنے کا طلب گار ہمیشہ خوش۔ اللہ کا منظور نظر۔ بیت

ہر کہ عالم می شود علم از خدا رہنما خلقاں شود صاحب عطا
جو کوئی خدا کے علم سے واقف ہوتا ہے۔ وہ بخشش کرنے والا، خلقت

کا رہنما بنتا ہے۔ وہ ایک نظر میں اللہ کے طالبوں کو سبق دے دیتا ہے۔ اور اللہ کے طالب دلی توجہ سے اس علم علوم کو پڑھتے ہیں۔

بدعتی طالب شرمندہ اس رمز کو کیا جانے۔ اس راہ پر چلنے کے لئے طالب صادق کی ضرورت ہے جو عالم باعمل ہو۔ دانشمند ہو۔ مآل اندیش ہو۔ نکتہ رس ہو مشکل کشا ہو۔ ورنہ ہزاروں جاہلوں کو ایک نظر سے دیوانہ بنا دینا کونسا مشکل کام ہے۔ طالب علم تحقیقات کے مشاہدہ کے امتحان کے سوا قرآن و حدیث کے موافق صرف اسم اللہ کی ذات وحدانیت کے تسلیم کرنے سے اللہ کا طالب نہیں کہلا سکتا۔ خواہ وہ کتنا ہی بلند ہو جائے مگر جاہل اس راہ پر نہیں چل سکتا۔

یہ محمدی فقر دائمی دولت اور نیک بختی ہے اور بے بہا نعمت جو اہل علم اور زندہ دلوں کی قسمت ہے۔

حدیث شریف اَلْجَاهِلُ كَالْجُعْلِ يَمُوْتُ فِيْ فِعْلِهٖ۔

جاہل گوبر کے کیڑے کی مثل ہے جو اپنے کام میں مر جاتا ہے۔ اور دوسری حدیث شریف ہے اَلشَّيْئُ شَيْئٌ وَالْجَهْلُ لَيْسَ بِشَيْئٍ۔ چیز ایک چیز ہے اور جہالت کوئی چیز نہیں۔ علم انسان کو دو جگہ لے جاتا ہے، ایک بمقام رضا اور دوسرا قضا کی طرف جس سے مراد بادشاہ ظل اللہ (سایۂ خداوندی) کی ہم نشینی ہے۔ اور رضا سے مراد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم نشینی (ساتھ بیٹھنا) ہے رضا کا مرتبہ قضا سے بلند ہے۔

امام المسلمین (مسلمانوں کے امام) علم اور رضا کے مقام پر پہنچے۔ اور قضا کا مرتبہ قبول نہ کیا۔ مرنا پسند کیا مگر قضا کی طرف قدم نہ اٹھایا۔ امام اعظم (ابو حنیفہؒ) نے ستر برس کے لئے نماز قضا کی لیکن ایک دن کے لئے بھی قاضی بننا منظور نہ کیا۔ (کسی نے کیا خوب کہا ہے "بو حنیفہؒ" قضا نہ کرد و بمرد۔ تو بمیری اگر قضا نہ کنی" یعنی امام اعظمؒ نے قاضی بننے پر موت کو ترجیح دی اور تیرا یہ حال ہے کہ جج بننے کے لئے مرتا ہے)۔

علم اور عالم کا دشمن تین قسموں سے خالی نہیں ہوتا۔ کافر ہوتا ہے یا فاسق یا جاہل اور فقیر کا دشمن بھی اسی طرح حاسد (دوسروں کو خوشحال دیکھ کر جلنے والا) ہوتا ہے یا منافق (دل میں کچھ ظاہر کچھ) یا کاذب غافل مردہ دل (جھوٹا غفلت میں پڑا ہوا مرے ہوئے دل والا) جاہل تین قسم کا ہوتا ہے (۱) جاہل کافر جو کلمۂ طیبہ نہ پڑھے (۲) وہ جاہل جو اللہ تعالےٰ کو ظاہر و باطن حاضر ناظر نہ جانے (۳) وہ جاہل جو کمینی دنیا کا پرستار اور اپنی خودی میں مست ہو۔

حدیث شریف مَنْ تَزَهَّدَ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَقَدْ جُنَّ فِي آخِرِ عُمْرِهِ جس نے علم کے بغیر زہد اختیار کیا وہ اپنی آخری عمر میں یا تو دیوانہ ہوا یا کافر ہو کر مرا۔ دوسرا ذکر کامل وہ ہے جس کے ساتھ نفس مر جائے اور روح زندہ رہے۔ تیسرا مراقبہ انبیائؑ کے ارواح، اصفیا، اولیاء، شہدا، ہر صاحب مرتبہ مومن مسلم نیک بندے کے ساتھ ملاقات باطنی کا تعلق رکھتا ہے۔

اس مراقبہ کو مراقبہ نہیں کہہ سکتے جس کا کرنے والا (صاحب مراقبہ) ہیبت کے ساتھ مرتبہ حاصل نہ کرے اور معلوماتی یقین، عینی یقین، حقی یقین کا مشاہدہ نہ کرے (ان مرتبوں کے حصول کے بعد) اس طائفہ (گروہ) کی موت ما حیات کا حکم رکھتی ہے اور یہ طائفہ سروری قادری اور اولیا اللہ کا ہے دنیا اور آخرت میں نجات یافتہ۔

اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ آگاہ ہو کہ بالتحقیق اللہ کے دوست (جو ہیں) انہیں نہ (کسی کا) ڈر ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوتے ہیں۔ اولیا اللہ کا وہ گروہ ہے جو نیند کی حالت میں بھی اللہ کے قریب ہوتا ہے اور بیداری میں بھی اسے اسی صاحب حال کا خیال رہتا ہے۔ ان کا رجوع اللہ کے دیدار کی طرف ہوتا ہے۔ اور ان کا مراقبہ کرنا ایسا ہوتا ہے جیسا کہ بلی کسی شکار (مردار) کے انتظار میں بیٹھی ہو۔

(اے طالب مولا) اپنی دونوں آنکھوں کو باز کی طرح بند کر لے۔ (تیرا مطلوب

تیرے اندر ہے (آنکھیں بند کرنے سے ہی) تیرا مطلوب تجھے خود پکار کر بلائے گا

بیت

دو چشم خویش را برابر بند چوں باز ۔ داد نت تا دید گم گشتہ آواز
بند کر آنکھوں کو تو مانند باز ۔ تاکہ تو مطلوب کی خود سن لے آواز

(دونوں آنکھیں بند کرنے سے مراد یہ ہے) کہ تو ایک آنکھ تو دار فانی سے بند کر لے (اور اس کی کچھ پرواہ نہ کر) اور دوسری آنکھ اس دنیا سے بند کر لے جہاں تجھے ہمیشہ کے لیئے رہنا ہے (یعنی تیری نظر صرف اللہ کی طرف ہو نہ کہ دنیا اور عقبےٰ کی جانب)۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی کہ (اے مسلمانو تمہارے صاحب محمدؐ شب معراج) نہ بھٹکے نہ بے راہ چلے۔

یہ مقام گفتگو سے علاقہ نہیں رکھتا ہے۔ اپنے نفس کو چھوڑ اور بلند ہو جا جان لے کہ آنکھ بند کرنا اس لئے ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غمض عینک یا علی وَاسْمَعْ فِیْ قَلْبِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اے علی اپنی آنکھیں بند کر اور دل سے سن کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور جان لے کہ کلمۂ پاک کے ۲۴ حرف ہیں اور رات دن کے بھی ۲۴ ساعتیں ہیں اور آدمی بھی رات دن میں ۲۴ ہزار مرتبہ سانس لیتا ہے اور کلمۂ طیبہ کا ہر حرف گناہوں کو اس طرح جلا دیتا ہے جیسا کہ آگ خشک لکڑی کو جلا دیتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَرَّۃً لَمْ یَبْقَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ ذَرَّۃٌ جس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا۔ اس کے گناہ ذرہ برابر بھی باقی نہیں رہتے۔ یہ بھی آپ نے فرمایا مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ بِلَا حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَثِیْرٌ وَالْمُخْلِصُوْنَ قَلِیْلٌ وَمَنْ سَرَّ ھَا ھَدَ مَتْ لَہٗ اَرْبَعَۃُ اٰلَافٍ ذَنْبٍ مِّنَ الْکَبَائِرِ جس نے لا الہ الا اللہ کہا

وہ بلا حساب و عذاب جنت میں داخل ہوا۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنے والے بہت ہیں اور مخلص لوگ تھوڑے ہیں اور جس نے مد کھینچ کر کلمۂ طیبہ پڑھا۔ اس کے چار ہزار کبیرہ گناہ محو کیئے جاتے ہیں۔ بیت

لا آمد و گناہ نماند ذات آمد و جاہ نماند

کلمۂ لا الٰہ الا اللہ پڑھا اور گناہ مٹ گئے۔ جب اللہ کی ذات سے ملحق ہوا تو اور کوئی مرتبہ حاصل کرنے کا خیال جاتا رہا۔

کلمہ طیبہ کی برکت سے مومن کا تن، جان اور بدن پاک ہو جاتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جو کوئی مجھے یاد نہیں کرتا۔ ہم اس کے اور اپنے درمیان پردہ کھینچ دیتے ہیں یعنی اپنا نام لینا۔ اس کی قسمت نہیں کرتے۔ کیونکہ ہمارا نام پاک ہے۔ جو نجس۔ پلید مردار ناپاک شخص کو نہیں دیتے۔

جان لے کہ کلمہ طیبہ کی نعمت سے دو قومیں بے نصیب ہیں ایک ناری کافر اور دوسرا شیطان ملعون ذلیل۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طَلَبُ الْخَیْرِ طَلَبُ اللّٰہِ۔ وَذِکْرُ الْخَیْرِ ذِکْرُ اللّٰہِ۔ خیر (نیکی) کی طلب کرنا اللہ کو طلب کرنا ہے اور نیکی کا ذکر اللہ کا ذکر ہے۔ فقر وہ ہے کہ لوگوں کو معلوم ہو بظاہر کہ حرام کھا رہا ہے، مگر باطن میں وہ اللہ کے نور سے یا کامل فقر ملحق ہو۔ ظاہر میں غصہ ہو اور باطن میں اس کا قدم سچائی پر ہو تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ۔ یہ ہے مرتبہ خدا کے عارف کا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذِکْرُ اللّٰہِ بِالْغُدُوِّ وَالْعَشِیِّ اَفْضَلُ مِنْ ضَرْبِ السَّیْفِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کہ اپنے خلق کو اللہ تعالےٰ کے خلق پر ڈھالو یہ بھی فرمایا کہ دن اور رات کو اللہ کا ذکر کرنا اللہ کی راہ میں تلوار مارنے سے افضل ہے۔

اللہ کے طالب کے ضروری ہے کہ پہلے اپنے نفس کی آفات سے مطلع ہو پھر نفس شیطان کے گناہ سے پھر خبردار رہے کہ اس کی قیمت عمر دینوی لہذا

ہیں صرف نہ ہو ۔ ہزار شیطانوں سے ایک نفس سخت بُرا ہے ۔ رباعی

یار بد بدتر بود از مار بود   تا توانی می گریز از یار بد

یار بد تنہا ہمیں بر جان زند   نفس بد بر جان و بر ایمان زند

برا دوست برے سانپ سے بدتر ہے ۔ جہاں تک ہو سکے برے دوست سے کنارہ کش ہو ۔ برا سانپ تو صرف جان سے مارتا ہے مگر بدنفس جان بھی مارتا ہے اور ایمان بھی غارت کرتا ہے ۔

دو ہزار نفس سے دنیا دار مردہ دل جاہلوں کی بری ہے ۔ اور حق تعالےٰ نے عبادت کرتے اور اسے پہچاننے کے لئے پیدا کیا ہے ۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ ای لِیَعْرِفُوْنَ الْعِبَادَۃ میں نے نہیں پیدا کیا جنوں اور انسانوں مگر عبادت کے لیے یعنی پہچاننے کے لیے (یہی) عبادت ہے ۔ ہمیشگی کا ذکر اور پورے فکر کی معرفت ۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَزْکٰھَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعِھَا فِی دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ اِنْفَاقِکُمْ مِنَ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ ۔ وَخَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَھُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ ذِکْرُ اللّٰہِ ط کیا میں تمہیں تمہارے نیک عملوں کی خبر نہ دوں ؟ جو تمہارے نزدیک پاک ہوں ۔ اور تمہارے درجوں میں بلند ہوں اور تمہارے سونے چاندی کے خرچ کرنے سے بہتر ہوں ۔ اور تمہارے لیئے اپنے دشمنوں کے مقابل ہو کر ان کی گردنیں مارنے سے اور ان کے ہاتھوں تمہارے شہید ہونے سے اچھے ہوں ۔ (اصحابوں نے عرض کیا) حضور ہاں ! ۔ فرمایا حضرتؐ نے وہ اللہ کا ذکر ہے ۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تَسْھُوْا الَّذِیْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ فَرَاغُ خَشْیَۃٍ کُلِّ فَرْضٍ اللہ کا ذکر فراموش نہ کرو کیونکہ یہ ذکر سب فرضوں سے پہلے فرض ہے ۔ فرمایا اللہ تعالےٰ نے وَاِنْ

یَکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِھِمْ۔ بیشک کافر تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا اپنی بد نظر لگا کر تمہیں گرا دیں گے[1]

پس بنا رے پر اللہ تعالٰے کی عبادت اور ذکر فرض عین ہے۔

اور تم کو جاننا چاہیئے کہ جب آدمی کو دنیا اور شیطان گمراہ کرتے ہیں تو اس کا سبب یہی ہے (کہ وہ ذکر و عبادت سے غافل ہو جاتا ہے) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جُمُوْدُ الْعَیْنِ مِنْ قَسْوَۃِ الْقَلْبِ وَقَسْوَۃُ الْقَلْبِ مِنْ اَکْلِ الْحَرَامِ مِنْ کَثْرَۃِ الذُّنُوْبِ وَکَثْرَۃُ الذُّنُوْبِ مِنْ نِسْیَانِ الْمَوْتِ وَنِسْیَانُ الْمَوْتِ مِنْ حُبِّ الدُّنْیَا وَحُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ وَتَرْکُ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ۔ کہ آنکھ کا افسردہ ہو جانا دل کے سیاہ ہو جانے کی وجہ سے ہے اور دل کی سیاہی حرام کھانے سے ہے۔ اور حرام کھانا گناہوں کی کثرت سے ہے۔ اور گناہوں کی کثرت کی وجہ موت کو بھلا دینے سے ہے۔ اور موت کو فراموش کرنا دنیا کی محبت سے ہے۔ اور دنیا کی محبت سب خطاؤں کا سر (جڑ) ہے اور دنیا سے کنارہ کش ہونا سب عبادتوں کی اصل ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَّطَالِبُھَا کِلَابٌ دنیا مردار ہے اور اس کے طالب کتے ہیں۔ رباعی

اہل دنیا کافراں مطلق اند　　دائما در چق چق در بق بق اند
اہل دنیا چوں سگ دیوانہ اند　　دور شو زیشاں کہ بس دیوانہ اند

دنیا دار بالکل کافر ہیں وہ ہمیشہ بق بق اور زق زق کرتے رہتے ہیں وہ دیوانے کتے کی طرح ہیں۔ ان پاگلوں سے دور ہی رہنا چاہیئے۔

دنیا کے طالب ہر وقت اپنا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کی کوئی گھڑی اپنے فکر سے خالی نہیں رہتیں۔ حتیٰ کہ اسی حالت میں مر جاتے ہیں۔

[1] عرب میں بعض لوگ بد نظر مشہور تھے۔ جن کی نظر نقصان رساں تھی وہ رسول اللہ صلعم کو بھی نشانہ بد نظر بنانے لگے تھے۔ مگر اللہ تعالٰے نے حضور کو ان کے شر سے محفوظ رکھا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت بد نظر کے دفعیہ کے لیے مفید ہے۔ اسے پڑھ کر دم کرنا چاہیئے پارہ ۲۹ رکوع ۱ میں دیکھیں

ابیات

دنیا طلبا چہ گویمت مغروری
عقبےٰ طلبا چہ گویمت مزدوری
مولیٰ طلبا داغ مولیٰ داری
در ہر دو جہاں مظفر و منصوری

اے دنیا کے طالب۔ میں تجھے یہی کہہ سکتا ہوں کہ تو مغرور ہے۔ اے آخرت کے طالب میں تجھے یہی کہوں گا کہ تو مزدور ہے۔ (نیکی کے کام اسی لیے کرتا ہے کہ تیری عاقبت اچھی ہو) اے مولا کے طالب تیرے دل میں مولا کا عشق ہے۔ اور تو دونوں جہان میں فتح مند ہے۔ اور مولےٰ کا طالب (خدا کے ذکر میں) محو رہتا ہے اور اس سے الگ نہیں ہوتا۔

حتیٰ کہ وحدت میں غرق فنا ہو کر اللہ کا ہو جاتا ہے۔ اور اسی کے خطہ و امان میں رہتا ہے۔ اے مخاطب جان لے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ جَلَسَ مَعَ سَبْعَۃِ اَصْنَافٍ مِّنَ النَّاسِ زَادَہُ اللّٰہُ سَبْعَۃَ اَشْیَاءَ۔ مَنْ جَلَسَ مَعَ الْاُمَرَاءِ زَادَ اللّٰہُ الْکِبْرَ وَقَسَاوَۃَ الْقَلْبِ۔ وَمَنْ جَلَسَ مَعَ الْاَغْنِیَاءِ زَادَ اللّٰہِ الْحِرْصَ وَمَنْ جَلَسَ مَعَ الصِّبْیَانِ زَادَ اللّٰہُ اللَّھْوَ اللَّعِبَ وَالْمِزَاحَ وَمَنْ جَلَسَ مَعَ النِّسَاءِ زَادَ الْجَھْلَ وَالشَّھْوَۃَ وَمَنْ جَلَسَ مَعَ الْفُقَرَاءِ زَادَ اللّٰہِ الرِّضَاءَ بِمَا قَسَمَ اللّٰہِ تَعَالیٰ وَمَنْ جَلَسَ مَعَ الصَّالِحِیْنَ زَادَ اللّٰہُ الرَّغْبَۃَ فِی الطَّاعَۃِ وَمَنْ جَلَسَ مَعَ الْعُلَمَاءِ زَادَ اللّٰہُ الْعِلْمَ وَالْوَرَعَ کہ جو شخص ان سات قسم کے آدمیوں سے محبت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس میں سات چیزیں پیدا کرتا ہے (۱) امیروں کی صحبت سے تکبر اور سیاہ دلی (۲) امیروں کی صحبت سے حرص (۳) بچوں کی صحبت سے بیہودہ کھیل اور ہنسی ٹھٹھا (۵) عورتوں کی صحبت سے جہالت اور شہوت (۶) اللہ کے فقیروں کی صحبت سے رضا (اللہ کی تقدیر پہ راضی رہنا) (۷) صالحوں کی صحبت سے خدا کی بندگی کی رغبت اور علما کی صحبت سے علم اور پرہیزگاری اللہ کی طرف سے حاصل ہوتی ہے۔

بیت

صحبت با نیک کن اے نیک را
ہر چہ باشد غیر حق زاں باز آ

اے اچھی سوجھ والے نیکوں کی مجلس میں بیٹھ۔ ماسوئی اللہ سے منہ موڑ لے۔ اے پیاری جان سب دینی اور دنیاوی مراد اس سہ حرفی میں ہے۔ جو ترتیب سے پڑھے اور جانے اس کو ہر ایک حرف سے مدامی حاضرات ہے۔ اور ان تیس حرفوں میں صاحب اختیار کا ذات صفات کشف و کرامات تصوّر سے ہر منزل مقامات کا دیکھنا ضروری ہی اور ان تیس ۳۰ حروف میں ایک حرف اعظم ہے۔ جس سے اسم اعظم پہچانا جاتا ہے اور وہ تیس ۳۰ حرف یہ ہیں۔

تصور ا تصوف	تصور ب تصوف	تصور ت تصوف	تصور ث تصوف
تصور ج تصوف	تصور ح تصوف	تصور خ تصوف	تصور د تصوف
تصور ذ تصوف	تصور ر تصوف	تصور ز تصوف	تصور س تصوف
تصور ش تصوف	تصور ص تصوف	تصور ض تصوف	تصور ط تصوف
تصور ظ تصوف	تصور ع تصوف	تصور غ تصوف	تصور ف تصوف
تصور ق تصوف	تصور گ تصوف	تصور ل تصوف	تصور م تصوف
تصور ن تصوف	تصور و تصوف	تصور ہ تصوف	تصور لا تصوف
تصور ء تصوف	تصور ی تصوف	★	★

ان سات حرفوں سے واحدنیت کے تین بھید کھلتے ہیں اور معرفت کی پہچان ہوتی ہے۔ اَ بَ تَ ثَ جَ حَ خَ ۔

حرف اللہ سے تو اللہ جان۔ روح اعظم نے وجود میں آتے ہی اللہ کا نام لینا شروع کر دیا۔ اور قیامت تک کہتا رہے گا۔ اُٹھ۔ ابھی تو اسم اللہ کی حقیقت سے ناآشنا ہے۔ بیت

ہر چہ خوانی از اسم اللہ تحوال اسم اللہ با تو ماند جاودا‌ں

علم رکھتا ہے تو لے اللہ کا نام اسم اللہ ساتھ تیرے ہے مدام

پیغمبر نے پیغمبری پائی اللہ کے نام کی برکت سے پائی۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نام ہی نے معراج میں اللہ کے قرب وصال اور مقام قاب قوسین تک پہنچایا۔ اور حق تعالےٰ نے فرمایا یا محمدؐ! میں تو ہے اور تو میں۔ ہر شے میری رضا کی طالب ہے اور مجھے تیری رضا مطلوب ہے۔ اے محمدؐ یہ سب اسم اللہ کی برکت تھی۔ اللہ کا نام بہت بھاری ہے۔ اور اس حقیقت کو مصطفےٰ ہی جانتے ہیں۔ جو اسم اللہ سے آشنا ہے۔ اس کی نگاہ میں دونوں جہان ہیں۔ اللہ کا نام ہر مقام کی کنجی ہے اور الہی ملنا۔ اللہ کے نام سے کونسی چیز اچھی ہے۔ جو تو چاہتا ہے (جانتا ہے اور لیتا ہے) یعنی اس سے کوئی چیز اچھی نہیں

اور ازل کے دن آواز آئی کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ روحوں نے کہا ہاں تو ہی ہے۔ ہمارا پروردگار (پالنے والا) اللہ کا کوئی شریک نہیں۔ ساری مسلمانی اور ایمان کا (بخیر) خاتمہ اور تمام فقر یہی ہے (کہ اللہ کو لا شریک اور اپنا رب جانے اور مانے) جان کنی کے وقت باایمان مرنا اللہ کا نام لینے ہی سے قسمت ہوتا ہے۔ اور منکر نکیر بھی اللہ ہی کا نام پوچھتے ہیں۔ اللہ ہی (ہر کام میں) کافی ہے۔ اور اللہ کے سوا باقی سب کچھ حرص وہوا ہے۔ حق کا نام ہی حق (سچا) ہے

اور اس کے سوا باقی سب کچھ لاحق ہے۔

تو جان لے کہ علم کا ایک حرف الف (ایسا) ہے جس کے پڑھنے سے (پڑھنے والا) اللہ سے واصل ہو جاتا ہے۔ جو شخص اسے سچے دل اور زبان سے تسبیح پڑھے اس میں دوئی نہیں رہتی۔ جو کوئی الف اللہ کا محرم ہو جاتا ہے اس پر علم الف سے علم (کا دروازہ) کھل جاتا ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وَاٰتَیْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ہم نے اسے اپنے پاس سے علم دیا ہے۔ جو (الف اللہ کا آشنا ہوتا ہے) اسے اپنے ناخن کے پشت پر دونوں جہان نظر آتے ہیں۔ اسے ضرورت نہیں کہ تین انگلیوں سے قلم پکڑ کر (کچھ لکھنے کی تکلیف کرنی پڑے) قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے آنکھ کی ٹھنڈک ہیں۔ اے اللہ ہمارے سردار محمد نبی امی پر درود بھیج۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا یَتَنَعَّمُ لِغَیْرِهٖ جب (سنو تو) اللہ کا نام ہی سنو نیز فرمایا لَا تُحِبَّ سِوَی اللّٰهِ اللہ کے سوا اور کسی سے محبت نہ رکھو (اس کے سوا) اور راستہ جدائی اور زوال (پذیر) ہے۔ اور اللہ کے نام سے (جو رستہ کھلتا ہے وہ) لازوال اور عین وصال ہے (یعنی اللہ سے واصل ہو جاتا ہے وہ کبھی اس سے جدا نہیں ہوتے)

دوم حرف ب ہے (جو بتاتا ہے) کہ تمہارے لیے اللہ کا نام کافی ہے

تیسرا حرف ت ہے (جو ظاہر کرتا ہے) کہ بندہ موحد توکل کرنے کرنے ہی سے ہو سکتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں کہ اَلتَّوْحِیْدُ وَالتَّوَکُّلُ تَوْاَمَانِ کہ توحید اور توکل آپس میں جوڑے ہیں۔

چوتھا حرف ث ہے (جو ثابت کرتا ہے) کہ راہ خدا میں ثابت قدم (رہنے ہی) سے مراد حاصل ہوتی ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَلْاِسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْمَقَامَةِ وَالْكَرَامَةِ ثبات قدم

بلند مقامات (پر پہنچنے) اور کرامت (حاصل کرنے) سے بلند درجہ ہے۔ خلقت کی نظر کرامت (حاصل ہونے پر ہوتی) ہے۔ اور اس سے فقر محمدی دور ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَمْ یَکُنْ لَہٗ لَذَّۃٌ مَعَ الْخَلْقِ جس نے خدا کو پہچان لیا اسے خلقت سے کوئی لذت و دلچسپی نہیں رہتی۔ بیت

تا توانی خویش را از خلق پوش عارفاں کے پسندند خود فروش

جہاں تک تجھ سے ہو سکے اپنے آپ کو خلقت سے الگ رکھ خلقت سے صحبت رکھنا خود فروشی ہے۔ جو عارفوں کو پسند نہیں

مشائخ کے سردار شاہ محی الدین (سید عبد القادر جیلانیؒ) نے جن کے راز اللہ تعالٰے پاکیزہ کرے، فرمایا اَلْاُنْسُ بِاللّٰہِ وَالْمُتَوَحِّشُ عَنْ غَیْرِ اللّٰہِ جو شخص اللہ سے محبت رکھتا ہے۔ وہ اللہ کے سوا جو بھی ہے اس سے وہ بھاگتا (اور بیزار رہتا) ہے۔

پانچواں حرف ج ہے اس سے مراد جہالت سے نکالنا ہے کیونکہ یہ ابوجہل کی وراثت ہے۔ اور اللہ کا طالب وہ ہے جو اللہ کے جمال کا عاشق ہو رباعی

بے قراری عشق بے تسکیں غیر مردن بنا شدش تسکیں

بلکہ آنانکہ مست ایں جام اند چوں بمیرند ہم نیا را مند

خداوند لامکاں کا جو عاشق ہوتا ہے۔ اس کی بے قراری موت ہی سے تسکین پاتی ہے۔ بلکہ بات یہ ہے کہ جو عشق الٰہی کی شراب سے سرمست ہیں۔ انہیں تو مرکر بھی چین نہیں آتا۔ (یعنی اللہ کے عاشق زندگی میں اور موت پانے کے بعد بھی اس کے عشق میں سرشار رہتے ہیں)۔ یہ عاشقوں اور مجذوبوں کے درجے ہیں۔ اور جذب دو قسم کا ہے۔ جمالی جذب اور جلالی جذب ؎

جذب جمالی جمعیت بخشتا ہے اور جذب جلالی بے قراری عطا کرتا ہے اور اس مقام میں صاحب ظاہر و باطن فقیر کا غضب اللہ کے خزانوں سے ایک خزانہ ہے۔ پہلے رنج (عطا شدہ) دوسرا غم (دیکھے بغیر) تیسرا وہ ملک کا صاحب اختیار بے پروا مالک ہے۔

وہ فقیر جو غرق رنج و غم اور محتاج ہے۔ ابھی فقر بے قراری میں ہے نہ کہ اختیاری میں۔ فقر خاکساری ہے نہ کہ حجت۔ تکلیف میں ہے نہ کہ محبت میں۔ چھٹا حرف ح (کی تاثیر یہ ہے کہ) حرص کو ترک اور حیرت اختیار کرا دیتا ہے۔ اللہ کی معرفت کیا ہے؟ حیرت۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَللّٰهُمَّ زِدْنِیْ تَحَیُّرًا یا اللہ میری حیرت میں ترقی دے یہ حیرت خدا کی حضوری سے ہے۔

جب تو کسی فقیر کو دیکھے کہ وہ عبادت اور محنت بہت کرتا ہی اور بڑی عزت و مرتبہ کا مالک ہے تو جان لے کہ وہ گمراہی کے جنگل میں پڑا ہے اور باطن کی راہ سے بے خبر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا یَشْغَلُهُمْ شَیْءٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ طَرْفَةَ الْعَیْنِ (صاحب ذکر و فکر فقیروں کو) کوئی شئے اللہ کے ذکر لمحہ بھر کے لئے بھی غافل نہیں کر سکتی اس سبب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب۔ اصحاب صفہ اور بدری صحابہ آٹے کو پانی میں گھول کر پی لیتے تھے تا کہ اللہ کے نام اور ذکر سے غافل نہ ہوں اور کھانے پینے کی فکر میں نہ لگ جائیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلذِّکْرُ بِلَا فِکْرٍ هُوَ کَصَوْتِ الْکِلَابِ کہ بغیر فکر کے ذکر، کتے کی آواز کی طرح ہے۔ بلند آواز سے ذکر کرنا جو ہر کی مثال ہے اور دل میں ذکر کرنا لعل کی طرح ہے۔ انسان فکر سے وصال کے مرتبے حاصل کرتا ہے۔

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْکُرُوا اللّٰهَ قِیَامًا

وَّقُعُوۡدًا وَّعَلٰی جُنُوۡبِکُمۡ جب تم فرض نماز ادا کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور اپنے پہلوؤں کے بل لیٹے ہوئے۔

ساتواں حرف خ ہے (اس کے ذکر سے) وجود میں خوئے خودی زائل ہو جاتی ہے۔

اللہ کا عارف بھنگوڑے سے لے کر قبر کے ساتھ محو رہتا ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنۡ عَرَفَ نَفۡسَہٗ فَقَدۡ عَرَفَ رَبَّہٗ جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے بالتحقیق اپنے پروردگار کو پہچان لیا۔ جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا گویا اس نے بدی کی طرف لے جانے والے نفس سے قطع تعلق کر لیا۔ اس کے بعد اللہ کا عارف فنافی اللہ کے مرتبہ کو پہنچتا ہے۔ اور ذات باری تعالےٰ میں فنا ہو جانے کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ذکر میں فنا ہو جانا اور دوسرا فکر میں۔ غرق بمذکور کیا ہے؟ وصال حضور کے قرب میں غرق ہونا۔ اور فنافی اللہ ہونا کیا ہے؟ اللہ کے ساتھ بقا حاصل کرنا۔ مگر خاص انتہائی فنا یہ ہے کہ نفس شیطان سے کنارہ کش ہو۔ اور اس کے وجود میں غیر (کا دخل) نہ رہے۔ مرتبہ غرق بھی (حاصل ہونا) اسی کو کہتے ہیں اَلۡجَذۡبُ مِنۡ جَذَبَاتِ اللّٰہِ تَعَالٰی تَوَازِیۡ الثَّقَلَیۡنِ فقیر درویش لشکر کا مالک ہے۔ کس لشکر کا؟ اللہ کے لشکروں سے ایک لشکر کا۔ جو دونوں جہانوں کا نور ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنۡ عَرَفَ نَفۡسَہٗ بِالۡفَنَاءِ فَقَدۡ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالۡبَقَاءِ وَمَنۡ عَرَفَ نَفۡسَہٗ فَنَافِی الشَّیۡخِ فَقَدۡ عَرَفَ رَبَّہٗ فَنَا فِی اللّٰہِ کہ جس شخص نے اپنے نفس کو فنا کر کے پہچانا بالتحقیق اس نے بقا کے ساتھ اپنے رب کو پہچانا اور جس نے اپنے نفس کو فنافی الشیخ ہو کر پہچانا تو اس نے اپنے رب کو فنافی اللہ ہو کر شناخت کیا۔ کُلُّ مَنۡ عَلَیۡہَا فَانٍ وَّیَبۡقٰی وَجۡہُ رَبِّکَ ذُو الۡجَلٰلِ وَالۡاِکۡرَامِ۔ پس اس مقام پر پہنچ کر منہ دکھائے۔ جو کچھ دنیا جہان میں ہے سب

فنافی اللہ ہونے والا ہے۔ اور اللہ بزرگی اور کرامت والا اللہ ہی باقی رہنے والا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَوَّلَهٗ فَنَافِی الشَّیْخِ بَعْدَهٗ فَنَافِی اللّٰهِ۔ اَلشَّیْخُ یُحْیِی الْقَلْبَ وَیُمِیْتُ النَّفْسَ کہ فقیری کی پہلی منزل یہ ہے ہے کہ فنافی الشیخ ہو اور پھر فنافی اللہ۔ مرشد دل کو زندہ کرتا ہے۔ اور نفس کو مارتا ہے۔ اور فنافی اللہ کے معنی یہی ہیں۔ بیت

چناں کن جسم را در اسم پنہاں کہ می گردد الف در بسم پنہاں

جسم کو (اللہ کے) نام میں ایسا چھپا دے۔ جیسا کہ الف بسم میں چھپا ہوا ہوتا ہے (دراصل لفظ بسم، باسم ہے) جو شخص ہمیشہ اللہ کی ذات میں غرق ہے۔ دونوں جہاں اس کے حکم کو ماننے والے ہیں۔ جب اللہ کا عارف اس مقام پر پہنچتا ہے۔ وہ بالکل حق کہتا ہے۔ حق سنتا ہے اور حق دیکھتا ہے اور محبت سے حق کی پرستش کرتا۔ وہ بظاہر ہشیار اور باطن میں مست ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْهِ ہر برتن میں جو کچھ ہوتا ہے وہی اس سے ٹپکتا ہے۔ رسول اللہ ہی کا ارشاد ہے کہ اَلشَّرَفُ بِالْعِلْمِ وَالْاَدَبِ لَا بِالْاَصْلِ وَالنَّسَبِ بزرگی علم سے اور ادب سے (حاصل ہوتی) ہے نہ کہ اصل اور نسب سے۔ جو بات ظاہر بسامنے ہو اس کے بیان کرنے کی ضرورت کیا۔ آنحضرت نے یہ بھی فرمایا اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ وہی اب ظاہر ہوا جیسا کہ پہلے تھا (ارشاد باری تعالےٰ کے مطابق ہم کہتے ہیں کہ یا اللہ) تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ تو ہی جسے چاہتا ہے تو عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے۔ نفس پرست تو ہر کوئی ہے اور خدا پرست کوئی کوئی۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ لَّهُ الْمَوْلٰی فَلَهُ الْکُلُّ جس کا اللہ مالک ہے۔ اس کے لیئے سب کچھ ہے۔ جو کوئی کل کے مراتب پر فائز ہوا۔ اس نے ہمیشگی پر نظر کر کے چیز

کی طرف دھیان نہ کیا (یعنی نہیں کرتا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اَلدُّنْیَا لَکُمْ وَالْعُقْبٰی لَکُمْ مَوْلٰی رَبِّیْ لوگو! دنیا تمہارے لیئے ہے اور عقبےٰ بھی تمہارے لیئے اور میرے لیئے اللہ ہی کافی ہے نیز فرمایا مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْعُبُوْدِیَّۃِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالرَّبُوْبِیَّۃِ۔ اَیْ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْعَجْزِ وَالْاِفْتِقَارِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْقُرْبِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْاِفْتِخَارِ جس نے اپنے نفس کو خدا ہو کر پہچانا اس نے اپنے پروردگار کو اس کی اللہ کی بندہ پروری سے شناخت کیا۔ یعنی جس نے اپنے نفس کو اپنی عاجزی او فقری سے تو تحقیق اس نے پہچانا اس نے رب کو قرب سے اور قدر سے اور فخر سے۔ اللہ کا طالب نام سے نام والے تک پہنچ جاتا ہے۔ اور معمے کی جگہ کشف کر لیتا ہے۔ اور وسیلۂ نجات کیا ہے؟ معمات کے کاشف کی ذات میں فنا ہونا۔ صاحب نزہت الارواح فنا کے مقام میں کھتا ہے کہ فنا فی اللہ کے مقام میں غرق (جیسا کہ) تو کھتا ہے کہ (اس مقام میں) ھفا۔

یہ راستہ یگانگی سے تعلق رکھتا ہے۔ نہ باتوں سے جو سراسر بیگانی ہیں۔ یہ تذکرہ خدا کا ہے۔ میرے نزدیک اولیا کا تذکرہ محنت و مشقت حرص کے سر کے ساتھ ہے۔ تذکرۂ خدا اور تذکرۂ اولیا کے درمیان فرق ہے۔ خدا کا تذکرہ غیر مخلوق ہے اور اولیا کا تذکرہ مخلوق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا طَاعَۃَ لِلْمَخْلُوْقِ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ ایسے کاموں میں مخلوق کی فرمانبرداری جن میں خالق کی نافرمانی ہوتی ہے جائز نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے (قرآن شریف میں) فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ اللہ تعالےٰ نہیں بخشتا اُسے جو اس سے شرک کرتا ہے اور بخشتا ہے سوا اس کے جس کو چاہتا ہے تحقیق شرک کرنا بڑا بھاری ظلم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ اَلشِّرْکُ عَلٰی اَرْبَعَۃِ اَقْسَامٍ اَلسَّجْدَۃُ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَ النَّذْرُ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَالذَّبْحُ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَالْیَمِیْنُ لِغَیْرِ اللّٰہِ شرک کی چار قسمیں ہیں (۱) اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا (۲) اللہ کے سوا کسی اور کی نذر ماننا (۳) اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر جانور ذبح کرنا اور (۴) اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھانا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قُلُوْبُ بنی آدم کُلُّھَا بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ الرَّحْمٰنِ۔ کَقَلْبٍ وَّاحِدٍ یُقَلِّبُ کَیْفَ یَشَاءُ تمام اولاد آدم کے دل خدا کی دو انگلیوں کے قابو میں ہیں۔ ایک دل کی طرح۔ وہ انہیں موڑتا ہے۔ جس طرح کہ چاہے۔ یعنی مسلمان کا دل خدا کی قدرت کی دو انگلیوں میں ہے۔ ایک انگلی جلالی ہے دوسری جمالی۔ فقیر کو جمال پیدا ہو اس سے حیرانگی، افسوس، جذبہ، طول الکلامی، ظاہری اور باطنی سیر و سفر دائمی حاصل ہوتا ہے۔

اور فقیر کو جو جمال پیدا ہو اس سے جمعیت ذوق شوق اور اخلاص ملتا ہے۔

اس فقیر کی جلالی اور جمال سے دو حالتیں ہیں۔ یعنی دل ہی جو حالت قبض (بندش) اور حالت بسطہ (کشادگی) اور اللہ کا عارف مست الست ہے (یعنی روز میثاق سے) اور وہ دائمی فنا فی اللہ ہے۔ وہ جلالی وجمالی اور قبض و بسط سے کچھ تعلق نہیں ہوتا۔

کیونکہ وہ غرق حضور دل ہے اور اس کا وجود سراپا نور ہے، دنیا سے بے فکر ہے۔ نہ اسے خوف ہے نا امید۔ وہ واصل بحق ہوگیا ہے اسے فقر مطلق کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ جب فقر کمال کو پہنچا تو وہ اللہ ہے اس جگہ فقر دو طریق پر ہوگیا ہے۔ آدھا فکر یہ ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فَقْرِ الْمُکِبَّا میں پناہ مانگتا ہوں

اللہ سے ایسے فکر سے جو کسب دادندھا ہو ÷

اور آدھا فکر یہ ہے فرمایا اللہ تعالےٰ نے وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ کہ اللہ تعالےٰ غنی ہے اور تم سب فقیر ہو۔ اور پورا فکر یہ بھی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ ہر چیز اپنے اصل کی طرف رجوع کرتی ہے ÷

اور فقر کی اصل نور محمدی ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ جو کوئی اپنی اصل کو پہچانتا ہے وہ نور محمدی میں فنا ہو جاتا ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور خدا کے نور سے ہے۔ اور آخر نور محمدی ہے صلی اللہ علیہ وسلم ÷

درمیانہ درجہ فنافی الشیخ کا ہے اور یہی ازل کا شروع ہے اور ابد کا انتہا اور درمیان دنیا ہے۔ درویش کس کو کہتے ہیں ؟ درویش وہ ہے جس کے مطالعہ میں لوح محفوظ ظاہر و باطن اس کے مطالعہ میں ہو۔ اور آدمیوں کا ہر مطلب لوح محفوظ سے پڑھے ان مرتبوں کے حصول کی بنا پر ایسے نجومی فقیر کہہ سکتے ہیں۔ یعنی وہ کیا ہوا؟ لوح محفوظ کے درجوں کا سیر آشنا نہ کہ عین ذات اللہ کا واقف۔ فقر اسے کہتے ہیں۔ جو توحید الٰہی میں ایسا غرق ہو۔ جیسے کہ بلبلا پانی میں غرق ہوتا ہے۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ جس نے اللہ کو پہچان لیا اس سے کوئی ذہنی و سماوی شے مخفی نہیں رہتی ÷ اللہ کا عارف کوئی ناواقف نہیں ہے۔ اور عارفوں کی چار قسمیں ہیں۔ اور وہ چار ولایتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک عارف اللہ کا سایہ ہے۔ اور دوسرا طبقوں کا عارف اہل اللہ ہے۔ تیسرا عقبےٰ کا عارف علمائے عامل ہے اور چوتھا مولیٰ کا عارف ولی اللہ ہے۔

فرمایا اللہ تعالےٰ نے اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ اللہ ایمان والوں کا دوست ہے۔ ان کو اندھیرے سے نکال کر

نور کی طرف لاتا ہے۔ یہ مرتبے فنا فی اللہ فقر کے ہیں۔ جو حضوری صاحب تصرف ہے۔ جس کا اس مقام میں ظاہری جُبّہ دکھائی دیتا ہے۔ اور اس کا باطنی جُبّہ خدا کی ذات میں فنا ہے۔ اور پارے کی طرح اس کے ایک جبّے سے ہزار جبّے نمودار ہوتے ہیں۔ حدیث شریف

تم مرنے سے پہلے مرجاؤ۔ اور یہی سچا طالب ہے۔ مرشد کے پاس طالب ایسا ہوتا ہے۔ جیسا نہلانے والوں کے ہاتھ میں میت۔ طالب خاص، عاشق کو کہتے ہیں۔ اور عاشق کو بدن اور بندگی سے کچھ واسطہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ بندگی ناسوت کا مقام ہے۔ اس فقر میں عارف کا کھانا پینا ایک ہے۔ سونا اور جاگنا ایک ہے۔ مستی ہشیاری ایک ہے۔ چپ رہنا اور بات کرنا ایک ہے۔ چنانچہ باطن اُن کا بھرپور ہے۔ اور ان کا کھانا نور ہے۔ اور ان کا دل بیت المعمور ہے۔ اور ان کا سونا حضور کی ملاقات ہے سن لے اے زاہد بہشت کے مزدور اپنے چلّے اور محنت پر مغرور۔

بیت

می نترسند عاشقاں دائم لا یخافون لومۃ لائم

عاشق لوگ ابد تک نہیں ڈرتے۔ اور ملامت کرنے والے کی ملامت سے ہراساں نہیں ہوتے۔

الغرض بندے اور خدا میں کوئی دیوار حائل نہیں ہے۔ (یعنی "دیوار ہم گوش دارد،، کا کچھ خطرہ نہیں ہے) تو خود ہی بڑا پردہ ہے۔ مراد شاہ" کا انہی معنوں میں ایک شعر ہے ؎

بر زبان اللہ در دل گاؤ خر این چنیں تسبیح کے دارد اثر

زبان پر اللہ اللہ ہونا اور دل میں گدھے گائے کا خیال رکھنا بے اثر ورد ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ

وَاَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ تحقیق اللہ تمہاری شکلوں اور عملوں کو نہیں دیکھتا (بلکہ) تمہارے دلوں اور عملوں کو دیکھتا ہے۔

بیت

طالباں در طلب عزّو جاہ و مال — باز دارد حق تعالیٰ از وصال

عزّو جاہ و مال کے طالبوں کو اللہ تعالےٰ اپنے وصال سے محروم رکھتا ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اَلْعِلْمُ حِجَابُ الْاَکْبَرُ علم ایک بڑا بھاری پردہ ہے۔ شیطان کی آنکھوں پر علم ہی کا پردہ پڑا تھا۔ وہ علم علم نہیں جو دنیا کی حرص لٹا کر آخرت کا خوف پیدا نہ کرے اور غفلت سے الگ کر کے ہشیاری! خدا ترسی اور شب بیداری کی طرف راغب نہ کرے۔ اور حرام و حلال کے درمیان فرق نہ بتائے۔ بلکہ رشوت خوری، ریاکاری اور جھوٹ بولنے پر اکسائے۔ اور اپنی جان کے ساتھ بھی انصاف نہ کرے۔ اور احکام دین کو بھلا دے۔ اور دنیا روپیہ پیسہ اکٹھا کرنے میں کوشاں رہے (وہ علم علم نہیں) بلکہ علم وہ ہے جو معلوم (عالم الغیب والشہادۃ) تک پہنچے۔ جب تجھے علم حاصل ہوگیا ہے۔ تو خدا سے ڈر اور تقویٰ اختیار کر ورنہ تو چور ہوگا۔ دین کا لٹیرا اور حیلہ باز۔ بیت

علم کز تو ترا نہ بستاند — جہل زاں علم بہ بود بسیار

علم جو تیری بری خصلتوں کو تجھ سے الگ نہیں کر سکتا۔ اس علم سے جہالت بہت اچھی ہے۔

جان لینا چاہیے کہ علم دو قسم کا ہے۔ ایک تکبر اور ہوائے نفسانی پیدا کرنے والا علم۔ یہ علم شیطانی ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ ذَرَّۃٌ مِّنْ اَکْبَرٍ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ۔ جس کے دل میں ذرہ بھر بھی تکبر و غرور ہوگا۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ دوسرا علم رحمانی ہے۔ جو دل میں رحم پیدا کرتا ہے اور علم باعمل

بناتا ہے۔ اور دین میں استقلال بخشتا ہے۔ بیت

از ہر حدیثے آیتے تو بشنوی
مرد عارف آں بود بر دیں قوی

ہر آیت و حدیث جو تو سنے یہی سبق ملتا ہے کہ جو دین میں پختہ کار ہو وہی عارف ہے۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ (الایۃ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ علم ادب سے تعلق رکھتا ہے اور فقرا مر سے عالم بے شک دین کے دیئے ہیں۔ وہ علمائ نہیں جو کمینی دنیا کے طالب ہیں اگرچہ چراغ روشن ہے۔ لیکن فقر دین کا سورج ہے۔ چراغ سورج کے سامنے بے نور ہوتا ہے۔ اور دنیا سورج کے فیض سے پر ہوتی ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبِ حکم ماننا ادب سے مقدم ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰۤی اَمْرِہٖ اللہ ہر امر پر غالب ہے۔ عارف جو بے علم ہو اندھا ہے۔ اور عالم جسے معرفت نہ ہو کسی سبب بھی حق کو نہیں پہنچتا۔ نہ علمائ سے عامل نکلتا ہے نہ فقرائ سے کامل۔ علم فقر کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ بِکَثْرَۃِ الْمَالِ مَاتَ جَاھِلًا وَمَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِلْحُجَّۃِ مَاتَ مُنَافِقًا وَمَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِلْمَقَالَاتِ مَاتَ عَاصِیًا وَمَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِلْکِبْرِ مَاتَ زِنْدِیْقًا وَمَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِلْعَمَلِ الصَّالِحِ مَاتَ مُؤْمِنًا مُخْلِصًا۔

جس شخص نے علم مال جمع کرنے کیلئے حاصل کیا۔ وہ جاہل کی موت مرا۔ اور جس نے حجت بازی کے لیئے علم سیکھا وہ منافق مرا۔ اور جس نے علم گفتگو اور جھگڑے کے لیئے حاصل کیا وہ گنہگار مرا۔ اور جس نے علم بڑائی کے لیئے سیکھا وہ زندیق ہو کر مرا۔ اور جس نے علم نیک عمل کرنے کے لیئے پڑھا۔ وہ مخلص مومن کی موت مرا۔ فرمایا حضور

علیہ السلام نے اَلْعُلَمَاءُ اُمَنَاءُ الرَّسُوْلِ مَالَمْ یُخَالِطُوْا بِالْمُلُوْكِ وَالْاَغْنِیَاءِ فَاِذَا خَالَطُوْا هُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ لِاَنَّهُمْ لُصُوْصُ الدِّیْنِ وَقُطَّاعُ الطَّرِیْقِ۔ عالم رسول کے امین ہوتے ہیں جب تک وہ بادشاہوں اور دولتمندوں سے اختلاط پیدا نہ کریں اور جب اُن میں خلط ملط ہو جائیں تو ان سے بچو کیونکہ وہ دین کے لٹیرے ہیں اور رہزن۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ آدم کو نام سکھائے گئے۔ اس سے اللہ کے ناموں کا علم واضح ہوا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ انسان کو وہ علم سکھایا گیا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ نیز فرمایا اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خدائے رحمان نے قرآن کی تعلیم دی۔ اس علم سے بھی اللہ کے ناموں کی وضاحت ہوتی ہے۔

فرمایا اللہ تعالےٰ نے کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ہر متنفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے نیز فرمایا فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ جس نے ذرہ بھر بھی نیکی کی ہوگی وہ اس کا بدلہ پائے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہوگی وہ بھی اس کا خمیازہ اٹھائے گا۔ نیز فرمایا لَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ جو کچھ بھی خشک و تر موجود ہے وہ سب روشن کتاب (قرآن مجید) میں موجود ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الْقُرْاٰنَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى الْخَلَآئِقِ کہ قرآن مجید خلقت پر دلیل و برہان ہے اور مصنف السلطان باہو کہتا ہے کہ میری دلیل قرآن ہے اور کاملوں اور جاہلوں کا رہنما سلطان ہے۔ بیت

چرا اور زندگی اے دل نکوشی چرا زیں شربت نوشیں نہ نوشی
ولے زندہ کسے ہرگز نمیرد ولے بیدار شد خواہش نگیرد

اے دل جیتے جی تو کیوں کوشش کر کے اس میٹھے شربت (قرآن شریف) سے شیریں کام نہیں ہوتا۔ جو دل قرآن شریف کے مطالعہ سے زندہ ہوا وہ ہرگز نہیں مرتا۔ اسی طرح جو اس سے بیدار ہوا اس پر نیند غلبہ نہیں کرتی۔ فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ۔ عِلْمُ الْمُعَامَلَۃِ وَعِلْمُ الْمُکَاشَفَۃِ وَکَشْفُ الْقُلُوْبِ کَشْفُ الْقُبُوْرِ علم دو قسم کے ہیں ایک علم معاملہ (کاروبار کا) اور دوسرا علم مکاشفہ (کشف اسرار کا) اور دلوں کے بھید پانے کا اور قبر والوں کے حالات معلوم کرنے کا۔ یہ مکاشفات بھی اسرار الٰہی کے نور کی ذرا سی جھلک کا کرشمہ ہے۔ اے فقیر اگر تجھے یہ مکاشفات معلوم ہو جائیں تو مغرور نہ ہو۔ رموز الٰہی میں مشغولیت کا شوق اس سے آگے ہے۔ جو خلقت سے کیا اپنے آپ سے بھی انسان کو الگ کر دیتا ہے۔ بیت

ہر کہ باشد پسند خلق پاک گر نباشد پسند خلق چہ باک

جو شخص خالق کا مقبول ہو جائے تو اسے کیا خوف ہے کہ خلق اسے پسند نہ کرے ؟

دل حرف نٓ کی طرح ہے۔ اور قلم ہے اور جو کچھ مسطور ہے۔ زمین اور آسمان اور چودہ طبق نٓ کے ایک نقطہ میں مستور ہیں۔ یہ بات واقفان اسرار ہی کو بتائی گئی ہیں۔ دل خدائی بھیدوں کا خزانہ ہے۔

بیت

زمین و آسمان و عرش و کرسی ہم در تست پیدا از کہ پرسی

اے فقیر تو اوروں سے کیا پوچھتا ہے۔ زمین و آسمان اور عرش و کرسی تو خود تجھ میں موجود ہیں۔ تو جو کچھ چاہتا ہے اپنے دل سے مانگ ہاں (اس کے لئے) دل چاہیئے (معرفت الٰہی سے سرشار) نہ کہ مٹی کی بھٹی (دل) قلب (دل) چاہیئے نہ کہ کلب (کتا)۔ دل سے تو

بادشاہ (اللہ تعالےٰ) کا پتہ چلتا ہے۔ فرمایا اللہ تعالےٰ نے کہ
كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ۔ ان کے دلوں میں ایمان لکھا گیا (معمور کر دیا گیا) نیز فرمایا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ جو شخص اللہ کے پاس سلامتی والا دل لے کر آیا وہ دار السلام میں داخل ہو گا۔ یہی وہ دل ہے جو حق کو تسلیم کرتا ہے۔ (اور کہتا ہے) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ یا اللہ ہمیں سیدھی راہ دکھا۔

ابیات

کعبہ را در دل بہ بینم جاں کنم برو فدا
در مدینہ دائما ہم صحبتم با مصطفےٰ

خلق مارا خویش داند من بباطن یار سول
عارفاں راہ این است بشنو اے اہل الوصول

میں اپنے دل میں کعبہ کو دیکھتا اور اس پر جان قربان کرتا ہوں۔ میں مدینہ طیبہ میں ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم نشینی کا شرف حاصل کرتا ہوں۔ خلقت مجھے اپنے پاس دیکھتی ہے مگر میں باطن میں ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتا ہوں۔ عارفوں کا یہی طریقہ ہے اے وصل چاہنے والے۔

دینداری اختیار کر۔ معرفت حق کا پیالہ نوش جان کر۔ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اسے دل کے کانوں سے سن فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ کو تو نے فَفِرُّوا مِنَ اللَّهِ "بھاگ جاؤ اللہ سے" اختیار کرنا سیکھا۔ اور حکم الٰہی کہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ تم نیکی کی حد تک جبھی پہنچو گے جب اپنی پیاری شے (اللہ کی راہ میں) خرچ کر دو گے۔ کی لذت سے بہرہ اندوز نہیں ہوئے۔ اور باری تعالیٰ کے اس اعلان کا رشتہ کہ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ "ہم شہ رگ سے زیادہ قریب ہیں" گلے میں نہیں ڈالا۔ اور اس امر کا بھی خیال نہ کیا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وَفِي أَنْفُسِكُمْ

اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ - تم اپنی جانوں پر غور کر کے نہیں دیکھتے" کہ یہ کس کی داد ہیں - اور خالق و رزاق کی تجلیوں کا مشاہدہ نہیں کرتے - کُلُوْا وَاشْرَبُوْا صرف " کھانے پینے" کے پیچھے لگے ہو :

بیت

تا گلو پُر مشو کہ دیگ نۂ آب چنداں مخور کہ ریگ نۂ

تو دیگ نہیں ہے کہ کھا کھا کر گلے تک ٹھونس لے اور نہ ہی ریت ہے کہ جتنا جی چاہے پانی پی لے -

دنیا میں انسانی وجود چند لذتیں رکھتا ہے - ایک لذت کھانے کی دوسری عورت سے مباشرت کی - تیسری لذت حاکم بننے کی چوتھی لذت عالم بننے کی - یہ چاروں لذتیں برابر ہیں - پانچویں لذت اللہ سے مشغول اور اس سے واصل ہونے کی - جب یہ لذت وجود پزیر ہوتی ہے تو پہلی چاروں لذتیں اس طرح جاتی رہتی ہیں جس طرح بیمار سے لذت طعام - یہ چاروں لذتیں نفس کے ساتھ ہیں - ہر لذت اسلام کی خوشی اختیار کرے - (یعنی خدا کا شکر ادا کیا جائے) مزا تو جب ہے کہ جان لو کہ انسان کے وجود کا دس چیزوں سے تعلق ہے - نو چیزیں ایک طرف ہیں اور ایک ایک طرف - دو آنکھیں - دو کان - دو پاؤں - دو ہاتھ اور ایک منہ ایک طرف اور ایک پیٹ ایک طرف - ارشاد باری تعالےٰ ہے کہ وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ - ظالموں سے میل جول نہ رکھو (اگر رکھو گے) تو تمہیں آگ آپکڑے گی (یعنی گرفتار عذاب ہوگے) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلنَّظْرَةُ اِلَى وَجْهِ الظَّالِمِيْنَ تُوْرِثُ الْقَلْبَ ظالم کا منہ دیکھنا دل کو سیاہ کر دیتا ہے - نیز فرمایا اَلصُّحْبَةُ الْغَنِيِّ سَمًّا قَاتِلًا لَا دَوَاءَ لَهُ دولتمند کی صحبت زہر قاتل ہے جس کا کوئی

علاج نہیں ۔ یہ وجود کے بارے میں ہے ، نہ زر و مال خرچ کرنے کے متعلق اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاس کوئی زر و مال نہیں رکھتے تھے (جو کچھ آتا محتاجوں کو دے ڈالتے تھے) ؛

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْمُفْلِسُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ مفلس آدمی خدا کی امان میں ہے ۔ اور دنیا کا طالب بڑا ظالم ۔ جھوٹا ۔ گنہگار اور بدکار ہے ۔ اس پر لعنت ہو ۔ دنیا کی عزت اور تعظیم کرنے والا فرعون اور قارون ہے ۔ دنیا کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ ۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے ، اور یہ بھی فرمایا مُلُوْکُ الْجَنَّۃِ تَامِنُوْنَ یَوْمًا بِیَوْمٍ ۔ کہ جنت کے بادشاہ وہ ہوں گے جو دن کا دن ہی خرچ کرتے ہیں (یعنی جو آتا ہے اسی دن اللہ کی راہ میں دے ڈالتے ہیں) ۔

لہذا اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا یہ ہے کہ رات کو جو ملے وہ دن کو خرچ کر دے ، اور جو دن میں دستیاب ہو وہ رات کو اٹھا دے جیسا نیکیوں اور مدینوں کا طریق ہے ۔

بیت

مال را کز بہر دین باشد معمول نعم مال صالح خواندش رسول
چیست دنیا از خدا غافل بدن نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مال اچھا ہے ۔ جو دین کی خاطر خرچ کیا جائے ۔ دنیا خدا سے غافل ہونے کا نام ہے ۔ نہ کہ مال و متاع چاندی سونے اور بیوی بچوں کے پاس ہونے کا ۔ اور فقر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فخر ہے ۔ فقر کو باعث عزت وہی جانتا ہے جو محمدی جماعت سے ہو ۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ

فقر میرے لیئے باعث فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔ رباعی

مرا ز پیر طریقت نصیحتے یاد است
کہ غیر یاد خدا ہرچہ ہست برباد است
دولت سگاں داد ند نعمت بخراں
من امن امانیم تماشہ نگراں

مجھے مرشد کی وصیت یاد ہے کہ خدا کے ذکر کے سوا جو کچھ اور ہے وہ سب ہیچ ہے۔

دولت کتوں کے لیئے ہے اور نعمت گدھوں کے لیئے۔ میں دولت و انعام سے خالی امن و ایمان سے بیٹھا ہوا۔ دولتمندوں کی باہمی مخاصمت کا تماشہ دیکھ رہا ہوں۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلدُّنْیَا حَلَالُهَا حِسَابٌ وَ حَرَامُهَا عَذَابٌ وَ شُبْهَتُهَا عِتَابٌ اگر دنیا کا مال حلال کمائی ہے تو اس کا حساب ہو گا اگر حرام ہو گا تو عذاب اور شبہ کی ہے تو عتاب۔ لہذا دنیا کا مال جمع کرنا خواہ حلال ہو خواہ حرام ہر دو طریق برا ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَوْ مُلِئَتِ الدُّنْیَا مِنْ طَعَامِ الْحَلَالِ لَا یَأْکُلُ الْعَامَّةُ اِلَّا الْحَرَامَ وَلَوْ مُلِئَتِ الدُّنْیَا مِنْ طَعَامِ الْحَرَامِ مَا یَأْکُلُ الْخَاصَّةُ اِلَّا الْحَلَالَ۔ کہ اگر دنیا خوراک حلال سے پُر ہو جائے۔ تو بھی عوام الناس حرام ہی کھائیں گے۔ اور اگر دنیا خوراک حرام سے معمور ہو جائے تو خاص آدمی حلال ہی کھائیں گے۔ لہذا اللہ تعالےٰ علمائے عامل اور فقرا کامل کے گلے میں حرام لقمہ نہیں ڈالتا اور خلقت کی گردن پر علماء عامل اور فقراء کا حق فرض ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حَقُّ الْعُلَمَاءِ وَالْفُقَرَاءِ عَلٰی سَائِرِ النَّاسِ کَحَقِّ نَبِیٍّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاُمَّتِهٖ کہ عالموں اور فقیروں کا حق تمام آدمیوں پر اس طرح ہے جیسا کہ نبی کا حق امت پر نیز فرمایا عَلَامَةُ اَوْلِیَائِیْ فِی الدُّنْیَا مَشْجُوْبُوْنَ تَذَسَّجُوْا

أَنْفُسَهُمْ مِنْ فُضُولِ الْكَلَامِ وَبُطُوْنَهُمْ مِنْ فُضُولِ الطَّعَامِ
دنیا میں میرے اولیا کا نشان قیدیوں سا ہے۔ بے شک انہوں نے اپنے نفسوں کو فضول کلام سے اور اپنے پیٹوں کو فضول طعام سے روکا ہوا ہے۔ پس جو شخص ان دو خصلتوں کا اپنے آپ کو پابند بنا لیتا ہے وہ اللہ تعالےٰ کے خاصوں میں شمار ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا یَا اَحْمَدُ مُحَبَّتِیْ مَحَبَّۃُ الْفُقَرَاءِ وَالتَّقَرُّبُ اِلَیْھِمْ قَالَ مَنِ الْفُقَرَاءُ قَالَ الَّذِیْنَ رَضُوْا بِالْقَلِیْلِ وَصَبَرُوْا عَلَی الْجُوْعِ وَشَکَرُوْا عَلَی الرَّخَاءِ یا احمد فقرا سے محبت کرنا مجھ سے محبت کرنا ہے۔ اور ان کی نزدیکی (میری نزدیکی ہے)۔ آنحضرتؐ نے پوچھا کون سے فقراء، فرمایا (اللہ تعالےٰ نے) جو تھوڑے سے (طعام) پر راضی ہو جائیں اور بھوک پر صبر کریں (یعنی برداشت کریں) اور آسانی (ملنے پر) شکر کریں۔ یعنی دنیا کم ملنے پر خوش ہوں کہ جتنی ملی ہے گزارے اور ضرورت کے لئے کافی ہے۔ اس لیے شیطان کی پونجی ہے۔ جو دشمن اس کا غلام، تابع اور فرماں بردار ہو وہ اسی کی قید میں رہتا ہے۔ اور جو شخص شیطانی اسباب کا جویا ہوتا ہے۔ وہ حریص بن جاتا ہے۔ شیطان صبح کے وقت طمع کا نقارہ بجاتا ہے۔ اسے لاحول پڑھ کر بھگانا چاہئیے اور حدیث پر عمل کرنا چاہئیے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْفَقِیْرُ لَا مَانِعٌ وَّلَا طَامِعٌ وَّلَا جَامِعٌ کہ فقیر وہ ہے جو رزق آئے اسے منع نہ کرے اور (جو نہ آئے اس کا) لالچ نہ کرے اور مال جمع نہ کرے۔ بیت۔

سہ طلاقش داد دنیا را رسولؐ ہر کہ دنیا را نگہدارد جہول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو تین طلاقیں دی ہیں۔ پس دنیا کو جاہل مرد ہی طلب کرتا ہے۔ اے نامرد کوشش کر کر تو نامردی کی حالت سے گذر جائے۔ اور مرد بن جائے۔

پس مردک کا مرتبہ یہ ہے کہ رات دن مجاہدہ و ریاضت سے اللہ کے دشمنوں یعنی نفس و شیطان سے لڑتا ہے اور غازی مرد کا رتبہ یہ ہے کہ بیک دم ماسوئی اللہ کی تلوار اغیار کا سر کاٹ دیتا ہے۔ اور پھر جنگ کی پریشانی سے امن میں ہو جاتا ہے۔ یعنی پختگی حاصل کر لیتا ہے۔ بیت۔

مرد غازی آں بود مرد خدا قتل سازد نفس خود را از ہوا

غازی مرد وہ خدا کا مرد ہے۔ جو نفس کو مار کر خواہشوں کو دور کر دے بموجب فرمان اللہ تعالےٰ کے وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ کہ مجھے یہ توفیق اللہ ہی سے ہے۔ یہ رفاقت اور شفقت کی توفیق مرشد کامل ہی سے حاصل ہوتی ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلرَّفِیْقُ ثُمَّ الطَّرِیْقُ کہ پہلے رفیق (مرشد) ساتھ لو پھر راہ چلو۔ بیت

مرد مرشد می رسد در ہر مقام مرشد نامرد طالب زر تمام

جو مرشد مرد ہو وہ ہر مقام پر پہنچ کر (مرید کی مدد کرتا ہے) اور نامرد مرشد صرف زر مانگتا ہے۔

دنیا آرام کی جگہ نہیں بلکہ خداوند تعالےٰ کی طرف سے آزمائش کا مقام ہے۔ اس میں روزے سے رہنا ہی بہتر ہے۔ بیت

باھوا شو خاک پائے مصطفےٰ تا ترا حاصل شود بر عرش جا

اے باہوؒ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کی خاک بن جا تاکہ تجھے عرش پر جگہ ملے۔ حدیث قدسی یَا مُحَمَّدُ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ کَعَابِرِ السَّبِیْلِ وَعُدَّ نَفْسَکَ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ یا محمدؐ دنیا میں ایک غریب یا راہ طے کرنے والے کی طرح گزران کرو۔ اور اپنے نفس کو قبر والوں میں شمار کرو۔ ابیات

ذکر دنیا سر بسر شیطان سخن نفس شیطان است دنیا راہزن

در دست دار دوم را دشمن خدا ترک دنیا کفر و کبر بار ریا

اہل دنیا مفلس طالب قلیل | مسکن دنیا است درخانۂ بخیل
ہر کہ با ایمان رود صد گنج برد | ہر کہ بے ایماں رود مفلس ہبرد
بر زبانش نام دنیا صد گناہ | عارفاں را ترک دنیا عزّ و جاہ

دنیا کا ذکر بالکل شیطانی بات ہے۔ نفس شیطان ہے اور دنیا لٹیری، روپیہ پیسہ سے دوستی وہی رکھتا ہے۔ جو خدا کا دشمن ہو۔ دنیا سراسر شرک ہے اور ریاکار لوگ کفر و غرور میں ہیں۔ دنیا دار آدمی مفلس ہے اور گھٹیا سے مال کا طالب ہے۔ دنیا کا مکان بخیل کا گھر ہے۔ جو شخص ایماندار رہ کر مرا وہ اپنے ساتھ سو خزانے لے گیا۔ اور جو بے ایمان ہو کر دنیا سے گیا وہ ناداری میں مرا۔ وہ زبان سے دنیا دنیا پکارتا ہوا سو گناہ لے کر گیا۔ عارفوں کے لیئے دنیا کو ترک کرنا ہی عزت و مرتبے کا موجب ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ اے میرے حبیبؐ بتا دو کہ دنیا کا سرمایہ قلیل ہے۔ اور قلیل حیض کے خون کو کہتے ہیں۔ (ایک اعرابی نے حضورؐ سے کہا جیسا کہ آگے بیان ہے)۔ اے میرے سردار قلیل کے اوپر نہ بیٹھیں۔ روایت ہے کہ ایک دن دنیا کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کے ہاں مہمان ہوئے۔ اور آپ نے بوریئے پر بیٹھنا چاہا۔ اور وہ خون حیض سے آلودہ تھا۔ اعرابی نے عرض کیا یا سیّد اس بوریئے پر تشریف نہ فرمائیں۔ پلید ہے۔ اس پر خون حیض کے قطرے پڑے تھے۔

پس دنیا کی اصل خون حیض ہے دنیا کا طالب وہی ہوتا ہے جو ولد الزنا اور ولد الحیض ہو۔ یعنی بالکل حرامی۔ حرام کی طلب میں لگا ہوا اور فقر محمدی کی اصل پاک فیض ہے اور فقر کی طلب وہی کرتا ہے جو حلال زادہ فیض یافتہ ہو۔ اور ہمیشہ بالکل حلال کی طلب میں ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے والا ہو۔ فرمانبردار ہو۔

لہذا اہل فیض اور اہل حیض کی مجلس راس نہیں آتی ۔ اور بعض طائفے (گروہ) دنیا میں ریا کار اور خود نما ہیں ۔ حدیث شریف میں ہے کہ طَلَبُ الدُّنْیَا بِالْمَزَامِیْرِ وَالْاَذْکَارِ خَیْرٌ مِنَ الرِّزْقِ مِنَ التَّسْبِیْحِ وَالْاَذْکَارِ۔ ساز بجا کر روزی حاصل کرنا (ریا کارانہ) تسبیح گھما کر (دکھاوے کے لئے) ذکر کر کے روزی کمانے سے بہتر ہے ۔ رزق اور دنیا خدا سے طلب کرنا سراسر ہوا و ہوس ہے ۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنٌ وَمَا فِیْھَا اِلَّا ذِکْرُ اللّٰہِ ۔ کہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اللہ کے ذکر کے سوا سب ملعون ہے ۔ نیز فرمایا کہ اَلدُّنْیَا سَاعَۃٌ فَاجْعَلْھَا طَاعَۃً دنیا ایک گھڑی (برابر) ہے اسے عبادت میں گذارو نیز فرمایا اَلدُّنْیَا یَوْمًا فَاجْعَلْھَا صَوْمًا ۔ اَلدُّنْیَا نَوْمٌ وَالْعَیْشُ فِیْھَا اِحْتِلَامٌ دنیا ایک دن کے برابر ہے اسے روزہ رکھ کر کاٹو ۔ دنیا ایک خواب (نیند) ہے اس میں عیش احتلام کی طرح ہے (کہ نیند میں اس سے لذت محسوس کرتا ہے مگر جب جاگتا ہے تو کپڑوں کی ناپاکی سے دل بے مزہ ہوتا ہے) حدیث قدسی میں ہے کہ فرمایا اللہ تعالٰے نے یَا اَحْمَدُ لَا تُزَیِّنْ نَفْسَکَ بِلِیْنِ اللِّبَاسِ وَ طِیْبِ الطَّعَامِ وَلِیْنِ الْوِطَآءِ فَاِنَّ النَّفْسَ مَأْوٰی کُلِّ سُوْءٍ ۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم (مسلمانوں کو کہہ دیں) اپنے نفس کو نرم لباس سے ۔ لذیذ کھانوں سے ۔ نرم بچھونوں سے آراستہ نہ کریں ۔ کیونکہ نفس بدی کی طرف مائل ہوتا ہے ۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی دَاوٗدَ خَلِیْفَۃِ اللّٰہِ یَا دَاوٗدُ کَذَبَ مَنِ ادَّعٰی مَحَبَّتِیْ وَاِذَا جَآءَ تِ اللَّیْلُ یَنَامُ عَنِّیْ ۔ حضرت داوٗد خلیفۃ اللہ کی طرف وحی کی کہ وہ شخص مجھ سے محبت رکھنے کے دعوے میں جھوٹا ہے ۔ کہ جب رات پڑتی ہے تو (آنکھیں بند کر کے) سو جاتا ہے ۔ بیت

خدا بیدار و من در خورد و خوابم ۔ بخواب اندر خدا را کے بیابم

خدا جاگتا ہے اور میں کھا پی کر سو رہا ہوں ۔ خواب میں پڑے ہوئے خدا کب ملتا ہے ⁂

(اے مخاطب) جان لے کہ پہلے پہل دنیا میں جو غفلت گناہگاری اور فتنہ پیدا ہوا ہے ۔ وہ محبت دنیا کی وجہ سے ہوا ہے ۔ دنیا کو طلب وہی کرتا ہے ۔ جو غافل، گناہگار، بدکار فسادی اور بے حیا ہو انسان اور خدا کے درمیان پردہ یہی دنیا ہے ۔ جان لے کہ جب کوئی بندہ اللہ کی طرف جھکتا ہے ۔ اور فقر محمدیؐ میں قدم رکھتا ہے اور اپنا سب نقد و جنس وہ سب کا سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتا ہے اور محمدی سنت عظیم کو بجا لاتا ہے ۔ اور ناپاک اور پلید دنیا سے نکل کر پاک ہو جاتا ہے اور توبہ کرتا ہے ۔ تو اسی وقت اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔ اور ۔ فرشتوں، نبیوں، صوفیوں، ولیوں، درویشوں، فقیروں، غوثوں، قطبوں، ذی مرتبہ مومنوں، مسلمانوں کی ارواحوں اٹھارہ ہزار جہانوں کو فرماتا ہے کہ میرے دوستوں میں سے ایک دوست میری دوستی کی وجہ سے پلید اور مردار دنیا سے نکل آیا ہے ⁂

جیسا کہ چاہیے اس کی زیارت کو جاؤ ۔ اور اسے شاباش کہو ۔ اور وہ لباس جو مثل گودڑی یا کپڑے کے وہ آج پہنے ہے ۔ تم بھی وہی لباس پہنو ۔ اور خود اللہ پاک بزبان خدمت کرم و رحم و رحمت سے فرماتا ہے کہ لَبَّیْکَ یَا اَسْعَدَ عَبْدِیْ ۔ سَلْ تُعْطَ ۔ اے میرے نیک بندے میں حاضر ہوں جو چاہتا ہے مانگ تاکہ میں تجھے دوں ۔ فرمایا اللہ تعالےٰ نے کہ مَنْ طَلَبَنِیْ وَجَدَنِیْ وَمَنْ وَجَدَنِیْ عَرَفَنِیْ وَمَنْ عَرَفَنِیْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ عَشَقَنِیْ وَمَنْ عَشَقَنِیْ قَتَلْتُہٗ وَمَنْ قَتَلْتُہٗ فَعَلَیَّ دِیَتُہٗ وَمَنْ عَلَیَّ دِیَتُہٗ فَاَنَا دِیَتُہٗ ۔ جو مجھے طلب کرتا

ہے پالیتا ہے۔ اور جو مجھے پالیتا ہے وہ مجھے پہچان لیتا ہے اور جو پہچان لیتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔ اور جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ میرا عاشق ہو جاتا ہے۔ اور جو میرا عاشق ہو جاتا ہے میں اسے مار ڈالتا ہوں اور جسے میں مار ڈالتا ہوں اس کا خون بہا مجھ پر لازم آجاتا ہے۔ اور میں ہی اس کا بدلہ ہوں۔ فرد[1]

دلقِ فقرے بہ ہیچ کس ندہم تاکہ نامم با ولیا برند

میں فقر کی گودڑی کسی کو نہیں دیتا تاکہ میرا نام اولیا کے ساتھ لیں۔ (۴) جو شخص مولے کی طلب میں بحالت فقر مرے وہ بے شک وشبہ شہادت کا درجہ حاصل کرتا ہے اور واصل بحق ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مَنْ حَفِظَ لِسَانَہٗ مِنْ غَیْرِیْ اَکْرَمْتُہٗ بِذِکْرِیْ وَمَنْ حَفِظَ بَصَرَہٗ مِنْ غَیْرِیْ اَکْرَمْتُہٗ بِعَیْنِیْ وَمَنْ حَفِظَ خَلْقَہٗ بَیْنَ الْخَلَائِقِ اَکْرَمْتُہٗ بِحِکْمَتِیْ وَمَنْ حَفِظَ قَلْبَہٗ مِنْ حُبِّ الدُّنْیَا اَکْرَمْتُہٗ بِنَظَرِیْ وَذِکْرِیْ وَمَنْ حَفِظَ نَفْسَہٗ عَلَی الصَّبْرِ اَکْرَمْتُہٗ بِیَوْمِ الْقِیَامَۃِ اور جس نے میرے سوا اور چھوڑ کر میرا ہی ذکر کیا۔ میں اسے اپنے ذکر کے سبب بزرگی دوں گا۔ اور جس نے میرے غیر سے اپنی آنکھ کو محفوظ رکھا۔ میں اسے اپنی آنکھ میں بزرگ رکھوں گا اور جو اپنے وجود کو خلقت میں محفوظ رکھے گا میں اسے اپنی حکمت سے سرفراز کروں گا۔ اور جس نے اپنے دل کو دنیا کی محبت سے بچائے رکھا۔ میں اسے اپنی نگاہ اور یاد میں بلند رکھوں گا۔ اور جس نے اپنے نفس کو صبر کے ساتھ حفاظت کی میں اسے قیامت کے دن معزز کروں گا۔

[1] میرے والد کے نانا پیر فرح بخش اذکار قلندری میں رباعی اس طرح لکھتے ہیں ؎

من بلا بر کسے رہا نکنم تاکہ نامش با ولیا نکنم

ایں بلا گوہر خزینۂ ماست ہر کسے را اگر عطا نکنم

یعنی تکلیف اولیا اللہ کی (آزمائش کے) لئے ہے اور یہ ان کے لیئے بڑا انعام ہے۔ اور یہ انعام ہر کسی کی قسمت نہیں

تجھے یہ فکر کرنا چاہیئے کہ تو دونو جہاں کے تفکر سے دست بردار ہو جائے اور مولے پر ہی نگاہ رکھے اور فنا فی اللہ ہو جائے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلتَّفَکُّرُ سَاعَۃً خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْنِ۔ (ذات الٰہی میں) ایک گھڑی کا تفکر دونوں جہان کی عبادت سے بہتر ہے یہ حدیث اس فقیر سے بھی متعلق ہے۔ جو دنیا کو ترک کر کے نفسانی خواہش سے الگ ہو گیا ہو۔ **بیت**

سر ز ہوا تافتن سروری است — ترک ہوا قوت پیغمبری است

دنیا را بگذار از بہر خدا — تا ترا حاصل شود فقر و رضا

ہوا و ہوس کی طرف سے سر پھیر لینے سے سرداری حاصل ہوتی ہے خواہش کو ترک کر دینا پیغمبری قوت ہے۔ خدا کے لیئے دنیا کو چھوڑ دے تاکہ تجھے فقر اور رضا حاصل ہو۔

دنیا دار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے محروم اور بے نصیب ہیں اللہ کے نبی کو دنیا سے بدبو آتی ہے اور وہ اس مردار سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ اسی طرح لوگ بدبودار مردار سے بھاگتے ہیں۔ اہل دنیا دنیا مجلس محمدیؐ میں دخل نہیں پا سکتا۔ خواہ وہ خلقت کی نظروں میں اس کا مرتبہ غوث و قطب کا ہی کیوں نہ ہو۔ **بیت**

پیغمبری پیام را فہمیدم — من گفتہ سر امام را فہمیدم

میں نے رسول اللہ صلی اللہ کے پیغام کو سمجھ لیا ہے اور ہر امام کے ارشاد سے بھی آگاہ ہو گیا ہوں ؞

دوسرا باب

دِل کے ذکر میں جو مُراد کے طالب کُتّوں کو چھوٹا کر دیتا ہے

بیت

دل یکے خانہ است ربانی — خانہ دیوار را چہ دل خوانی

دل خدا کا گھر ہے تو شیطان کے گھر کو کیا دل کہتا ہے۔

اللہ تعالےٰ کہتا ہے کہ مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِہٖ

اللہ تعالےٰ نے کسی آدمی کے وجود میں دو دل نہیں بنائے۔ بیت

دل خانۂ اعظم است بکن خالی از بتاں — بیت المقدس است مکن جائے بتگراں

دل ایک بڑا عظیم مکان ہے اسے بتوں سے خالی رکھ۔ یہ بیت المقدس ہے اسے بت بنانیوالوں کا گھر نہ بننے دے

یہ بزرگ آیت اہل دل کے بارے میں ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّہُمْ بِالْغَدَاوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْہَہٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنَاکَ عَنْہُمْ تُرِیْدُ زِیْنَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ ھَوَاہُ وَکَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًا

صابر بنا اپنے نفس کو ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے رب کو رات دن یاد کرتے ہیں۔ اور اسی کی رضا کے طالب ہیں۔ اور ان کی طرف آنکھ نہ اٹھا جو دنیا کی زندگی کی زینت کے طلبگار ہیں۔ اور نہ کہا مان اس کا جس کا دل ہماری یاد سے غافل ہے اور جو اپنی خواہش کے تابع

ہے فرمایا اللہ تعالٰے نے وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا۔ اور یاد کر نام اللہ تعالٰے کا اور جھک جا اس کی طرف جیسا کہ جھکنے کا حق ہے۔ بعض اہل طریقت جو احمق ہیں کہتے ہیں کہ نفلی روزہ رکھنا روٹی کی بچت ہے۔ اور نفلی نماز پڑھنا بیوہ عورتوں کا کام ہے۔ اور حج کرنا دنیا کی سیر کرنا ہے اور دل ہاتھ میں لینا مردوں کا کام ہے۔

مصنف علیہ الرحمۃ کا جواب۔ معلوم ہوا کہ حقیقت ان کی پریشان ہے، بد مذہب ہیں۔ وہ دل سے بے خبر ہیں۔ شرمندہ منہ۔ دل مٹھی میں لانا مشکل کام ہے۔ اور نفلی نماز پڑھنا رحمان کی خوشنودی ہے۔ اور نفلی روزہ رکھنا جان کی پاکیزگی ہے۔ اور حج کو جانا ایمان کی سلامتی ہے پس جو کوئی رحمان کی عبادت سے دور ہوا وہ شیطان ہے۔ بلکہ دل ہاتھ میں لینا ناپختہ کاروں کا کام ہے۔ خدا کو دیکھنا اور پہچاننا تماموں کا کام ہے۔ اپنی بشریت سے باہر آنا اور اپنے آپ سے فانی ہونا اور خاص ہو جانا۔ خدا کی وحدانیت میں غرق ہونا اور اللہ کے ساتھ باقی ہونا مردوں کے کام ہیں ؛

اہل دل کی توجہ نظر پانچ قسم کی ہے۔ ایک سورج کی طرح جس سے اللہ کے طالب کا دل روشن اور فیضیاب ہو جاتا ہے۔ اور دوسری قسم چاند کی طرح ہے جس سے دل منور اور نور الٰہی ہو جاتا ہے۔ تیسری قسم دیئے کی طرح ہے کہ ہستی کی سیاہی اس کے وجود سے دور ہو جاتی ہے۔ اور چوتھی قسم آگ کی مانند ہے۔ جس میں ماسوئ اللہ سب کچھ جل جاتا ہے۔ پانچویں قسم مثل دریا کے ہے جس سے دل اللہ کے ذکر سے جاری ہو جاتا ہے ؛

مدعا یہ ہے کہ فرمایا اللہ تعالٰے نے أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کیا نہیں انشراح صدر کیا آپ کا یعنی اے محمدؐ! میں ذات اللہ نے

آپ کا سینہ کھولا۔ اور اس سے ہر قسم کی میل کچیل صاف کی۔ تاکہ وہ بالکل پاک و صاف ہو جائے اور نفس مرجائے اور دل ذاکر اور نفس جاری ہو جائے۔

یہ بات جان لو کہ جو لوگ اکثر حبس دم (سانس بند) کرتے ہیں اور دل کے ہلنے کو پسند کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ دل کا ذکر حبس دم سے ہے۔ یہ طریقہ زندیقوں کا ہے اور کافروں کی عبس (عبث) رسم ہے۔ جو زنار (جنیو) پہننے والے دونوں جہانوں میں خوار۔ تیلی کے بیل کی طرح چکر میں ہیں۔ توحید الٰہی سے بے خبر و پریشان حال۔ ان پر اعتبار نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اس طریقے سے بیزار ہونا اور ہزار بار استغفار پڑھنا چاہیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دل کو سمندر فرمایا ہے۔ جس وقت دل دریا کی طرح جاری ہوتا ہے تو اسے ہلنے اور بند ہونے کی ضرورت نہیں رہتی کہ اس کا وجود سر سے لے کر پاؤں تک نور بن جاتا اور حضور کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ یہ ذکر طریق ہنگ سب سے بہتر ہے۔ اور ہر ایک مذہب والے کو حاصل نہیں۔ دل کے ذاکر خدا کی یاد میں ایسے غرق اور مراقبہ میں ایسا سر جھکائے اور بے جان سے ہوتے ہیں گویا کہ مردہ ہیں۔ جب دل کے ذکر سے دل پر نور ہوتا ہے تو حرص، حسد، تکبر، بغض، ریا، زنا کا خیال اس کے وجود میں نہیں رہتا۔ بیت

قلب مخزن سر اسرار خدا   قلب را گے کلب سازد سر ہوا

دل خدا کے بھیدوں کا خزانہ ہے۔ دل ہوائے نفس کا کتا نہیں بن سکتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ذکر سے دل کے خلوص میں حرکت پیدا ہو اور وہ اونچی اونچی اللہ۔ اللہ۔ اللہ کرنے لگے۔ چنانچہ اپنے کانوں سے خود سنے اور دوسرے لوگ بھی سنیں۔

دل سے ستر برس کی دنیاوی محبت اٹھ جاتی ہے اور اس

دل میں آلودگی، سیاہی اور زنگار مطلق نہیں رہتا۔ اور ہمیشہ خدا کے مجالس میں غرق رہے۔ اس کی زبان میں بولنے اور پڑھنے کی طاقت نہ رہے۔ اور اللہ کے ذکر سے اور اللہ کے نام کی سوزش سے تمام شیطانی خطرے اور نفسانی وہم خناس خرطوم کے اور وسواس تمام جل جائیں اور اس کے غنی دل کی نظر میں مٹی اور سونا برابر ہو۔ اور ذکر اور دل کا ہلنا اور دل کی صفائی اور روشنی اور ذات باری کا مشاہدہ کرنا اور وسعت قلب میں سیر و پرواز یہ تمام بخشش مرشد کامل کی نظر اور ذکر خفی کرنے سے حاصل ہوتی ہیں۔ اور ایسے ذکر سے بھی جو فقیر طالب مرید کے ایسے دل سے نکلے جو اللہ کے ڈر میں غرق اور اللہ کے ذکر میں واصل حضور اور اللہ کے ذکر سے خوش ہو۔ اور اس کے وجود میں ذکر جسمی و جانی و زبانی و دلی و روحی اور سری جمع ہو اور بدن کا بال بال زبان بن کر پکارے اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔ ھُو۔ ھُو۔ ھُو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم سب ذکروں سے افضل لا الہ الا اللہ و محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے۔ جب وجود میں پاک کلمہ کا سچا ظہور ہو تو باطل دور ہو جاتا ہے۔ اور ذکر سے منع کرنے والا وہی ہوتا ہے جو حاسد ہو۔ یا کافر یا منافق اور کلمۂ طیبہ سے روکنے والا وہی ہوگا جو دین محمدی سے پھرا ہوا ہو۔ اور ایسا مانع صاحب دل نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ ہوتا ہے جو رات دن دنیا کی طلب میں رہے۔ بیت

رحمان سخن شیطان عمل مصحف بکف در دل دغل
حرص و ہوا اندر خلل گیرد تر از ابن ایجہل

ورد کلمہ سے منع کرنے والا زبان سے رحمان کہتا ہے۔ اس کا عمل شیطان سا ہوتا ہے۔ ہاتھ پر قرآن اور دل میں کھوٹ رکھتا ہے اسے کہنا چاہیے کہ اے جاہل حرص و ہوا نے تیرے دل میں خلل پیدا کیا ہوا ہے۔ ہوش میں آ۔

دل جو کہ ذکر سے زندہ ہے وہ ہمیشہ خدائے پاک دست قدرت کے قبضے میں ہے۔ اس راہ کے ڈھونڈنے والا دل جب ذکر میں جنبش کرتا ہے تو ایک دم میں ستر قرآن شریف ختم کرنے کا ثواب پاتا ہے۔ اس کو ہمیشگی کی نماز کہتے ہیں۔ یعنی نماز حضوری جو اہل دل کے لیئے بے خطرات ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ نماز وہی ہے جو حضور قلب کے ساتھ ادا کی جائے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ لَّمْ یَکُنْ صَلٰوتُکَ مِثْلَ صَلٰوتِیْ فَھِیَ مَرْدُوْدَۃٌ عَلٰی صَاحِبِھَا۔ فَقَالَ الصَّحَابَۃُ کَیْفَ صَلٰوتِیْ مِثْلَ صَلٰوتِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قُلْتَ ھٰذِہِ الْاِسْتِغْفَارُ بَعْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَکَانَتْ صَلٰوتُکَ مِثْلَ صَلٰوتِیْ۔ فَقَالَ الصَّحَابَۃُ کَیْفَ ذٰلِکَ الْاِسْتِغْفَارُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاءً سِرًّا اَوْ عَلَانِیَۃً وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ جس کی نماز بری نماز کی طرح نہ ہو وہ لوٹا دی جاتی ہے پڑھنے والے پر۔ پس کہا اصحابؓ نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری نماز آپؐ کی نماز کی طرح کیسی ہو۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہر نماز کے بعد تم یہ استغفار تین بار پڑھو تو تمہاری نماز میری نماز کی طرح ہو جائے گی۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ وہ استغفار کیا ہے! فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ ہے کہ یا اللہ میں بخشش مانگتا ہوں تجھ سے ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر یا بھول کر کیا ہے ر چھپ کر کیا ہے یا ظاہرا۔ اور میں توبہ کرتا ہوں ہر اس گناہ سے جسے میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے بھی جو میں نہیں جانتا اور تو غائبوں کو جاننے

والا ہے۔ اور گناہوں سے باز آنے اور نیکی کرنے کی طاقت سوائے بزرگ و برتر اللہ کی توفیق کے نہیں ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ نماز مومن کا معراج ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَنَا جَلِیْسُ مَعَ مَنْ ذَکَرَنِیْ فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ جو مجھے یاد کرتا ہے میں اس کا ہمنشین ہوتا ہوں پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ نماز رکوع اور سجدہ میں جو بندہ محبت اور خلوص سے اللہ کے ذکر میں مصروف ہو تو اسے اللہ تعالیٰ جواب میں فرماتا ہے کہ اے نیک بندے میں موجود ہوں اور جو بندہ ایسے خلوص اور نیاز سے ایسا نہ کرے۔ اس کی نماز اور ذکر کو اخلاص آگین نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ حق تعالیٰ زندہ ہے۔ سہارا دینے والا ہے۔ سنتا ہے۔ جانتا ہے اور دیکھتا ہے۔ دل سے ذکر کرنے والے کے لئے زندگی اور موت برابر ہے۔ وہ مر جائے تو بھی اس کے دل کی حرکت سے باآواز بلند اللہ اللہ ہی ظاہر ہوتا ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اَلْمَوْتُ ثَلٰثٌ مَوْتٌ فِی الدُّنْیَا وَمَوْتٌ فِی الْعُقْبٰی وَمَوْتٌ فِی الْمَوْلٰی۔ مَنْ مَاتَ فِیْ حُبِّ الدُّنْیَا مَاتَ مُنَافِقًا وَمَنْ مَّاتَ فِیْ حُبِّ الْعُقْبٰی مَاتَ زَاھِدًا وَمَنْ مَّاتَ فِیْ حُبِّ الْمَوْلٰی مَاتَ عَارِفًا۔ موت تین قسم کی ہے۔ (۱) دنیا میں موت (۲) آخرت میں موت (۳) موت فی اللہ۔ جو دنیا کی محبت میں مرے وہ منافق کی موت مرتا ہے۔ اور جو آخرت کی محبت میں مرتا ہے وہ زاہد کی موت مرتا ہے۔ اور جس کی موت اللہ کی محبت میں ہوتی ہے وہ عارف کی موت مرتا ہے۔ بیت

دل پر نور از مرشد طلب کن کہ غیر لاسوی از دل بدر کن

بہشت وحشت دل کفراست دانی بدیں آثار تو کے مسلمانی

اے طالب! مرشد سے نور آگین دل مانگ اور ماسویٰ اللہ کا خیال دل سے نکال دے۔ اگر تو نے سات آٹھ میں دل لگائے رکھا۔ تو یہ جان لے کہ یہ علامتیں مسلمانی کی نہیں ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ کے چار پرندے!

فرمایا اللہ تعالےٰ نے وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔ جب کہا ابراہیمؑ نے اے میرے رب مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے۔ تو کہا اللہ نے کیا تو اس پر ایمان نہیں رکھتا (کہ میں مردوں کو زندہ کرسکتا ہوں) کہا (ابراہیمؑ نے ہاں (میرا ایمان ہے کہ تو مردوں کو زندہ کرتا ہے) مگر اطمینان قلب کے لیے (دیکھنا چاہتا ہوں کہ تو کس طرح زندہ کرتا ہے) کہا اللہ تعالےٰ نے پرندوں میں سے چار لے کر اپنے ساتھ ہلا لے۔ پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے پھر انہیں بلا، وہ تیرے پاس دوڑتے چلے آئیں گے۔ اور جان لے کہ اللہ غالب حکمت والا ہے

تحقیق کرنے والوں کا کہنا ہے کہ چار پرندوں کے ذبح سے اس طرف اشارہ تھا کہ کبوتر جو ہمیشہ انسانوں سے مانوس ہے اسے مارے اور خلقت سے محبت کا رشتہ کاٹ دے اور مرغے کو جو ہمیشہ شہوت کی طرف مائل ہے، ذبح کردے۔ اور اپنے آپ کو شہوت کی قید سے مخلصی لائے اور کوّے کو جو حرص کی جڑ ہے، قتل کردے اور حرص اور لالچ کی برائی

کو چھوڑ دے۔ اور مؤثر جو زیب و زینت کا مجموعہ ہے، اس کی گردن اڑا دے۔ اور دنیا کی آرائش کی طرف سے آنکھ بند کرلے۔ اس لئے کہ جو مجاہدہ کی تلوار سے ان چار باتوں کو کاٹ دے گا، وہ ہمیشگی کی زندگی پائے گا۔ اور زندہ جاوید ہو جائے گا۔ بیت

چار بودم سہ شدم اکنوں دوئم وز دوئی بگذشتم و یکتا شدم

میں چار تھا تین ہوگیا اب دو ہوں دوئی سے گذر گیا تو یکتا ہوگیا۔ جواب

ہر کہ از خود گشت طے اندر بقا از دوئی بگذشت ثانیش کجا

جس شخص نے اپنے سے گذر کر بقا کا راستہ طے کرلیا وہ دوئی سے گذر گیا۔ اب اس کا ثانی کہاں ہے (یعنی نہیں ہے)۔

مرشد خاص اور طالب صادق کی تعریف

مصنف کہتا ہے کہ جب زندہ دل اس مقام پر پہنچتا ہے تو نفس دل کی عادت اختیار کرلیتا ہے اور پاک ہو جاتا ہے اور دل روح کی عادت اختیار کرلیتا ہے۔ پاک ہو جاتا ہے اور دل روح کی صفت اختیار کرلیتا ہے۔ اور صفائی پکڑ لیتا ہے۔ اور رُوح کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اس کو خالص اہل توحید کہتے ہیں۔ خاص مرشد وہ ہے جو اللہ کے تصور کے اور کوئی راہ نہ جانے۔ اور سچا طالب وہ ہے۔ جو اللہ کے نام کے سوا دوسرے کی تلاش نہ کرے۔ بلکہ عامل باللہ انجام کو پہنچا ہوا مرشد وہ ہے جو اللہ کے طالب کو اسم اللہ کے نام کا بے مثل تصور دکھائے۔ اور اللہ کا طالب دونوں جہان کا مشاہدہ اللہ کے نام میں بالتحقیق کرے اور فقر محمدی کی ہر منزل و مقامات کا معائنہ ٹھیک کرے۔ ایسے مرشد کو صاحب ہدایت یکتا واصل بحق کہتے ہیں۔ جو شخص اللہ کے نام کے اس راستے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ ہدایت کی سچائی پر شک کرے وہ کافر ہو جاتا ہے

اللہ پناہ دے اس سے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى سلامتی اس کی ہے جو ہدایت کے راستے کی پیروی کرے۔ دل جب اللہ کے ذکر سے ہل کر بات کرنے لگ جاتا ہے۔ تو زبان بات کرنے سے مرجاتی ہے (یعنی اس میں قوت گویائی نہیں رہتی۔ مولانا نظامیؒ فرماتے ہیں۔ کہ جس شخص کو اللہ اپنا راز دار بنالیتا ہے۔ اس کی زبان کلام کرنے سے بند ہو جاتی ہے۔)۔

سرود سے وجد کرنے والا

بیت

جنبش دل فرش سازد عرش را دل کہ جنبد از سرودآں سر ہوا
آں آواز دیگراست سنت رسولؐ قتل سازد نفس را اہل الوصول
آں دل کہ جنبد با سرود آواز خوش شغل شیطانش شمارو اہل ہُش

دل کی جنبش عرش کو فرش بنا دیتی ہے۔ دل جو گانے بجانے پر جنبش میں آتا ہے وہ خواہش کا سر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ کی سنت کی اور ہی آواز ہے واصل بحق لوگ نفس کش ہیں۔ وہ دل جو گانے کی سُر یں آواز سے وجد میں آئے۔ اسے ہوشمند آدمی شیطانی شغل شمار کرتے ہیں۔

ریاکار طائفہ

اس گروہ کے اکثر آدمی کہتے ہیں۔ کہ دین و دنیا دونوں ہم پر بخشش ہیں پس پیغمبر علیہ السلام سے کوئی بہتر نہیں ہوسکتا۔ وہ تارک الدنیا تھے۔ اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ میں جو کچھ دنیا کے نقد و جنس سے میرے پاس ہے۔ وہ سب کچھ حقداروں، گوشہ نشینوں۔ بیوہ عورتوں۔ یتیموں، سائلوں محتاجوں اور مسلمانوں کے فائدے کے لیئے ہے۔ اپنی طمع کے لیئے نہیں۔ یہ یقینی طور پر جلن

لینا چاہیئے کہ یہ سب گفتگو مکرو فریب اور شیطانی حیلہ ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حُبُّ الدُّنْیَا وَالدِّیْنِ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ قَلْبٍ وَاحِدٍ کَالْمَاءِ وَالنَّارِ فِیْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ کہ دین و دنیا کی محبت (ایک وقت) ایک دل میں نہیں سما سکتی۔ جیسا کہ پانی اور آگ ایک برتن میں یکجا نہیں ہو سکتے

دل دریا کی مثال ہے جو پلیدی اس میں پڑے (اس غرض سے) کہ اس کی رنگت بھی دریا کے پانی کی سی ہو جائے۔ تو ایسا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ پلیدی، سفیدی میں تبدیل نہیں ہو سکتی۔ پانی پاک ہوتا ہے اور ان چار ذکروں کے مجموعہ کے سوا دل دریا نہیں ہوتا۔ (۱) ذکر زبان جو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے اور (۲) دوسرا زبان سے اس بات کی نفی کرنے سے کہ حق کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور تیسرا مخلوق سے مراد مانگنا اور چوتھا مخلوق سے ڈرنا یہ دونوں باتیں شرک اور کفر ہیں۔ بیت

از خدا داں خلاف دشمن و دوست ۔۔۔ کہ دل ہر دو در تصرف اوست

اگر دشمن مخالفت کرے اور دوست یاری تو یہ ہر دو امر خدا کی طرف سے جان کیونکہ دوست اور دشمن کے دل اللہ کے قبضۂ اختیار میں ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ لَا تُشْرِکْ بِیْ شَیْئًا میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہ بناؤ۔ جب تک کہ داخل وجود یہ چند آگین اللہ کے رحمت کے پانی سے بجھ نہ جائیں۔ تو جسم انسانی میں جمعیت پیدا نہیں ہو سکتی۔

وجود میں نو قسم کی آگ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اِنَّ فِیْ جَسَدِ بَنِیْ اٰدَمَ تِسْعَۃُ اَنْوَاعٍ مِّنَ النَّارِ۔ نَارُ الشَّھْوَۃِ وَنَارُ الْحِرْصِ وَنَارُ النَّظْرِ وَنَارُ الْغَفْلَۃِ وَنَارُ الْجَھْلِ وَنَارُ الْبَطْنِ وَنَارُ اللِّسَانِ وَنَارُ الْمَعْصِیَۃِ وَنَارُ الْفَرْجِ کہ بنی آدم کے جسم میں نو قسم کی آگ ہے (۱) شہوت کی

آگ (۲) حرص و ہوا کی آگ (۳) نظر کی آگ (۴) غفلت کی آگ (۵) جہالت کی آگ (۶) پیٹ کی آگ (۷) زبان کی آگ (۸) گناہ کی آگ (۹) خروج (شرمگاہ) کی آگ ۔

آگ بجھانے کے اسباب

نَارُ الشَّهْوَةِ لَا تَنْدَفِعُ اِلَّا بِالصَّوْمِ وَنَارُ الْحِرْصِ لَا تَنْدَفِعُ اِلَّا بِذِكْرِ الْمَوْتِ وَنَارُ النَّظْرِ لَا تَنْدَفِعُ اِلَّا بِذِكْرِ الْقَلْبِ وَنَارُ الْغَفْلَةِ لَا تَنْدَفِعُ اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ وَنَارُ الْجَهْلِ لَا تَنْدَفِعُ اِلَّا بِاِسْتِمَاعِ الْعِلْمِ وَنَارُ الْبَطْنِ لَا تَنْدَفِعُ اِلَّا بِاَكْلِ الْحَلَالِ وَنَارُ اللِّسَانِ لَا تَنْدَفِعُ اِلَّا بِتِلَاوَتِ الْقُرْاٰنِ وَنَارُ الْمَعْصِيَةِ لَا تَنْدَفِعُ اِلَّا بِالْاِسْتِغْفَارِ ۔ وَنَارُ الْفَرْجِ لَا تَنْدَفِعُ اِلَّا بِنِكَاحِ الْحَلَالِ ۔

شہوت کی آگ روزہ ہی سے بجھتی ہے اور حرص کی آگ موت یاد کرنے سے دفع ہوتی ہے اور نظر کی آگ دل کے ذکر سے دور ہوتی ہے ۔ اور غفلت کی آگ اللہ کے ذکر سے فرو ہوتی ہے ۔ اور جہالت کی آگ علم (کی باتیں) سننے سے دور ہوتی ہے ۔ اور پیٹ کی آگ بجھانے کے لیئے حلال کھانا ضروری ہے اور زبان کی آگ کے دفعیہ کے لیئے قرآن کی تلاوت کرنا چاہیئے ۔ اور گناہ کی آگ بجھانے کے لیئے استغفار کرنا لازمی ہے اور خروج (شرمگاہ) کی آگ حلال نکاح کرنے سے ہی بجھتی ہے ۔

فرمایا اللہ تعالٰے نے وَلَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ حَتّٰى يَطْمَعُ بِثَالِثَةٍ اگر ابن آدم کے پاس دو جنگل سونے کے ہوں تو پھر بھی وہ تیسرے جنگل کا حریص ہو گا ۔

آدمی کے وجود میں تین چراغ

جان لو کہ آدمی کے وجود میں تین چراغ ہیں۔ ایک روح اور روح نوری محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک سے ہے۔ دوسرا دل اور دل کی صفائی محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کے ساتھ تعلق رکھنے سے حاصل ہوتی ہے ایمان اور اسلام کا نصف خلق ہے۔ اور تیسرا گناہ کی طرف راغب نفس امارہ ابلیس کی آگ سے ہے۔

جان لے کہ روح کا مقام دماغ کے اوپر ہے۔ اس سے آنکھ کی روشنائی اسی سے ہے۔ عارفوں کا مقام سینہ ہے اور سینے کی صفائی دل کی روشنی سے ہے۔ اور نفس امارہ کا مقام ناپاک حصے میں ہے جو ناف کے نیچے پاخانے پیشاب کی جگہ ہے۔ پس روح اور نفس امارہ کے درمیان دل کا مقام ہے اگر روح کا نزول دل میں ہو تو روح دل سے سکونت پکڑتا ہے اور پانچوں حواس بند ہو جاتے ہیں۔ اور بری صفات تمام مر جاتی ہیں۔ اور نفس امارہ پاؤں کے نیچے کچلا جاتا ہے۔ اور روح تنہا خدا سے مل جاتا ہے۔ اگر نفس کا غلبہ دل پر ہو جائے تو حرص اور لالچ اور ناسزا فعلوں کی آگ بڑھ جاتی ہے اگر وجود میں نفس کی بادشاہی قائم ہو جائے تو اس کا وزیر شیطان بن جاتا ہے۔ اور وجود کی سلطنت خراب اور منتشر ہو جاتی ہے۔ بیت

یک زمانہ صحبت با اولیاء   بہتر از صد سالہ بودن اتقیاء

اولیاء کے ساتھ کچھ عرصہ صحبت رکھنا سو برس کا متقی ہونے سے بہتر ہے۔

اقسام نفس

جان لے کہ مصنف کہتا ہے کہ یہ نفس چار قسم کا ہے۔ امارہ، ملہمہ، لوامہ اور مطمئنہ

نفس کی تین قسمیں ہیں ایک نفس امارہ اور امارہ وہ ہے جو اپنے مالک کو ہمیشہ بری بات اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور شریعت کے خلاف باتیں سکھاتا ہے۔ اور شرمندہ نہیں ہوتا اور یہ نفس امارہ کافروں اور فاسقوں کا ہوتا ہے دوسرا نفس توالہ لیمہ ہے وہ ہے کہ اپنے صاحب کو نیکی اور بدی کا کام کرنے پر ملامت کرتا ہے۔ یہ نفس توالہ۔ ولیوں، عالموں زاہدوں عابدوں، اور نیک بندوں اور پرہیز گاروں کا ہوتا ہے تیسرا نفس مطمئنہ۔ اطمینان حاصل کردہ۔ اور اطمینان کی تعریف یہ ہے کہ اس کے صاحب کی تمام رغبت توحید اور معرفت الہٰی اور عبادت الہٰی کی طرف بغرض حصول قرب باری تعالےٰ ہو یہ نفس مطمئنہ پیغمبروں سے مخصوص ہے۔ اور اولیاء صاحب مجاہدہ و معرفت کا بھی ہوتا ہے ؂

ذکر سلطانی

اور اس کتاب کا مصنف کہتا ہے کہ نفس امارہ شیطان کی قید سے ذکر سلطانی کے بغیر نہیں چھوٹ سکتا۔ اور ذکر سلطانی حاصل نہیں ہوتا۔ مگر عارفوں کے بادشاہ، رب کے معشوق میراں سید محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز کے طریقے سے۔ اور ذکر سلطانی یہ ہے کہ نفس دل کی صفت اختیار کرے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلسُّکُوْنُ حَرَامٌ عَلٰی قُلُوْبِ اَوْلِیَاءِ اللّٰہِ اللہ کے ولیوں کے دلوں پر سکون (آرام کرنا) حرام ہے۔

دریا دل موجیں مارتا ہے اور دل روح بن جاتا ہے اور روح صفت روح اختیار کر لیتا ہے۔ اس مقام میں اس کو مطلق یک وجود کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰہِ جس طرف بھی منہ کروگے اسی طرف اللہ کا رخ ہے۔ وہیں (اللہ) دکھائی دے گا۔ بیت

هر گیاہے کہ از زمین روید وحدہٗ لاشریک لہٗ گوید

جو گھاس کا تنکا بھی زمین سے اگتا ہے وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِنْ عَصَیْتُ قَلْبِیْ عَصَیْتُ اللّٰہَ اگر میں اپنے ضمیر کے خلاف کروں تو گویا اللہ کی نافرمانی کرتا ہوں۔ نیز فرمایا جُعِلَتِ النَّفْسُ طَرِیْقُ الزَّاهِدِیْنَ وَ جُعِلَتِ الْقَلْبُ طَرِیْقُ الرَّاغِبِیْنَ وَجُعِلَتِ الرُّوْحُ طَرِیْقُ الْعَارِفِیْنَ نفس کو زاہدوں کے طریق کی طرف رہنمائی کی گئی۔ اور دل کو اللہ کی طرف رغبت کرنے والوں کا رستہ دکھایا گیا۔ اور روح کو خدا کے عارفوں کا طریق بتایا گیا۔ نیز فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فُؤَادُ قَلْبِیْ نَارٌ لِجَحِیْمٍ هُوَ یُبَرِّدُهَا۔ میرے دل میں دوزخ کے لیئے ایسی آگ ہے جو اسے ٹھنڈا کر دیتی ہے وہ دل جو عشق کی آگ سے نہ جلے اسے دوزخ کی آگ جلا دے بیت

مرا شد چناں آتش بمنزلم | کہ آتش بگیرد ز آتش دلم

میرا مقام ایسی آگ میں ہے کہ میرے دل سے آگ بھی آگ لیتی ہے۔

بیت

گویند مرا کہ از عشق بس کن | از عشق چگونہ بس کس

مجھے کہتے ہیں کہ اپنے عشق کو ختم کر دے میرا جواب ہے کہ کوئی عشق کو کس طرح چھوڑے۔

عشق کی قسمیں

اور عشق کی دو قسمیں ہیں۔ ایک محمود (اچھا) اور دوسرا بہود کا عشق۔ محمود رب کا عشق ہے۔ اللہ کی محبت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق بہود شیطانی ہے۔ اور اس کی بنا زنا اور سرود پر ہے اور زنا بنیاد اکھاڑ دیتا ہے اسی طرح حسن پرستی اور گناہ اور بدچلنی ہے (بنیاد اکھاڑنے والی)۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عَیْنَانِ تَزْنِیَانِ دونوں آنکھیں

بھی زنا کرتی ہیں (بری نظر سے دیکھنے سے) نیز فرمایا آپ نے مَنْ کَانَ مُشْغُوْلًا فِی الدُّنْیَا بِنَفْسِہٖ فَھُوَ مَشْغُوْلٌ فِی الْاٰخِرَۃِ بِنَفْسِہٖ وَمَنْ کَانَ مَشْغُوْلًا فِی الدُّنْیَا بِرَبِّہٖ فَھُوَ مَشْغُوْلٌ فِی الْاٰخِرَۃِ بِرَبِّہٖ نفس کے ساتھ مشغول رہے وہ روز محشر بھی اپنے نفس کے ساتھ مشغول ہوگا۔ اور جو شخص دنیا میں رب کے ساتھ مشغول رہے گا وہ آخرت میں بھی اپنے رب کے ساتھ مشغول ہوگا ۔

سرود کی ابتدا و انتہا

جان لو کہ سرود کی ابتداء کفر ہے۔ کیونکہ یہ کافروں ناریوں کی رسم ہے جو بت خانوں میں بتوں کے آگے گاتے بجاتے تھے اور سرود کا درمیانی مقام دشمن دین شیطان کا ہے اور سرود کا انتہائی مقام دجّال لعین ہے۔

جو لوگ سرود سننے سے اور گویّے کی آواز سے حرکت کرنے اور مستی اور گرمی اور شوق محبت، مستی کا جذبہ۔ حال اور کپڑے پھاڑنا۔ خاک پر لوٹنا نعرے مارنا اور آہیں کھینچنا، رونا اور آنسو بہانا شروع کر دے۔ وہ خام مقام، ناپختہ طریقت یافتہ حرص و ہوا کا بندہ اور خدا کی حقیقت و معرفت سے محروم ہے۔ کیونکہ ابتداء سرود شراب پینے حرام کھانے۔ زنا وغیرہ کرنے۔ شطرنج کھیلنے اور بد تہذیبانہ کام کرنے سے ہوتی ہے۔ اور ایسی مجلس پر اللہ۔ اس کے فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے ۔

رحمت و برکات کا وسیلہ

اور قرآن پڑھنے اور اللہ کا ذکر کرنے اور اللہ پاک کی تسبیح پڑھنے اور علم فقہ حاصل کرنے اور قرآن و حدیث کی کتابوں کا مطالعہ کرنے۔ پاک رہنے۔ نماز پڑھنے عبادت میں مشغول رہنے سے اور اہل اللہ کی مجلس پر

اللہ تعالےٰ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ لہٰذا اہل لعنت اور اہل رحمت کا ہم مجلس ہونا راس نہیں آتا۔ ابیات

بے سرود و نغمہ عارف مست حال　　سُکر و مستی خاص ایشاں با وصال

عارفاں غرق فی اللہ جان بباز　　باز در جا لیننا یا بند اہل راز

ہر کہ ہمیشہ غرق بذکر　　ہرگز آں را از سرود و نغمہ نیاید فکر

عارف لوگ سرود اور نغمے کے بغیر ہی مست حال رہتے ہیں۔ اور انہیں اللہ کے وصال سے ہی سُکر اور مستی آتی ہے۔ فنا فی اللہ عارف جان پر کھیل جانے والے اہل راز جان بازی کے بعد نہیں چاہتے کہ زندگی پائیں بلکہ چاہتے ہیں کہ فنا فی اللہ ہی رہیں۔

جو کوئی خدا کے ذکر میں مدام غرق ہوا سے گانے بجانے کا کبھی خیال ہی نہیں آتا۔

اعضائے انسانی کے فرائض

اے جان لے کہ اللہ تعالےٰ نے آدمی کو اپنی عبادت و شناخت کے لئے پیدا کیا ہے۔ چنانچہ سر کو سجدے کے لیئے۔ زبان کو اس کی حمد و ثنا کے لیئے جس میں شیطانی قیل و قال کی گنجائش نہیں۔ دل کو اللہ کے ذکر کے لیئے عقل کو اللہ کی ذات کے متعلق فکر کرنے کے لیئے اور اللہ کے فیض علم کو معرفت حاصل کرنے کے لیئے۔ آنکھ کو روشنی میں اللہ کی صفات کا مشاہدہ کرنے کے لیئے اور کان خدا کا کلام سننے کے لیئے اور محبت اللہ کا محرم ہونے کے لیئے۔ اور کمر اللہ کی عبادت میں چست و چالاک ہونے کے لیئے اور ہاتھ سخاوت اور مسلمانوں سے مصافحہ کرنے کے لیئے۔ اور پاؤں بزرگوں کی طرف چلنے کے لیئے (پیدا کیئے) پس اے مخاطب! تو اپنے وجود میں سرود کے لئے کہاں گنجائش نکال سکتا ہے۔ کیونکہ انسان کا وجود خدا کے بھیدوں کا خزانہ ہے۔ اور سرود

بالکل یقیناً شیطانی کام بدعت وگمراہی ہے۔ اور اہل بدعت سے وہی اتفاق کرسکتا اور رفیق ہوتا ہے جو شرع محمدی، قدم محمدی، راہ محمدی، علم محمدی اور دین محمدی سے منحرف کذاب ہو۔

مسلمان کے فرائض

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اَلْکَذَّابُ لَا مِنْ اُمَّتِیْ وَالْمُؤْمِنُ لَا یَکْذِبُ جھوٹ بولنے والا میری امت سے نہیں ہے (کیونکہ) مومن جھوٹ نہیں بولا کرتا۔ بدعتی شخص بے ضمیر اور سیاہ دل اور بے حیا ہوتا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ حیا کا تعلق ایمان سے ہے۔ فقیر (باہوؒ) جو کچھ (نصیحتاً) کہتا ہے وہ از راہ ئے محاسبہ ہے نہ کہ ضد سے۔ نیز آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اَلسَّاکِتُ عَنِ الْحَقِّ شَیْطَانٌ اَخْرَسٌ جو شخص سچی بات کہنے سے چپ رہے وہ گونگا شیطان ہے: اور امام محمد غزالیؒ نے کتاب احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ فِیْ سُنَنِ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاَعْظَمُ الْمَرْجِعِ عَلٰی مَنْ یُخَالِطُہُ النَّاسَ الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ وَلَا یَنْفَعُ عَمَلٌ لِلّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِلَّا مَعَ تَرْکِ الْغَضَبِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَھٰؤُلَاءِ النَّاسُ اِذَا تَرَکَ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ یَعُمُّھُمُ اللّٰہُ بِعِقَابِہٖ وَلَا یَسْتَجِیْبُ لَھُمْ دُعَاءً وَیُحْرِمُھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلْبَرَکَۃَ وَالْخَیْرَ وَالنَّجَاحَ وَقَالَ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ الْمَعْصِیَۃَ اِذَا اُخْفِیَتْ لَمْ تَضُرَّ اِلَّا صَاحِبَھَا وَاِذَا اُعْلِنَتْ یَضُرُّ ضَرَرُ الْعَامَّۃِ وَکَانَ الثَّوْرِیُّ اِذَا رَاَی الْمُنْکَرَ وَلَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّغَیِّرَہٗ بَالَ دَمًا اَیَّامًا کَثِیْرَۃً فَحَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَۃٍ اَنْ یَّکُوْنَ مَعَ الْھَیْبَۃِ وَالْغَیْرَۃِ وَالصَّلَابَۃِ بِھٰذَا الْمَکَانِ وَیُحِبُّہٗ اَنْ یَّتَکَلَّمَ بِحَقِّ عِلْمِہٖ فَاِنَّ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ یُجْزَی الْاَنْبِیَاءُ صَلٰوۃُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ وَلَا یُجَاوِزُ الْفَاجِرَ

لَا يُخَافُهُ، حَتّٰى يَقُوْلَ اِتَّقِ اللّٰهَ وَيَغْتَنِمُ كَلِمَةَ الْحَقِّ عِنْدَ الْاَمِيْرِ الْجَائِرِ فَاِنَّهَا مِنْ اَفْضَلِ الْجِهَادِ ؛

نیکی کا حکم کرنے اور بری بات سے روکنے کی سنتوں میں سے بڑا واجب امر اس شخص پر جو لوگوں سے ملے جلے یہ ہے کہ نیکی کا حکم کرے اور بری باتوں سے منع کرے اور اللہ برکت والے اور بلند کے لیئے کیا ہوا کو کام فائدہ نہیں دیتا مگر اس صورت میں کہ خدا کے لیئے بندوں پر غضب کرنا اور انہیں ہلاک کرنا ترک کر دیا جائے۔ جب نیکی کا حکم کرنا ترک کر دیا جائے، جب نیکی کا حکم کرنا ترک کر دیا جائے۔ تو خدائے تعالیٰ برکت خیر اور نجات حرام کر دیتا ہے۔ اور سعید کے بیٹے نے فرمایا کہ جب گناہ مخفی رکھا جائے تو صرف گناہ کرنے والے کو نقصان پہنچتا ہے اور جب کھلے طور پر کیا جائے تو اس کا نقصان عام ہو جاتا ہے۔ اور حضرت سفیان ثوری کا یہ حال تھا کہ جب کوئی گناہ ہوتا دیکھتے اور اسے لوگوں سے روکنے کی طاقت نہ رکھتے تو اس صدمہ سے انہیں خون کا پیشاب آنے لگ جاتا۔ اور ہر مسلمان مرد اور عورت کے لیئے ضروری ہے کہ وہ حمیت (حمایت) کرنے والا۔ غیرت (برے فعل سے روکنے والا۔ اور صلابت (بندوں پر سختی کرنے والا ہو۔ اس مکان میں۔ اور اس بات کو پسند کرے کہ اسے امر بالمعروف کرنے میں اپنے علم کا حق ادا کرنا ہے۔ جیسا کہ انبیاء علیہ السلام حق ادا کرتے ہیں "اس لیئے کہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ میری امت کے عالم بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں"۔ اور بے خوف ہو کر گناہ کرنے والے کو کہے کہ اللہ سے ڈر اور کسی ظالم امیر کے منہ پر سچی بات کتنا بڑا غنیمت ہے۔ کیونکہ یہ بات جہاد کرنے سے بہت اچھی ہے؛

علم بے عمل بے سود ہے!

اے عزیز جان لے کہ جو شخص ریاکار اور سود خور قاضی کی طرح ہو۔ اور لحاظ کرنے مفتی اور ظالم حاکم جیسا ہو۔ وہ شیطانوں اور سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے لوگوں کی طرح ہے۔ اس کی کسی دلیل پر جو وہ محبت اور خلوص سے بدعت پھیلانے کے لئے لائے اس پر اعتقاد نہیں رکھنا چاہیئے۔ دعا اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَاطِنٍ يُخَالِفُ الظَّاهِرَ فَهُوَ بَاطِلٌ یا اللہ تو اس کی مدد کر جو دینِ محمدی کی مدد کرے۔ اور اسے ذلیل وخوار کر جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو خوار کرے۔ ہر باطن جو ظاہر کے خلاف ہو وہ باطل ہے۔ ع

عین علم است ہر کہ از عین علم

جس نے علم کے سرچشمہ سے سرمایہ حاصل نہ کیا وہ محض علم کا عین ہو کر رہ گیا

وہ اندھا اور بے معرفت ہے خواہ اس نے علموں کے کئی حرف پڑھے ہوں جب تک وہ نفس کی خصلت درست نہ کرے۔ اس پر علم کا وبال بڑھتا ہی جائے گا۔ اگر محض علم حاصل کرنا ہی باعث فضیلت ہوتا تو سب سے بڑا فضیلت مآب بلعم باعود ہوتا۔ اگر بزرگی محض بندگی وعبادت سے ہوتی تو شیطان گرفتار قہر خدا نہ ہوتا۔ اگر فضیلت ریاضت کرنے پر منحصر ہوتی تو فرزندانِ یہود جنہوں نے تیس ۳۰ برس ایک روزے سے گوشہ تنہائی میں گزارے تھے۔ گمراہ نہ ہوتے۔ فقر محمدی اللہ کی بخشش ہے اور یہ اللہ کے ساتھ خالص محبت ہی محبت ہے جسے اللہ عطا کرے۔ حق کی معرفت عرفان سے ہے بے عرفت سے تعلق نہیں رکھتی تو کیا جانے کہ محبت اللہ کیا ہے۔ بیت

سگِ اصحابِ کہف روزے چند   پئے نیکاں گرفت مردم شد

اصحاب کہف کے کتے نے چند روز نیکوں کا ساتھ دیا تو وہ انسان بن گیا

یعنی انسانوں کے درجے پر پہنچا ہو۔
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ یُجَرِّبُ الْفُقَرَاءَ بِالْبَلْوٰی کَمَا یُجَرَّبُ الذَّھَبُ بِالنَّارِ یا بالتحقیق اللہ فقیروں کا امتحان بلا سے اس طرح کرتا ہے۔ جس طرح سونا آگ میں ڈال کر کھرا کیا جاتا ہے۔

ابیات

ہر کہ باہو دم کشد جاں چاک چاک　　اسم اعظم متصل باہو چہ باک
باہوا پے بسم الف از اسم او　　ہر چہ باشد غیر ہو از دل بشو
ہو ہویدا می شود روشن ضمیر　　راز وحدت می کشد فی اللہ فقیر
باہو یاہو گشت تو در جسم جان　　باہو باہر مشکلے یاہو بخواں
اسم اعظم باہوا از ہو بجو　　ہو حقیقت سر سرش با کس مگو
ہر کہ با ترتیب ذکر ہو کشد　　عارف باللہ آں بے شک شود
باہوا ہو آتشے سوزد بہ تن　　نفس کافر را بسوز اے جان من
باہوا ہو ذکر باشد لازوال　　ذکر ہو حاصل کند قرب وصال
ہر کہ از ہو بے خبر آں گاو خر　　ہو ہویدا می شود زیر و زبر
ہو ہدایت می شود از ہر مقام　　ہر حیاتے جن و انس و خاص و عام
آں صفت صانع کہ باہو شد حیات　　ہر کہ باہو محرم است ہو اسم ذات
ہو بداں در چشمہ چشمت کشا　　داد وحدت برد براد کبریا
ہو حیاتے می دہد ہر مردہ دل　　ہر کہ از ہو بے خبر آں رو خجل
ہو بدیا ثبیست آں دُرِّ عظیم　　دُرِّ نور احمدی وحدت قدیم
روز قبر باہو ہو برآید حق بنام　　عارفاں را فقر ختم از ہو تمام

جو شخص ہو ہو کہہ کے سانس لے اس کی جان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے (اس حالت میں بھی) اسے کچھ خوف نہیں کیونکہ ہو کے ساتھ اسم اعظم ملا ہوا ہے۔ اے باہو بسم کی ب اللہ کے الف کے ساتھ ہے۔ لہذا جو کچھ بھی ہو کے سوا ہے اسے

دل سے دھو ڈال۔ ہُو سے دل کی روشنی ظاہر ہوتی ہے۔ فقر کو اللہ سے وحدانیت کا بھید کھلتا ہے۔ اے باہُو ہُو تیرے جسم میں جان کا حکم رکھتا ہے۔ جب تجھے کوئی مشکل پیش آئے تو یاہُو پڑھ۔ اے باہُو ہُو میں اسم اعظم تلاش کر ہُو حقیقت ہے اس کا راز کسی کو نہ بتا۔ جو کوئی تربیت سے ہُو کا ذکر کرے وہ بے شک عارف باللہ ہو جائے۔ اے یاہُو ہُو بدن میں آگ لگا دیتا ہے جس سے نفس کافر جل جاتا ہے۔ اے باہُو ہُو لازوال ذکر ہے اس سے اللہ تعالےٰ کا وصال حاصل ہو جاتا ہے۔ جو ہُو سے بے خبر ہے وہ گدھے بیل کی طرح ہے۔ ہُو سے عرش و فرش کی خبر ہوتی ہے۔ ہُو سے ہر مقام کا راستہ ملتا ہے۔ اسی سے جنوں انسانوں اور ہر خاص وعام کی زندگی ہے۔ صانع کی صفت ہُو سے ہی ظاہر ہے جو ہُو سے آگاہ ہے وہ جانتا ہے کہ یاہُو اسم ذات ہے۔ جان لے کہ ہُو تیری آنکھ میں ایک چشمہ جاری کرنے والا ہے۔ اس کے دروازے پر خدائے وحدت رکھ دی ہے۔ ہُو ہر مردہ دل کو زندگی دیتا ہے۔ جو ہُو سے بے خبر ہے وہ شرمسار ہے ہُو دریائے وحدت کا بڑا موتی ہے۔ اور نور الٰہی کی قدیمی وحدت کا ہُو موتی ہے۔ باہُو کی قبر سے اللہ کے نام ہُو کی آواز آتی رہے گی۔ کیونکہ عارفوں کا فقر ہُو پر ہی پورا ہوتا ہے:۔

اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ہو (اللہ) کے سوا کوئی معبود لائق پرستش نہیں۔

بیت

خلق را مرگ است عارف را وصال	موت معراج است واصل با جمال

خلقت کے لیئے موت ہے اور عارف کے لیئے (موت) وصال ہے۔ واصل کے لیئے موت معراج ہے جمال الٰہی کے ساتھ۔

حدیث شریف اِنَّ اللّٰہَ حَبِیْبٌ لَا یُعَذِّبُ الْحَبِیْبَ اللّٰہُ حَبِیْبُنَا وَالْحَبِیْبُ لَا یَخَافُ مِنَ الْحَبِیْبِ وَاللّٰہُ حَبِیْبُنَا تحقیق دوست کو دوست عذاب نہیں کرتا اور اللہ ہمارا دوست ہے اور دوست دوست سے خوف نہیں کھاتا اور

اللہ ہمارا دوست ہے سے

بے سر خدا اشکش کجا   زاں مقام خودنئی وصلش کجا
نور با نور است وحدت عین نور   عارفاں را ایں بود باحق حضور

میں سر (کی آنکھوں کے) بغیر (چشم باطن سے) خدا کو دیکھتا اور بے مثل پاتا ہوں تو جو اس مقام میں نہیں ہے تو تجھے اس کا وصل کہاں (نصیب) ہو۔ نور، نور کے ساتھ مقام وحدت میں عین نور ہے۔ عارفوں کے لیئے یہی خدا کی حضوری ہے۔

فرمایا اللہ تعالےٰ نے وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ اپنے رب کی عبادت کرتا رہ یہاں تک کہ تجھے درجہ فنا حاصل ہو جائے۔

بیت

تا نگردی فنا از خود فنا   کے رسی با معرفت سرّ الٰہ

جب تک تو اپنی فنا سے فنا نہ ہو جائے تو تجھے اللہ کے بھید کی معرفت تک رسائی کیسے ہو۔

بندگی کی تکمیل کر کے رب تک پہنچنا اگر ظاہراً و باطناً ہو تو یہ ان مردوں کا وصال ہے۔ جو شریعت کی خلاف ورزی اپنی حالت میں بال برابر بھی نہ کریں۔

بیت

پس از سی سال ایں معنے محقق شد بخاقانی   کہ یک دم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی

تیس ۳۰ برس کے بعد خاقانی کو یہ بھید معلوم ہوا کہ ایک دم کے لیئے بھی خدا کی طرف مشغول ہونا حضرت سلیمان کی سلطنت سے بہتر ہے:-

خاقانی کے بیت کا جواب

بہ بحر غرق فی اللہ شو کہ خود بخود نمی مانی   دمے نامحرم است آنجا وجودش نور خاقانی

سلطان باہو اس کے جواب میں لکھتے ہیں کہ ایسا فنافی اللہ ہو جا کہ اپنے

آپ میں نہ رہے (پھر پتہ چلے کہ) اس جگہ نور خاقانی کا وجود ایک دم کے لیے بھی محرم نہیں۔ نہیں نہیں میں نے غلط کہا ہے

بسی صد سالہا باید فنا فی اللہ شود فانی ۔۔۔ نہ آنجا دم قدم گنجد کجا ملک سلیمانی

تین سو (تین ہزار) سال درکار ہیں کہ فانی ہستی فنا فی اللہ ہو۔ اس مقام میں دم مارنے اور قدم رکھنے کی گنجائش نہیں۔ ملک سلیمانی کی کیا حقیقت ہے؛

حضرت رابعہ بصری کا ارشاد ہے لَیْسَ بِصَادِقٍ دَعْوٰہُ مَنْ لَمْ یَنْسَ نَفْسَہٗ فِیْ مُشَاھِدَۃِ وہ شخص اپنے دعوے میں سچا نہیں ہے جو شخص اپنے آپ کو نہ بھول جائے جبکہ اسے اپنے مالک کی طرف سے کوئی صحبت دکھائی دے اس مقام پر پورا فخر (فقر) ظاہر ہوتا ہے اور دنیا کی محبت کی بو اس کے وجود میں نہیں رہتی۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلدُّنْیَا یَاکُلُ الْاِیْمَانَ کَمَا تَاکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ دنیا ایمان کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح آگ ایندھن کو۔

بیت

زر کہ زردی می زند دانی کہ چیست ۔۔۔ زر ہمیشہ پیش مرداں زرد رواست

کیا تجھے معلوم ہے کہ سونا جو زردی کی جھلک مارتا ہے وہ کیونکر ہے سن لے کہ مردان خدا کے سامنے اس کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے۔

دل کی تین قسمیں

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْقَلْبُ ثَلٰثَۃٌ قَلْبٌ سَلِیْمٌ وَّقَلْبٌ مُنِیْبٌ وَّقَلْبٌ شَھِیْدٌ۔ قَلْبٌ سَلِیْمٌ فَھُوَ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْہِ سِوٰی مَعْرِفَۃِ اللّٰہِ وَقَلْبٌ مُنِیْبٌ فَھُوَ الَّذِیْ اَنَابَ عَنْ شَیْءٍ اِلَی اللّٰہِ وَقَلْبٌ شَھِیْدٌ فَھُوَ الَّذِیْ فِیْ مُشَاھِدَۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ دل تین قسم کے ہیں: ایک دل سلیم ہے، دوسرا منیب اور تیسرا دل شہید۔ سلیم دل وہ ہے جس میں اللہ کی معرفت کے سوا اور کچھ نہ ہو اور منیب دل وہ ہے جس کا رجوع اللہ ہی کی طرف ہو اور کسی

شے کی جانب نہ ہو۔ اور دل شہید وہ ہے جو ہر چیز میں اللہ کا اور اس کی قدرت کا مشاہدہ کرے۔

کتا اور منگتا

جان لے کہ دل پاک گھر کی طرح ہے اور اللہ کا نام فرشتہ کی مانند اور دنیا کی محبت کتے کی مثال ہے۔ لہذا جس کے گھر میں کتا ہو اس میں ہرگز فرشتہ رحمت نہیں آتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

فرشتے نہیں داخل ہوتے کتے والے گھر میں۔ بیت

ہیچ می دانی کہ سگ را چیست تو بے با گدا | منع می سازند کہ جز حق بر در دیگر میا

تجھے کچھ خبر ہے کہ کتے کو منگتے کے ساتھ کیا پرخاش ہے۔ آ میں بتاؤں کتا گدا کو منع کرتا ہے کہ خدا کا در چھوڑ کر تو دوسرے کے دروازے پر کیوں آتا ہے۔

بیت

فقر یک سرے است از اسرار خدا | ایں گدایانے کہ بہر حق زدنیا اند جدا

ہر کہ از بہر خدا گردد گدا | ہر قدم حجے است اکبر با خدا

فقر خدا کے بھیدوں میں سے ایک بھید ہے۔ فقیر لوگ حق کے لیئے دنیا سے الگ رہتے ہیں۔

جو کوئی خدا کے لیئے سوالی بنے۔ اس کا ہر قدم جو اٹھتا ہے۔ وہ حج اکبر کے لیئے جانے کا حکم رکھتا ہے۔

رزق رسال اللہ ہے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْاَنْفَاسُ مَعْدُوْدَۃٌ فَمَنْ یَخْرُجُ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ فَھُوَ مَیِّتٌ سانس شمار کردہ ہیں۔ پس جو سانس اللہ کے ذکر کے سوا نکلے وہ مردار ہے۔ بیت

دل پر نور تو صاحب وصالی   دلے ہرگز نباید ہیچ خالی

اے واصل بحق تیرا دل نور سے بھرا ہوا ہے۔ یہ دل یاد خدا سے کبھی غافل نہیں رہنا چاہیئے۔

جب خدا کا عارف اس مقام پر پہنچتا ہے تو روزی پانے کے متعلق تمام خطرے اور وہم دور ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ۔ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لیئے راستہ نکال دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے روزی پہنچاتا ہے جو اس کے وہم گمان میں نہ ہو۔ اور جو اللہ پر توکل رکھتا ہے وہ (اللہ) اس کے لیئے کافی ہے۔

فرمایا اللہ تعالےٰ نے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا زمین میں کوئی جاندار نہیں جس کا روزی رساں اللہ نہ ہو یعنی اللہ ہر جاندار کا روزی رساں ہے۔

بیت

فرزند بندہ ایست خدا را غمش مخور   تو کیستی کہ بہ ز خدا بندہ پروری

تیرا فرزند خدا کا بندہ ہے۔ تو اس کی روزی کا غم نہ کر۔ تو کون ہے خدا سے زیادہ بندے کی پرورش کرنے والا۔

فرمایا اللہ تعالےٰ نے وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔ ابیات۔

رو توکل کن مجنباں پا و دست   رزق تو بر تو ز تو عاشق تر است

بر سر ہر دانہ نام تو نوشتہ شد نہاں   کیں خورد روزی فلاں ابن فلاں

جا توکل کر اور ہاتھ پاؤں نہ ہلا۔ تیرا رزق تجھ پر تجھ سے زیادہ عاشق ہے مخفی طور پر دانہ پر تیرا نام لکھا ہوا ہے، کہ یہ رزق فلاں فلاں کا بیٹا کھائے گا۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طَلَبُ الرِّزْقِ اَشَدُّ مِنْ طَلَبِ اَجَلِهٖ روزی کی طلب موت کی طلب سے زیادہ سخت ہے (یعنی جس طرح منہ مانگی

موت نہیں ٹل سکتی اور خود بخود وقت پر آ جاتی ہے۔ اسی طرح رزق بھی پہنچ جاتی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْنَّصِیْبُ یُصِیْبُ وَلَوْ کَانَ تَحْتَ الْجَبَلَیْنِ وَمَالَا نَصِیْبُ لَا یُصِیْبُ وَلَوْ کَانَ بَیْنَ الشَّفَتَیْنِ جو قسمت میں ہو وہ پہنچ جاتا ہے خواہ وہ دو پہاڑوں کے نیچے ہو اور جو قسمت میں نہ ہو وہ نہیں ملتا گو وہ دو ہونٹوں کے پاس دھرا ہو۔ بیت

خود دہد خود می دہاند ہر نصیب لعنتے بر باد مانع رہا دا بہ مانع آں رقیب

جو قسمت میں ہو خدا خود دیتا دلاتا ہے۔ منع کرنے والے دشمن پر خدا کی لعنت ہو +

خیرات فی سبیل اللہ

اللہ تعالٰے فرماتا ہے وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْھَرْ وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ ۔ اور لیکن سائل کو نہ جھڑک ولیکن اپنے رب کی نعمت کا ذکر کر (یہ سورۃ ضحٰی کا آخری ٹکڑا ہے جس کے مخاطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس سورت میں اس کی تفصیل ملے گی)

جان اے عزیز کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ فقر میرا فخر ہے۔ اس لیئے کہ فقر کی ابتدا اللہ کے نام سے ہے اور جو شخص کسی فقیر کو کچھ دیتا ہے (وہ نہیں دیتا بلکہ اسے) خدا دیتا ہے۔

اللہ تعالٰے نے فرمایا اِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ لِوَجْہِ اللّٰہِ لَا نُرِیْدُ مِنْکُمْ جَزَآءً وَّلَا شُکُوْرًا (اللہ کے نام پر کھلانے والے کہتے ہیں کہ) اس کے سوا (ہم کچھ نہیں کہتے کہ ہم) تمہیں اللہ کی رضا جوئی کے لیئے کھلاتے ہیں۔ اور ہم تم سے نہ کوئی عوض معاوضہ کا ارادہ رکھتے ہیں اور نہ شکریہ کا۔ پھر اللہ تعالٰے ہی فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ کہ اللہ احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا +

فقیر اور فقر کی تعریف

ابیات

فقر سہ حرف است ہر یک با عطا ذکر فکر و معرفت باحق رضا
گر تو فضل از وے بجوئی فقر جو فقر فخر انبیا است بین زو
فقر نور سر وحدت از خدا ہر کہ فقرش یافت نفس او شد فنا
فقر را فقرے شناسد باخبر فقر را احمق چہ داند گاؤ خر
فقر نعمت عافیت اندر جہاں بے غم و بے رنج دائم در اماں

فقر کے تین حرف ہیں اور ہر حرف بخشش ہے اور وہ صرف ذکر فکر معرفت حق کی رضا کے ساتھ ہیں۔ اگر تو اللہ سے فضل کا خواستگار ہے۔ تو اس سے فقر مانگ کیونکہ فقر عین نبیوں کا فخر ہے۔ فخر خدا کے سرّ وحدت کا نور ہے۔ جس نے فقر پالیا اس کا نفس فنا ہوگیا۔ فقر کو باخبر فقیر ہی پہچانتا ہے۔ فقر کو احمق جو بیل اور گدھے کی طرح ہے کیا جانتا ہے۔ فقر دنیا میں خیریت کی نعمت ہے اور فقیر ہمیشہ بے فکری سے امان میں رہتا ہے۔ اگر کوئی چاہتا ہے کہ ظاہری آنکھ سے کرامات کا مشاہدہ کرے تو فقر کا چہرہ دیکھے کیونکہ اس سے بہتر اور کوئی کرامت نہیں۔ یعنی اس کی زیارت کرے۔ فقیر کا دل ہاتھ میں لانا (یعنی اسے رضامند کرنا) اس کے ادب کا لحاظ کرنا۔ روبرو بات اعتقاد سے کرنا چاہیے۔ جس نے دو جہان کی کرامت۔ برکت۔ ادب نیک بختی۔ دولت مرتبہ پایا فقر سے پایا ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْفُقَرَاءُ کَرَامَۃٌ مِّنْ کَرَامَۃِ اللّٰہِ فقیر اللہ کی کرامتوں میں سے کرامت ہیں۔ حضور نے فرمایا حُبُّ الْفُقَرَاءِ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَاءِ وَبُغْضُ الْفُقَرَاءِ مِنْ اَخْلَاقِ الْفَرَاعِنَۃِ۔ فقرا سے محبت کرنا نبیوں کا ایک خلق ہے۔ اور فقرا سے بغض رکھنا فرعونی

خلق ہے۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حُبُّ الْفُقَرَاءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ فقرا کی محبت جنت کی چابی ہے۔ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ نَظَرَ اِلَی الْفَقِیْرِ یَسْمَعُ کَلَامَہٗ یَحْشُرُہُ اللّٰہُ تَعَالٰے مَعَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ۔ جو شخص فقیر کی طرف جائے کہ اس کا کلام سنے اسے اللہ تعالے انبیاء اور مرسلین کے ساتھ روز حشر اٹھائے گا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خُلِقَتِ الْعُلَمَاءُ مِنْ صَدْرِیْ وَخُلِقَتِ السَّادَاتُ مِنْ صُلْبِیْ وَخُلِقَتِ الْفُقَرَاءُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ۔ علماء میرے سینے سے پیدا کئے گئے ہیں اور سید میری پشت سے پیدا کئے گئے ہیں۔ اور فقیر اللہ کے نور سے پیدا شدہ ہیں۔

عالم اور فقیر میں فرق

جان لے اے عزیز کہ علماء اور فقراء میں کیا فرق ہے کہو کہ علماء طالب علم۔ فقرا طالب مولے ہیں۔ اگر تمام زمین کے صاحب فقہ ایک جگہ جمع کئے جائیں اور تمام ایک مردہ دل کی طرف نظر کریں تو اس کا مردہ دل کبھی زندہ نہ ہو اللہ کے ذکر سے۔ کیونکہ ان کی زبان زندہ ہے نہ کہ دل اور صاحب نظر فقیر اگر مردہ دلوں پر ایک نظر ڈالے تو تمام کے دل زندہ ہو جائیں اور نفس مر جائیں۔ کیونکہ جب تک نفس نہ مرے دل زندہ نہیں ہوتا۔ دل کی زندگی نفس کی موت پر منحصر ہے۔ اور اللہ کے طالب کے وجود میں دل حرص و ہوا بالکل نہیں رہتی علم کیا ہے؟ بات کو جاننا اور اس پر عمل کرنا اور جس کے دل میں خدا کا خوف اور مولے کی معرفت نہ ہو وہ نادان ہے۔ بیت۔

مرد ناداں و پریشاں روزگار ۔۔۔ بہ ز دانشمند ناپرہیزگار

نادان آدمی جو روزی کے لئے پریشان ہو اس عقلمند آدمی سے اچھا ہے جو پرہیزگار نہ ہو۔

جو مولے کے علم کا طالب ہے وہی اچھا ولی ہے۔ ولی اسے کہتے ہیں جو کوئی حاجت نہ رکھے اور مولے کو کسی حالت میں نہ چھوڑے اور کبھی دنیا کی طرف رُخ نہ کرے۔

عالم باعمل کی تعریف

اور عامل علما کی تین نشانیاں ہیں اوّل یہ کہ وہ عالم باعمل ہو۔ دوسرا یہ کہ خلقت کے ساتھ خلق رکھے تیسرا یہ کہ علم کے ساتھ تواضع کرے۔ ایسے عالم کے وجود میں تین چیزیں نہیں ہوتیں۔ ایک طمع دوسرا حسد اور تیسرا تکبر۔

پس جو ان صفات سے مبرا ہو اسے عامل باعمل نہیں کہہ سکتے باقی دنیا کے رزق کی بات ہے۔ وہ تو ہر ایک کی قسمت جو ہو چکا ہے وہ مل جاتا ہے (یعنی اللہ تعالےٰ گنا ہوں پر کسی کا رزق بند نہیں کرتا)۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ وہ (اللہ) جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور جو ارادہ ہو اس کے مطابق حکم کرتا ہے نیز فرمایا نیکی کر جس طرح اللہ نے تجھ سے نیکی کی نیز ارشاد فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ تم میں زیادہ بزرگ اللہ کے نزدیک وہی ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہو۔

صاحب عطا فیض بخش مرشد وہی ہے کہ اگر مرید سے کبیرہ یا صغیرہ گناہ جان بوجھ کر یا بھول کر سرزد ہو جائے تو مرشد عالم غیب سے معلوم کرلے پھر مرشد کو چاہیئے کہ اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں باطنی طور پر حاضر ہو۔ اور وہ تین بار عرض کرکے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرید کے گناہ کو بخشائے اور اللہ کے طالب کا دل جو پریشان اور شرمندہ ہو وہ اسی شفقت کی وجہ سے توبہ کرے اور نصوحا کی توبہ (یعنی پھر گناہ نہ کرے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ کہ جو شخص توبہ کرلے اس کے ذمے (پچھلا) گناہ نہیں رہتا۔ یہ بھی فرمایا مَنْ

اَذْنَبَ ثُمَّ تَابَ یُقْبَلُ اللّٰہُ لَہٗ تَوْبَۃٌ وَاِنْ کَانَ فِیْ یَوْمٍ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً
جو شخص گناہ کرے پھر توبہ کرلے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے اگرچہ یہ توبہ دن میں ستر مرتبہ ہو۔ بیت

باز آ باز آ ہرچہ ہستی باز آ ۔۔۔ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نا امیدی نیست ۔۔۔ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

لوٹ آ۔ لوٹ آ جیسا بھی ہے لوٹ آ خواہ تو کافر ہے۔ بتوں کا پجاری مشرک ہے تو بھی لوٹ آ۔

یہ ہماری درگاہ (یعنی خدا کی) نا امیدی کی درگاہ نہیں ہے۔ اگر تو نے سو دفعہ توبہ توڑ دی ہے تو بھی لوٹ آ اور صدق دل سے توبہ کرلے تو تیری سب پچھلی خطائیں معاف ہو جائیں گی۔

جن پر خدا کا قہر ہو وہ؟

اللہ تعالٰے فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ تحقیق اللہ توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ لوگوں کو پسند کرتا ہے۔ جان لے اے عزیز کہ جس کسی پر خدا کا قہر ہو اور شیطان اس کا راستہ روکے اور نفس اس پر غالب ہو۔ تو پہلے اس میں دنیا کی اور عزت و مرتبہ کی خواہش پیدا ہوتی اور وہ نماز کو ترک کر دیتا ہے۔ زکوٰۃ دینے سے رک جاتا ہے اور رشوت اور سود کھانا اسے مزہ دیتا ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تَارِکُ الصَّلٰوۃِ اِذَا رَفَعَ اللُّقْمَۃَ یَتَاکُلُ یَقُوْلُ اللُّقْمَۃُ لَہٗ لَعَنَتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ یَا عَدُوُّ اللّٰہِ کَیْفَ تَاکُلُ رِزْقَ اللّٰہِ وَاَنْتَ تَارِکُ الصَّلٰوۃِ جب نماز کا تارک کھانے کے لئے لقمہ اٹھاتا ہے تو اسے لقمہ کہتا ہے کہ اے اللہ کے دشمن تجھ پر لعنت ہو۔ تو اللہ کا رزق کھاتا ہے اس حالت میں کہ تو نماز کا تارک ہے نیز حضورؐ ہی کا ارشاد ہے کہ ثَلَاثَۃٌ فِی النَّارِ الْاَمِیْنُ

اَلْجَابِرُ وَالْعَالِمُ الْکَاذِبُ الْمُتَکَبِّرُ وَالشَّیْخُ الزَّانِیْ - تین شخص دوزخی ہیں (۱) ظالم امیر (۲) جھوٹا اور تکبر کرنے والا عالم اور (۳) بوڑھا زنا کرنے والا۔ نیز آنحضرتؐ نے فرمایا اَلْعَالِمُ اِذَا سَکَتَ فَهُوَ بَحْرٌ عَمِیْقٌ وَاِذَا نَطَقَ فَهُوَ بَحْرٌ مَوَّاجٌ - عالم جب چپ رہے تو وہ بڑا گہرا سمندر ہے اور جب گفتگو کرے تو موجیں مارنے والا سمندر ہے۔ حضورؐ ہی کا ارشاد ہے کہ اَلْجَاهِلُ اِذَا سَکَتَ فَهُوَ جِدَارٌ وَ اِذَا نَطَقَ فَهُوَ حِمَارٌ - خاموش جاہل دیوار کی طرح ہے اور جب وہ بولتا ہے تو گدھے کی مانند ہے (یعنی اس کی گفتگو بے معنے ہوتی ہے)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سَیَاْتِیْ زَمَانٌ عَلٰی اُمَّتِیْ اُمَرَاؤُهُمْ عَلَی الْجَوْرِ وَعُلَمَاؤُهُمْ عَلَی الطَّمَعِ وَعُبَّادُهُمْ عَلَی الرِّیَاءِ وَتُجَّارُهُمْ عَلٰی اَکْلِ الرِّبٰوا وَنِسَاؤُهُمْ عَلَی الزِّنَاءِ۔ میری امت پر ایک زمانہ آنے والا ہے کہ جب اس کے امیر لوگ ظلم کرنے والے ہوں گے۔ عالم لوگ طامع ہوں گے۔ عابد ریاکار، تاجر سودخوار اور عورتیں زانیہ ہوں گی۔

جان لو عامل عالم اور کامل فقیر کیا کہتا ہے۔ بیت

ہزار نالہ بنالم ہزار گریہ زار ۔۔۔ ازاں زماں کہ بیانید یاد بدکردار

میں اس زمانے کی حالت پر ہزار بار گریہ و نالاں ہوں جب مجھے اس زمانے کے برے فعلوں والے لوگ یاد آتے ہیں۔

فقیر (سلطان باہوؒ) کہتا ہے کہ جو کوئی خدا کو بھلا دیتا ہے اور اپنے گناہوں کو یاد نہیں کرتا اس سے زیادہ برا اور کوئی گناہ نہیں۔ بیت

ہر کہ در سایۂ عنایت اوست ۔۔۔ گنہش طاعت است و دشمن دوست

جو اللہ کی مہربانی کے سایہ میں ہے اس کا گناہ بندگی ہے اور اس کا دشمن دوست ہے۔

بیت

ہر گناہے رابسوزد آہ من عارفاں رابس عبادت ایں سخن

میری آہ ہر گناہ کو جلا دیتی ہے۔ یہ چیز عارفوں کے لیئے کافی عبادت ہے۔

بیت

بلبل نیم کہ نعرہ زنم دردسر کنم پروانہ وار سوزم دم بناورم

میں بلبل نہیں ہوں کہ نعرے مار کر دردسر پیدا کروں۔ میں تو پروانے کی طرح جلتا ہوں اور دم نہیں مارتا یعنی سانس نہیں لیتا (انہی معنوں میں دوسرا شعر ہے)

اے مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز کاں سوختہ راجاں شد آواز نیامد

محبّانِ خدا کے طفیل بروزِ جزا؟

جب قیامت کا دن ہوگا۔ تمام ارواح قبروں سے اٹھیں گے اور میدان عرفات میں کھڑے ہوں گے۔ اس وقت اللہ تعالےٰ قاضی ہوگا۔ اور اٹھارہ ہزار جہان تماشہ دیکھنے والے ہوں گے ہر ایک اپنے پسینے میں غرق عاجز اور مارا ہوا ہوگا۔ اور نفسی نفسی پکارے گا (یعنی اے اللہ میری جان بچالے) اس وقت خدا کے محبوں کے وجود سے خدائے واحدہٗ لاشریک کی محبت کا شجرہ (الااللہ) پیدا ہوگا اور وہ پوری جمعیت اور مستی سے اللہ اللہ اور ربی ربی ربی (اے ہمارے پروردگار) کہتے ہونگے۔ اور اللہ تعالےٰ حکم دے گا کہ اے فرشتو ان محبوں کے خیمے کو دوزخ پر لے آؤ۔ فرشتے ایسا ہی کریں گے۔ جن اہل محبت عارفوں کو اس جہنم میں داخل کریں گے تو وہ محبت کی آگ سے دوزخ کی آگ کی طرف دیکھیں گے تو دوزخ کی آگ بجھ کر ٹھنڈی خاک ہو جائے گی اور مٹ جائے گی اور دوزخی لوگ آرام پائیں گے۔

فقراء کی خدمت کا اجر!

جس نے فقیروں کو روٹی کا نوالہ یا پانی کا گھونٹ یا کپڑے ٹکڑا دیا ہو گا وہ اس کا دامن پکڑ کر اپنے ساتھ لے جائیں گے آخر پل صراط دوزخ سے سلامتی سے گذر جائیں گے فقیروں کے مرتبے قدر اور قوت قیامت کے دن معلوم ہو گی کہ دنیا ایک رات کی مثال ہے۔ کسی کی غفلت کی نیند میں گزر جاتی ہے اور کسی کی ہوشیاری و عبادت میں اور کسی کی مولیٰ کے ذکر معرفت اور شوق میں بسر ہوتی ہے۔ اسے درویش حساب کا دن درپیش ہے اللہ تعالے فرماتا ہے یَوْمَئِذٍ شَأْنٌ یُّغْنِیْهِ

بیت

رو مگرداں از فقیر اے سر ہوا ॰ با خدا آ تا بفقر مصطفےؐ
صفحۂ دل را مطالعہ خوش بہ بیں ॰ واصلان خو شوی عرفان دین

اے وہ شخص جس کے سر میں حرص و ہوا بھری ہے۔ فقیروں سے روگردانی نہ کر۔ اللہ کا بندہ بن کر مصطفائی فقر حاصل کرلے اپنے دل کا اچھی طرح مطالعہ کرلے۔ تاکہ تو حق کے واصلوں اور دین کے عارفوں میں سے ہو جائے۔

اللہ تعالے فرماتاہے فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ یَّهْدِیَهٗ یَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ وَمَنْ یُّرِدْ اَنْ یُّضِلَّهٗ یَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَیِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ فِی السَّمَآءِ اللہ جس کی ہدایت کا ارادہ کرتاہے اس کا اسلام کے قبول کے لیئے دل کشادہ کر دیتا ہے اور جسے گمراہ رکھنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا سینہ تنگ کر دیتا ہے۔ اور اسے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ آسمان پر چڑھ رہا ہے۔ اللہ تعالے ہی نے فرمایا اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ پس جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیئے کھولا وہ رب کی طرف سے نور ہدایت پر ہے۔ پس خواری ہے ان کے

لیئے جن کے دل اللہ کے ذکر کی طرف سے سخت ہیں۔ یہی وہ لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں پڑے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لِکُلٍّ اَحَدٍ حِرْفَۃٌ وَّلِیْ حِرْفَتَانِ اَلْفَقْرُ وَالْجِھَادُ ہر ایک کے لیئے ایک کسب ہے اور میرے لیئے دو کسب ہیں ایک فقر اور دوسرا جہاد۔

بخیل کا کھانا پینا

مصنف (سلطان باہوؒ) کا قول۔ اے عزیز عالموں اور فقرا کا ادب پیش نظر رکھ تاکہ تجھ سے پروردگار راضی ہو۔ حدیث قدسی یعنی فرمایا اللہ تعالےٰ نے اَلْمَسْجِدُ بَیْتِیْ وَالْعُلَمَاءُ وَالْفُقَرَاءُ بِمَنْزِلَۃِ الْعِیَالِیْ فَکَیْفَ یُخْرِجُ عِیَالِیْ مِنْ بَیْتِیْ ۔ کہ مسجد میرا گھر ہے اور عالم اور فقیر میرے کنبے کی طرح ہیں لہٰذا کس طرح کوئی شخص میرے کنبے کو میرے گھر سے نکالے گا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ رَاءَ الْفَقِیْرَ فِی الْمَسْجِدِ وَ یَمْشِیْ فِی الْبَیْتِ وَیَاْکُلُ الطَّعَامَ وَیَشْرَبُ الْمَاءَ قَبْلَ الْخِدْمَتِ الْفَقِیْرِ فَکَاَنَّمَا یَاْکُلُ لَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَیَشْرَبُ دَمَ الْحَیْضِ ۔ جو شخص دیکھے فقیر کو مسجد میں اور جائے گھر میں اور کھائے کھانا اور پیئے پانی فقیر کی خدمت کرنے سے پہلے تو وہ ایسا ہے کہ کھاتا ہے سور کا گوشت اور پیتا ہے حیض کا خون ۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمَالُ مَالِیْ وَالْاَغْنِیَاءُ وُکَلَائِیْ وَالْعُلَمَاءُ وَالْفُقَرَاءُ بِمَنْزِلَۃِ الْعِیَالِیْ مَنْ اَنْفَقَ مَالِیْ عَلٰی عِیَالِیْ فَلَہُ الْجَنَّۃُ اَلْبُقْعَۃُ وَمَنْ لَّمْ اَنْفَقَ مَالِیْ عَلٰی عِیَالِیْ فَلَہُ النَّارُ مال میرا مال ہے اور دولتمند لوگ میرے وکیل ہیں اور علماء اور فقرا میرے عیال کی طرح ہیں جس نے میرا مال میرے عیال پر خرچ کیا اس کا ٹھکانہ جنت ہے اور جس نے میرا مال میرے عیال پر خرچ نہ کیا پس اس کے لیئے آگ ہے۔

مصنف کا قول۔ جان لے اے عزیز! اللہ کے طالب کا وجود دودھ کی مثال ہے اور دودھ سے چھاچھ۔ دودھ ہی سے مکھن۔ دودھ ہی سے گھی نکلتا ہے۔ لہذا مرشد کامل عورتوں سے کم نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ عورت چھاچھ بلو کر ہر چیز الگ الگ کرتی ہے اور مرشد بھی اللہ کے طالب کو اسی وجود میں نفس کے مقام کو جدا کرتا ہے۔ جس نے اپنے نفس کو پہچانا وہ دل کے مقام کو الگ کرتا ہے۔ جس نے اپنے دل کو پہچانا وہ روح کے مقام کو الگ کرتا ہے۔

جس نے پہچانا اپنی روح کو وہ بھید کے مقام کو جدا کرتا ہے۔ جس نے پہچانا اپنے بھید کو وہ مقام عرفان کی تحقیق کر کے اللہ کے طالب کو اس کے بعد اس مقام سے نکالتا ہے اور ذات میں غرق کر دیتا ہے۔ اور تو جانتا ہے کہ اکثر مرشدوں کو مریدوں کی بڑی تلاش ہوتی ہے۔ اور عام و خاص لوگوں کو اللہ کے ذکر کی اجازت عطا کرتے ہیں۔ اور ہر طالب بے خود ہو کر دیوانہ ہو جاتا ہے۔ جان لے کہ ابھی مقام ذکر میں طالبوں کی طلب پختہ اور خام ہوتی ہے۔ جب وہ مذکورہ مقام حضور میں ایک ساتھ حق مطلوب کو پہنچتا ہے اگرچہ وہ طالبوں سے بیزار اور لاتعداد طالب اس سے بے اعتبار ہو جاتے ہیں مگر جو کہ اللہ کا طالب ہو جو واصل کی طرح اور زندہ ہے اور مرشد واصل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانبردار اور فنا فی اللہ ہوتا ہے۔ اگرچہ طالب اس سے بھاگے مگر وہ مرتبہ کمال کے ساتھ مفارقت میں بے اخلاص رہے اعتبار اور بے اعتقاد طالبوں کے درمیان ہوتا ہے۔ حکمت یہ ہے کہ دست بیعت ہونے اور شروع میں اللہ کے ذکر کی تلقین کے وقت جو کچھ طالب کے دل میں وہم یا دلیل گزارے یا دلیل پیش کرے مگر آخر وہی ہو گا۔ جو اس کے نصیب ہو۔

اعمال بالنیات

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ اَیْ مَنْ کَانَ ہِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ کَانَ ہِجْرَتُہٗ اِلَی الدُّنْیَا یُصِیْبُہَا اَوْ اِمْرَأَۃٍ یَتَزَوَّجُہَا اَیْ لَکَ خُذْہَا فِی الدُّنْیَا وَلَا تُصِیْبُہَا فِی الْاٰخِرَۃِ کہ اعمال نیتوں پر منحصر ہیں جو اللہ اور رسول کے لئے ہجرت کرے اس کا اجر خدا پر لازم ہوگیا۔ اور جو دنیا حاصل کرنے کے لئے ہجرت کرے وہ اسے مل جاتی ہے یا عورت سے نکاح کرنے کی نیت سے تو اسے کہا جاتا ہے کہ اسے لے لے دُنیا میں مگر آخرت میں وہ تجھے نہ ملے گی۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَرَادَ الدُّنْیَا فَلَہُ الدُّنْیَا وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃَ فَلَہُ الْاٰخِرَۃُ وَمَنْ اَرَادَ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ جو حصول دنیا کا ارادہ کرے تو اس کے لئے دنیا ہے اور جو آخرت کا ارادہ کرے تو اس کے لیئے آخرت ہے اور جو مولٰے کا ارادہ کرے تو اس کے لیئے سب کچھ ہے۔

بیت

دنیا کہ دو روزہ کاخ کوخ است — در راہ محمدی کلوخ است

دنیا کیا ہے دو دن کا محل (عیش آرام) مگر وہ راہ محمدی میں استنجا کا ڈھیلہ۔ جس نے عشق کا آب حیات پی لیا ہو وہ اس مادی محل کو استنجے کا ڈھیلہ سمجھتا ہے۔ چند دنوں یا مہینوں یا سالوں کے بعد طالب و مطلوب کی علامات معلوم ہو جائیں گی۔ کس سے؟ معارف کو پہچاننے والے کامل مکمل مرشد سے۔ خواہ طالب مولٰے ایک ہو یا ہزار ہوں یا لاکھ۔

نقشہ کی نقل

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
تصور فنافی اللہ جل شانہٗ
اللہ

اللہ
فنا اللہ
لہٗ
فنا فی محمد

للہ
فنافی اللہ
ہو
فنا ہو
فقیر
فنا
بحق

محمد رسول اللہ
الٰہی بحرمت روضہ
مبارک محمد رسول
اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم
اللہ

مُحَمَّدٌ

محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنافی محمد

قبر محمدؐ

ابوبکر رضؓ

عمر رضؓ خطاب

راہ ذکر فکر حضوری و دعوت مقصود
ہر دو جہاں اس میں ہے جو کچھ معلوم ہو
کلام اللہ سے پڑھے اول و آخر درود
محمد رسول اللہؐ پر بغیر شک اور یقین کے
ساتھ ارواح سید المرسلین اس وقت مجلس
میں ظاہر ہوں گے اور مراد حاصل ہوگی

یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

سورۂ مزمل پڑھے صفحے کی طرف اشارہ

سورۂ جمعہ پڑھے صفحے کی طرف اشارہ

[illegible] پڑھے صفحے کی طرف

یہ راہ محمدیؐ بے شک کسوٹی ہے

بحمد اللہ دوسرا باب ختم ہوا

باب سوم

دعوتِ قرآن اور حضوری اور دعوت اہلِ قبور کے ذکر میں اور موکلوں اور پاک رُوحوں کی تسخیر کے بیان میں اور دعوتِ نزدیکی ملاقاتِ اللہ کے ذکر میں

اس دعوت کو ننگی تلوار اور صاحب دعوت کو کافروں کا قاتل کہتے ہیں۔ اسے پڑھنے والا بڑی لازوال قوت کا مالک ہے۔ جو رجعت نہیں کرتی۔ عروج اس کی نگاہ میں ہوتا ہے اسے کیا ضرورت ہے کہ وہ نیک وبد وقت دریافت کرے اور ستاروں اور برجوں کو گنے۔ وہ سواری کا بادشاہ ہے غوث قطب زیر باد سواریاں ہیں ۔

استمداد از اہلِ قبور

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ جب تم کاموں میں حیران و پریشان ہو تو قبر والوں سے مدد مانگو۔

بیت

خاکساران جہان را بحقارت منگر ۔ تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

ہر بیشہ گماں مبر کہ خالی است ۔ شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

دنیا کے خاکساروں کو حیرت سے نہ دیکھ تجھے کیا معلوم کہ اس گرد میں کوئی سوار چھپا ہوا ہے۔ یہ خیال نہ کر کہ ہر جنگل خالی ہے۔ شاید اس میں شیر

سویا ہوا ہو۔ صاحب دعوت کی نشانیاں ایسی چاہئیں جیسی حضرت عیسےٰ کو قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہ "اٹھ اللہ کے حکم سے"۔ کہہ کر مردہ کو قبر سے زندہ کرنے کی طاقت تھی۔

صاحب دعوت روحانی کلام کرنے والا ہو یا الہام سے یا پوری طرح وہم اور دلیل سے۔ صاحب قبر سے ٹھیک جواب حاصل کرے۔ ریاضت کے چالیس چلوں سے ایک رات اولیا اللہ کی قبر کے پاس باجازت رہنا بہتر ہے۔

ابیات

اولیاء را خلوت است زیر زمین	لاتخف باشند باحق ہم نشین
ہر کہ بر قبرش رود اہل الخبر	مشکل آساں می شود جن و بشر

اولیا اللہ زمین کے نیچے گوشہ نشین ہیں۔ ان کو لاتخف (نہ خوف کھاؤ) کی خوش خبری ہے اور حق کے ساتھ ہم صحبت ہیں جو اہل خبر ان کے مزار پر جائے تو وہاں جن و بشر کی مشکلیں آسان ہوتی ہیں۔

اولیاء اللہ زندہ ہیں

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارِ الْفَنَاءِ اِلٰی دَارِ الْبَقَاءِ تحقیق اولیا اللہ نہیں مرتے بلکہ دار فانی سے دار باقی کی طرف انتقال کرتے ہیں نیز فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُّوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے۔

ابیات

روح بالا عرش قالب زیر خاک	احتیاجے نیست روضہ جان پاک
مردہ تن دل زندہ زیر خاک ہیں	اولیا واں لایموتوا حی دیں
گم قبر گمنام بے نام و نشاں	جستہ را باخود برد بر لامکاں

بر قبر مردہ کئی نقش و نگار نیست سود سے مردہ راز بناء پاک

باہوا بہ ذیں نباشد درجہاں خود پرستی را ببین جز عین آں

روح تو بالائے عرش چلی گئی اور جسم مٹی کے نیچے رہا۔ جان پاک بنانے کے لئے روضہ بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ زمین کے نیچے دیکھ کہ جسم مردہ ہے اولیا زندہ۔ جان لے کہ اولیا مرتے نہیں وہ زندۂ دین ہیں۔ وہ قبر میں گم ہیں۔ گم اور بے نام و نشان ہیں۔ اپنے جسم کو لامکاں پر لے گئے ہیں۔ تو مردہ کی قبر پر نقش و نگار کر رہا ہے۔ اس میں کوئی فائدہ نہیں۔ مردہ کو ایسی سجاوٹ سے کیا کام۔ اے باہوؒ دنیا میں خود پرستی نہ کرنے سے بہتر کوئی کام نہیں حق پرستی ہی مقصد کی بات ہے مدعا یہ ہے کہ دعوت پاکیزگی اور قبولیت سے تعلق رکھتی ہے اور آدمی کا وجود ورد وظائف اور نفلی نمازوں اور اس طرح تسبیح پڑھنے سے پاک نہیں ہوتا بلکہ ذات اسم اللہ اور تصور فنا فی اللہ سے (پاک) ہوتا ہے۔ بیت

دعوت دیر است ورد نماز دم رواں باید بمثل تیغ تاز

درود نماز سے دعوت میں دیر ہوتی ہے۔ اس کے لیئے تیز تلوار کی طرح دم جاری درکار ہے۔

دعوت تیر کی طرح ہے اور اس میں دل کی خبر نہیں ہوتی۔ وظیفہ کرنے والے کے لیئے دعوت کی موت چالیس دن اور زیادہ مدت سال تک ہے اور صاحب دم کے لیئے ایک رات دن کافی ہے بلکہ صاحب وصال کو آنکھ جھپکنے میں مدعا حاصل ہو جاتا ہے اور اکثر انسانوں کو دنیا کی طرف رجوع کرنے اور مخلوق پر امید رکھنے سے دعوت سے رجعت (واپسی) ہو جاتی ہے۔

اور دعوت کا کمال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے شروع کرے اور بے خود ہو جائے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوریت میں غرق ہو جائے تو پھر شرف یاب ہو گا۔

اور حضور پرنور کے سامنے ہر مراد دینی اور دنیوی مفصل عرض کرے

تو اسے جواب باصواب ملے گا۔ ابھی ورد تک نہ پہنچا ہوگا کہ اس کے سب کام انجام پذیر ہوں گے۔ یہ وظیفے اس صاحب وصال کے ہیں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قربِی قرب حاصل ہے۔ اس دعوت میں بھی دیر ہے۔ دعوت کا مقصد جلد پورا ہو جاتا ہے۔

فقرا کی نظر کا اثر

فقرا کا ایک بار دلی توجہ کرنا لاکھوں دعوتوں سے بہتر ہے اللہ کے کرم سے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوستی پر اعتبار کرنا چاہیے۔ اسی پر فقیر درویشوں اور ابدی سعادتمندوں کی پوری توجہ ہے اور دعوت اس طرح ہے اور لمبی لمبی دعوت نہیں پڑھنی چاہیئے۔ لفظوں کے مالک اور اہل راز کو کلام کی درازی اور قیل و قال اور چون و چراں کی کیا ضرورت ہے۔ اسی طرح عمل کی زکوٰۃ، حیوانات (گوشت) کا ترک۔ دل پر قفل، دور مدور کی محنتیں صفات اور مقامات کے مالک کے لیئے قربِ حق سے دور رکھنے والی ہیں۔ اور ان کو وہی بجالاتے ہیں جو محنت سے خوش ہوں نہ بہ نظر اللہ منظور۔ بیت

شاہسوارم شاہسوارم شاہسوار غوث و قطب مرکب استد زیر باد

میں بڑا شاہسوار ہوں بڑا شاہسوار بڑا شاہسوار۔ غوث اور قطب بوجھ کے نیچے سوار ہیں۔

جب قرآنی سمندر کی دعوت قبر کے پاس بیٹھ کر شروع کی جائے تو اس وقت ہر نبی، صوفی ولی اور اسلام کے خاک پا سب حاضر ہوتے ہیں۔ اور جن فرشتے موکل، اٹھارہ ہزار عالم اور کل مخلوقات جو آسمان اور زمین میں ہے بھی حاضر ہوتی ہے۔ اس دعوت کے پڑھنے سے زیادہ سخت اور کوئی دعوت نہیں۔ اس دعوت کا پڑھنے والا یا تو موج خیز دریائی وحدت میں غوطے مار کر خزانہ حاصل کر لیتا ہے یا موجوں کی لپیٹ میں آ کر ہلاک ہو

جاتا ہے ۔

باب چہارم

اللہ تعالٰے کے اسم ذات اور تجلیوں کے ذکر میں اور حسب تصور اسم مرشد کے کمالات کے بیان میں

اسم اللہ کی برکت

قطعہ وقت را ضائع مکن اے جان من ... اسم اللہ را بگو با ہر سخن
ہر کہ غفلت می کند ز اسم اللہ ... ہیچ زیں ہرگز نباشد سر گناہ
عارفاں را اسم اللہ شد نصیب ... نفس و شیطان در نگنجد یا حبیب
باہوا با اسم اللہ دل بکوش ... ایں مراتب را چہ داند خود فروش

اے میری جان وقت کو ضائع نہ کر۔ ہر بات میں اللہ کا نام لے جو شخص اللہ کا نام لینے میں سستی کرتا ہے وہ جان لے کہ اس سے بڑا اور کوئی گناہ نہیں۔ عارفوں کی قسمت میں اللہ کا نام ہوا نفس اور شیطان کی دوست کے پاس گنجائش نہیں۔ اے باہو اللہ کے نام سے دل لگا۔ ان مرتبوں کو وہ شخص کیا جانے جو اپنے آپ کو بیچنے والا ہو۔

بیت

خوش آں دردیکہ از چشم بداندیشاں نہاں باشد ... خوش آں چاکیکہ چوں خرما بجیب استخواں باشد

دوست کا وہ درد کیا ہی اچھا ہے جو دشمن کی آنکھ سے پوشیدہ ہو۔ وہ چاک کیا ہی اچھا ہے کہ کھجور کی طرح گٹھلی کے گریبان میں ہو بجھے ہوئے انگارے کی طرح شعلہ میرا پردہ پھاڑنے والا ہوا۔ میں اپنی راکھ کے خیمے میں کیا ہی خوش بیٹھا ہوں۔

اے مخاطب جان لے کہ اگر تجھے کوئی سلیمانؑ کی بادشاہی دے دے تو اسے نہ لے کیونکہ اس سے اچھا ہے کہ تو صدق دل اور شوق سے زبان سے اقرار

کرتا ہوا ایک مرتبہ ہی یا اللہ کہہ دے یہ اقرار باللہ دائمی بادشاہی ہے اور ملک سلیمانؑ کی بادشاہی فانی ۔ یہ جان لینا چاہیے کہ اسم اللہ کی امانت ۔ زمین، آسمانوں اور پہاڑوں کی طرف بھیجی گئی مگر وہ اس کے بوجھ ۔ عظمت اور بزرگی کے متحمل نہ ہو سکے ۔ سب نے بیزاری کا اظہار کیا ۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۔ ہم نے امانت آسمانوں زمین اور پہاڑوں کو پیش کی مگر انہوں نے اس کو برداشت کرنے سے انکار کر دیا اور عذر کیا مگر اس کو انسان نے اٹھا لیا اور وہ اس کے اٹھانے میں ظالم اور جاہل تھا ۔ طالب مولےٰ وہ ہے جو مولےٰ سے ایک دم بھی جدا نہ ہو ۔

بیت

وے کز یاد مولےٰ نیست خورم ۔ مبادا ہرگز او خالی از غم

دلا در سر گریبان کن کہ نفس تو چہا کر داست ۔ رہبر حرفت دنیا تمامی دین رہا کرداست

وہ دل جو یاد مولےٰ سے خوش نہ ہو ۔ خدا کرے کہ وہ ہمیشہ مغموم ہی رہے ۔ اے دل تو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچ کہ تیرے نفس نے کیا کیا ہے رہی کیا ہے اکہ دنیا کمانے کے لیئے دین کو سراسر ہاتھ سے دے دیا ہے ۔

مردہ دل کی کیفیت

افسوس افسوس کہ اگر دل دنیائے فانی کی حرص اور محبت اور بیہودہ شغلوں میں مردہ اور خراب ہو گیا ہو تو وعظ و نصیحت سننے اور سارا قرآن اور حدیثوں کے پڑھنے اور بزرگوں کی باتیں سننے سے کوئی فائدہ نہیں ۔ کیونکہ دنیا کی برے درجے کی محبت اور حرص اور بری خصلتوں کی وجہ سے دل مر چکا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى کہ تم مردوں کو نہیں سنا سکتے ۔ یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم مردہ دلوں کو نہیں سنا سکتے ۔ آدمی کا بڑا درجہ

ہے۔ اس کے مرتبے کو کوئی نہیں پہنچ سکتا جو کچھ پیدا ہوا اور ہو گا وہ آدمی کے لیئے پیدا ہوا اور پیدا ہو گا اور آدمی حق تعالےٰ کی شناخت کیلئے جَلَّ شَانُہٗ جَلِّیْ جَلَالُہٗ وَعَزَّ اِسْمُہٗ وَعَمَّ نَوَالُہٗ وَجَلِّیْ ذِکْرُہٗ وَتَقَدَّسَ ذَاتُہٗ وَتَعَالٰی اِسْمُہٗ ہے جس کا نام عزت والا ہے اور عام بخشش ہے اور ذکر بلند ہے اور ذات پاک ہے اور نام بڑا ہے، پیدا کیا گیا ہے۔ پس جو شخص حق کی طلب اور اور شناخت نہیں کرتا وہ حیوان ہے، بلکہ پتھر اور چارہ اور حیوانات کی طرح ہے۔ ان آدمیوں کی اوقات پر لعنت جو کتے، گائے، گدھے اور بھیڑ بکری کی مثال ہوں۔ تعجب ہے کہ وہ اپنی بیوقوفی سے قیامت کے دن اللہ کے دیدار کی امید رکھتا ہے اور نہیں جانتا کہ جو اس جگہ اندھا ہے وہاں بھی اندھا ہو گا۔ جیساکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مَنْ کَانَ فِیْ هٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی کہ جو اس دنیا میں اندھا ہے پس وہ آخرت میں اندھا ہے۔

منقول ہے کہ ایک بزرگ نے دوسرے بزرگ کو لکھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی وہ ہے جو سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلم کا پکا پیرو ہے اور پیروی کے معنے یہ ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلے اور ان تک پہنچے (یہ کسی بزرگ کا مقولہ ہے کہ) اَسِیْرُوْا مَسْبَقَ الْمُفْسِ دُوْنَ اہل تقدیر کے آگے چلو۔

حقیقی پیروی

جب وہ اپنے آپ کو اس جگہ نہیں پہنچاتا تو اس پیروی کے کیا معنی کیونکہ پیروی زبانی کہنے سے نہیں ہوتی۔ بلکہ قدم بقدم چلنے سے۔ یہ حیرت کی بات ہے کہ سب خلقت پیروی کا نام لیتی ہے، مگر عملاً پیروی نہیں کرتی۔ انہوں نے جان لیا ہے کہ پیروی صرف کہنے کے لیئے ہے اس راہ پر

پہ چلنے کے پیٹے نہیں۔ کیسی ناسمجھی ہے ناسمجھوں کی کہ اپنی بے ہمتی کی وجہ سے خود تو پیچھے رہتے ہیں۔ اور جو صحیح طور پر پیروی کرتے ہیں ان سے جلتے ہیں اور حقیقت کو نہیں دیکھتے۔

ابیات

درہمیں قول و فعل بداں　قول بگزار فعل را دریاب

پیروی آں بود کہ رخت رسول　درپئے مصطفےٰ انکو بشتاب

اس قول اور فعل پر دھیان کر۔ باتیں کرنا چھوڑ اور عمل کر پیروی حقیقی معنوں میں یہ ہے کہ اس راہ چلا جائے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے۔ مصطفےٰ کی جلد اچھی پیروی کر۔

مصنف اسلطان باہُوؒ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اللہ کی محبت فرض ہے۔ دنیا کا ترک کرنا سنت ہے ظاہری پیروی کیا ہے؟ شریعت کا پابند ہونا اور باطنی پیروی اللہ کی توحید میں غرق ہوتا ہے۔ جو اس طرح پیروی نہیں کرتا وہ گمراہ ہے۔ لہذا ہدایت کرنے والے مرشد کو چاہیئے کہ مرید کو اسم اللہ کی لذت اور مزہ اور مٹھاس اور شوق اور حقیقی معرفت کا ذوق ایسا دلائے کہ وہ مشاہدہ ہی سے وہ گناہ سے پچھتا کر نصوحا جیسی توبہ کرلے۔ اور اس کا دل پھر گناہ کی طرف راغب نہ ہو اور جس مرشد کو ایسی باطنی قوت نہ ہو وہ مرشد بننے کے لائق نہیں بلکہ فساد کی جڑ ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہٗ جو شخص گناہ سے توبہ کرلے وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ اس نے کبھی گناہ ہی نہیں کیا۔

مُرشد کامل اور مُرید

ابیات

طالبانِ ایں زمانہ زر طلب　طالب کمیاب نباشد طلب رب

مرشد آں باشد کہ در راہ خدا طالباں را باز دارد از ہوا
مرشد اگر مرد است طالب باادب ہر بحال می رسد طالب برب

اس زمانے کے مرید زر طلب کرنے والے ہیں۔ خدا کے طالب کم ہی پائے جائیں گے۔ مرشد وہ ہے جو اللہ کی راہ میں مریدوں کو حرص وہوا سے بچائے۔ مرشد اگر مرد خدا ہو تو مرید باادب ہوں گے۔ ہر حالت میں طالب کو رب تک پہنچنا ہوتا ہے۔ صدق کا سر نجات ہے اور جھوٹ میں تباہی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلصِّدْقُ یُنْجِیْ وَالْکِذْبُ یُهْلِكُ سچ نجات دلاتا ہے اور دروغ ہلاک کرتا ہے مرشد کامل کی تعلیم سے طالب یکتا ہو جاتا ہے اور جو کوئی دوئی میں پڑے وہ سراپا جھوٹ ہے۔ خواہ اس کے طالب ہزار اور بے شمار ہوں ۔ ابیات

گر مرشد مرد است طالب باادب ہر بحال می رسد طالب برب
دنیا شب واہل دنیا شبکور فراموش از قبر و گور

اگر مرشد مرد خدا ہے تو طالب باادب ہوں گے۔ ہر حالت میں طالب کو رب تک پہنچنا ہوتا ہے۔ دنیا رات کی مثال ہے اور دنیا دار رات کے اندھیرے ہیں جنہیں یاد نہیں کہ ان کا ٹھکانا قبر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۔ (کہا پیغمبر نے) اے اللہ اگر تو ان کو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں۔ اور اگر بخش دے تو تو غالب حکمت والا ہے۔

ظاہری اور باطنی آنکھ

جس کسی نے کرامت و برکت، علم و ادب، سعادت و دولت، منصب و مرتبہ اور ولایت و ہدایت پائی فقر سے۔ وہ آنکھ جو سر میں ہے (یعنی دیدۂ ظاہر بین) وہ حرص و ہوا کا سرا ہے اور دل کی آنکھ (روشن ضمیری) وہ

صحیح النظر آنکھ ہے وہی خدا کا مشاہدہ کرنے والی ہے۔ بیت

نگہ بشاہد معنے بچشم دل کردم حجاب عینک چشم است مر بینا را

میں نے دل کی آنکھ سے معنوی معشوق کو دیکھا۔ حقیقت میں انسان کے لیئے آنکھ کی عینک ایک پردہ ہے (یعنی وہ شخص جو دل کا اندھا ہے اگر عینک لگا کر اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر بھی دیکھے تو وہ حقیقت کو نہیں پا سکتا) اللہ تعالےٰ نے فرمایا فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ تم جس طرف بھی نظر کرو وہیں اللہ موجود ہے ۔

ولی اللہ کی تعریف

جان لے کہ روئے زمین پر ملک ملک میں صاحب مقامات ولی یعنی ولی اللہ صاحب شرم وحیا اور طالب نجات ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ، اللہ دوست ہے ان کا جو ایماندار ہیں وہ (اللہ) ان کو اندھیرے سے نور کی طرف نکالتا ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اِنَّ الْحَبِیْبَ لَا یَخَافُ مِنَ الْحَبِیْبِ دوست، دوست سے خائف نہیں ہوتا۔ ابیات

بے سر بینم خدا مثلش کجا زاں مقام خود نہ وصلش کجا

نور با نور است وحدت عین نور واصلاں را ہمیں بود با حق حضور

تا نگر دد فانی از خود فنا کے رسد با لیسمع اللہ سرہوا

خلق را مرگ است عارف را وصل موت معراج است واصل را جمال

میں سر (کی آنکھ) کے بغیر (یعنی چشم باطن سے) خدا کو دیکھتا ہوں۔ اس کا کوئی مثل نہیں۔ وہ ایک مقام پہ نہیں ہے یعنی لا مکان ہے۔ اس کا وصل کہاں (حاصل ہو) نور نور سے (مقام) وحدت میں عین نور ہے۔ اللہ کے واصلوں کے لیئے یہی حق کی حضوری ہے۔ جب تک انسان فانی از خود فنا

نہ ہو اور ہوائے نفس کو نہ چھوڑے وہ اللہ کی سماعت نہیں پاسکتا۔ خلقت جسے موت سمجھتی ہے وہ عارف کے لیئے وصال ہے۔ موت معراج ہے اور واصل کے لیئے جمال رحمن (ہے)۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ یُجَرِّبُ الفُقَرَاءَ کَمَا یُجَرِّبُ الذَّہَبَ بِالنَّارِ یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ فقیروں کو مصیبت سے آزماتا ہے جیساکہ سونا آگ سے پرکھا جاتا ہے۔ حضرت بی بی رابعہ بصریؒ کا قول ہے لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوَتِہٖ مَنْ لَمْ یَنْسَ النَّفْسَ فِیْ مُشَاہِدَۃِ مَوْلَاہُ ۔ وہ شخص اپنے دعوے میں سچا نہیں ہے۔ جو مولے کے مشاہدہ میں اپنے نفس کو نہ بھول جائے۔ ابیات

کعبہ را در دل ببینم جاں کنم بہر خدا ۔ در مدینہ دائما ہم صحبتم با مصطفےٰ

خلق مار خویش داند من بباطن با رسولؐ ۔ عارفاں را راہ این است شغلہائے اہل وصول

میں اپنے دل میں کعبہ کو دیکھتا ہوں اور اس پر جان قربان کرتا ہوں اور مدینہ میں ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں ہوں۔ خلقت مجھے اپنے پاس دیکھتی ہے اور میں باطن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتا ہوں۔ اے واصل سن لے کہ عارفوں کا یہی راستہ ہے۔

لذّتِ وجودِ انسانی

جان لے کہ انسان کے وجود میں پانچ لذتیں ہیں۔ اول کھانا کھانے کی لذت دوسری عورت سے جماع کرنے کی لذت تیسری حکومت کی لذت اور چوتھی علم کی لذت یہ چاروں لذتیں برابر ہیں اور پانچویں لذت حق تعالےٰ۔

جب باری تعالےٰ کی لذت سے آدمی چاشنی گیر ہو تو یہی چاروں لذتیں اس سے اس طرح چلی جاتی ہیں جس طرح بیمار سے کھانے کا مزہ اور انسان کا سارا وجود دس چور شیطانوں میں پکڑا ہوا ہے۔ وہ دس چور شیطان یہ ہیں۔ دو آنکھیں

دو کان ۔ دو ہاتھ ۔ دو پاؤں ۔ ایک منہ اور سب سے بڑا شیطان پیٹ ہے اگر پیٹ بھرا ہوا ہو تو دوسرے تو شیطان بھوکے رہتے ہیں ۔ اگر پیٹ خالی ہو تو دوسرے تو شیطان بھوک کی وجہ سے گناہ سے رکے رہتے ہیں ؛

ابیات سلطان باہوؒ

ہر کہ با ہوؒ دم زند جان چاک چاک
از اسم باہو متصل باہو چہ پاک

باہوا بے بسم الف از اسم رو
ہر کہ باشد غیر ہو از دل بشوا

ہو ہویدا می شود روشن ضمیر
واو وحدت می کنند فی اللہ فقیر

باہو یا ہو گشت تو در جسم وجاں
باہوا یا ہو بہر مشکل بخواں

اسم اعظم باہوا از ہو بجو
ہو حقیقت بہر ہر فن با کس مگو

ہوؒ کلید جنت است از لامکاں
ذاکر ہو کم بود از جہاں

ہر کہ با ترتیب ذکر ہو کشد
عارفاں باللہ آں بے شک بود

باہوا ہو آتشے سوزد بتن
نفس کافر را بسوز اے جان من

باہوا ہو ذکر باشد لازوال
وز ذکر ہو حاصل شود قرب وصال

ہر کہ از ہو بے خبر او گاو خر
از ہو ہویدا می شود زیر و زبر

ہو ہدایت می شود از ہر مقام
ہو حیات جن و انس و خاص و عام

آں صفت صانع کہ با ہو شد صفات
ہر کہ با ہو محرم است آں شد نجات

ہو بداں دو چشمہ چشم کشا
وز واو وحدت بر در او کبریا

ہو حیاتے می دہد از مردہ دل
ہر کہ از ہو بے خبر آں رو خجل

از ذاکر ہو طلب دو سہ گواہ
ترک دنیا حرص حسد عزّ و جاہ

باہوا ہو باتوئی یا تو بہ ہو
از ذکر ہو فریاد در دل ہر بہو

مرد آں باشد ز ہو پردہ کشا
برتر از عرش ہمبرد کبریا

ہر کہ با کبر است لعنت باد او
از ریا و کبر زاں بیزار شو

باہوا بہر از خدا رہبر نما
ہر ہوا را زیر پا رو بر ہوا

تو نمی دانی حقیقت راہ دیں
لعنت است بر نغمہ مطرب لعین

ہر کہ او شد چوں محمدؐ با نظر
با نظر ہرگز نہ بیند سیم و زر

در ہُو بدریائے استغراق دُرِ عظیم
دُرِ نور احمدی وحدت قدیم

از قبر باہُو ہُو بر آید حق بنام
واصلاں را ختم فقر از ہُو تمام

جو کوئی ہو کہہ کر سانس لے تو جاں چاک چاک ہو جائے۔ باہو کا نام ہُو کے ساتھ ملا ہوا ہے اس لیئے اسے کیا خوف ہے۔ اے باہو تیرے نام بِ بسم کے ساتھ اور الف اسم اللہ کے ساتھ ہے اس لیئے جو کچھ باہو کے بغیر ہو اسے دل سے دھو ڈال۔ ہُو سے روشنی دلی ظاہر ہوتی ہے اور وحدت کی وَ فقیر کو اللہ کی طرف کھینچ لے جاتی ہے۔ اے باہو یا ہو تیرے جسم میں جان بن گیا ہے۔ اس لیئے اے باہو ہر مشکل کے وقت یا ہو پڑھ لیا کر۔ اے باہو ہو میں اسم اعظم کی تلاش کر۔ ہو حقیقت ہے اس کے بھید کی کسی کو خبر نہ کر۔ ہو لامکان کی طرف سے بہشت کے دروازے کی کنجی ہے۔ ہو کے ذاکر دنیا میں کم ہوتے ہیں۔ جو کوئی ترتیب سے ہو کا ذکر کرے۔ وہ بے شک اللہ کا عارف ہو جائے اے باہو ہو بدن میں آگ لگا دیتا ہے۔ اے میری جان اس سے کافر نفس کو جلا دے۔ اے باہو ہو ایسا ذکر ہے جسے زوال نہیں۔ ہو کے ذکر سے اللہ کے وصال کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ جو کوئی ہو سے بے خبر ہے وہ بیل اور گدھا ہے ہو سے عرش و فرش کا پتہ چلتا ہے۔ ہو ہر جگہ ہدایت و رہنمائی کرتا ہے۔ ہُو انسان و جن اور خاص و عام کا موجب عبادت ہے۔ صانع کی صفت خلّاقی ہو سے ظاہر ہے۔ جو ہُو کا محرم ہوا وہ نجات پا گیا۔

جان لے کہ ھو کا دو چشمہ آنکھ کو غفلت سے بیدار کرتا ہے اور اس کی واللہ کے وحدت کے دروازے تک لے جاتی ہے۔

ھو مردہ دل کو زندگی بخشتا ہے۔ جو منہ ھو سے بے خبر ہے

وہ نادم و شرمسار ہے ؛

ھو کے ذاکر سے دو تین گواہ لے لو جنھوں نے اس کے ذکر سے دنیا کی حرص ۔ حسد اور طلب عزت و جاہ ترک کر دی ہے ؛

اے باھو تیرے ساتھ ہو ہے یا تو ہو کے ساتھ ۔ ذکر ہو سے دل کی فریاد بال بال ظاہر ہے ؛

مرد وہ ہے جو ھو سے پردہ کھولے ۔ اور بزرگی کو عرش سے بلند لے جائے ؛

جو متکبر ہے اس پر لعنت ہو ۔ تو دکھاوے اور غرور سے بیزار ہو ؛

اے باہو خدا کے لئے کسی رہنما کا پتہ بتا ۔ ہر حرص کو پاؤں کے نیچے کچل دے اور ہوا پر پرواز کر تو دین کے طریق کی حیثیت نہیں جانتا یعنی گوتے کی تر تال پر لعنت ؛

جو کوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح صاحب نظر ہو وہ سونے چاندی کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا ؛

ھو سے سمندر کا بڑا قیمتی موتی دستیاب ہوتا ہے ۔ اور وہ موتی وحدت قدیم کا نور احمد ہے ؛

باہو کی قبر سے بھی ہو حق کی آواز آئے گی ۔ کیونکہ واصلوں کا فقر ھو سے ہی پورا ہوتا ہے ؛

اللہ تعالے فرماتا ہے اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۔ وہی اللہ ہے ۔ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے ؛

فرمایا اللہ تعالے نے لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ

ہر کہ وقت صبحدم از یاد حق بیدار نیست ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ در محبت اپچہ ماند لائق دیدار نیست

خفتہ باشد ہمچو حیواں عمر ضائع میکند ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ زحمت از دزداں برند چوں پاسباں بیدار نیست

جو کوئی صبح کے وقت حق کو یاد کرنے کے لیے نہیں جاگتا وہ محبت کو کیا جانے۔ وہ اس قابل نہیں کہ اسے کوئی دیکھے۔

وہ غافل جوان کی طرح سوکر عمر برباد کرتا ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ جب چوکیدار جاگتا نہ ہو تو چور سامان لے جاتے ہیں۔

سمجھنا چاہیئے۔ ابیات

بے علم و عمل بہشت حوراں مطلب بے روزہ و بے نماز ایماں مطلب

خواہی کہ از پلصراط آساں گذری آزار کسے، ہیچ مسلمان مطلب

اے بے علم اور بے عمل تو بہشت اور حوروں کی خواہش نہ کر وہ تجھے نہیں مل سکتیں) روزے رکھے بغیر اور نماز پڑھے بغیر ایمان نہ مانگ۔

تو اگر چاہتا ہے کہ پلصراط سے آسانی سے گذر جائے تو کسی مسلمان کو کسی طرح کا دکھ نہ پہنچا۔

چوتھا باب ختم ہوا

باب پنجم

جس میں فقیروں کی بزرگی کے متعلق چالیس حدیثیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ننانویں پاک ناموں کے تصرف و تصور میں!

اَخبرنا الشیخ الاوحد الزاھد ابوسعید احمد بن حسین الطوسی رحمۃ اللہ قال جمعت ازبعین حدیثا عن النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَالصُّوفِيَةِ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ مِنْ غَيْرِ اَنْ اَشْرَحَ اَلْأَسَانِيدَ لِيَكُونَ اَخَفَّ وَاَسْهَلَ عَلَى مَنْ يَحْفَظُهُ اَوْ يَسْتَمِعُ نَكْتُبُ فِي اِبْتِدَاءِ فِي اَوَّلِ الْحَدِيثِ تَبَرُّكًا بِالْمَشَائِخِ رَاوِي الْحَدِيثِ. اَلْاَوَّلِ اَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْغِفَارِي رَحْمَةُ اللهِ عليه - قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ ابن عبد الله طيري - قَالَ حد ثنا ابو اسلم ابن الرازی - قَالَ حد ثنا نصیر محمد اسمٰعیل ابن یوسف ابن یعقوب الثقفی قال حد ثنا عبد المومن خلف ابن سعید - قَالَ حد ثنا محی الدین المستاذ - قال حد ثنا وھب ابن جعفر ابن عمر قال حد ثنا جبان بن مردان الجمعی قال حد ثنا حارث ابن نعمان قال اخبرنا سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہ قال سمعت انس بن مالک رضی اللہ عنہ يَقُولُ مُحَمَّدٌ رسولُ اللّٰہِ اَوْحَی اللّٰہ تعالیٰ اِلیٰ مُوسیٰ اِبْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ؛

مجھے شیخ اوحد زاہد ابو سعید احمد پسر حسین طوسیؒ نے خبر دی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس حدیثیں صحیح سندوں کے ساتھ جمع کی ہیں جن میں فقراء اور صوفیاء کی بزرگی کا بیان ہے ۔ سوا اس کے کہ تمام سندوں کو بیان کروں تاکہ انہیں یاد کرنے والوں اور سننے والوں کے لیئے آسانی ہو پہلی حدیث تبرکاً حدیث کے روایت کرنے والے مشائخ کے ناموں سے شروع کرتا ہوں جو ابو سعید عبد اللہ بن محمد بن احمد غفاریؒ ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے حدیث روایت کی شیخ ابو بکر احمد بن عبد اللہ طیری نے اور انہوں نے ابو اسلم بن رازی سے ۔ انہوں نے نصیر محمد اسماعیل بن یعقوب ثقفی سے انہوں نے عبد المومن خلف ابن سعید سے انہوں نے محی الدین الممتاز سے انہوں نے وہب ابن جعفر بن عمر سے انہوں نے جبان بن مروان الجمعی سے ۔ انہوں نے حارث ابن نعمان سے ۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں سعید بن جبیرؓ نے خبر دی کہ میں نے انس بن مالکؓ کو یہ کہتے سنا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالےٰ نے موسےٰ ابن عمران علیہ السلام کی طرف وحی کی ۔

یا موسیٰ إن عبادي لو سألني الجنة بخلد فيها لأعطيته ولو سألني
علاقة سوط من الدنيا لم أعطه ولم يكن ذالك من هوان به علي ولكن
أريد أن الآخرة له خير أو الآخرة من كرامتي ورحمتي من الدنيا كما يحمي
الراعي غنمه من مراعي المسوء وأحب الفقراء أو إلى الأغنياء وإن
مائدتي ضاقت عليهم إن رحمتي لم يسعهم ولكن فرضت للفقراء
في مال الأغنياء ما يسعهم وأردت أن أبلو الأغنياء لأنظر كيف سارعتهم
فيما فرضت عليهم بنعمتي عليهم للفقراء في أموالهم
يا موسیٰ إن فعلوا ذالك أتممت عليهم نعمتي و
ضاعفت لهم الحسنة في الدنيا الواحدة بعشر أمثالها
يا موسیٰ كن في الشدة صاحبا وفي الوحدة مونسا وكلؤك
في ليلك ونهارك ؎

اے موسےٰ تحقیق میرے بندے اگر جنت میں ہمیشہ رہنے کی التجا کریں تو میں منظور کر لوں۔ اور اگر دنیا میں علاقہ سوط (کوڑا) مانگیں تو نہ دوں اور دنیا میرے لیئے مشکل نہیں ہے لیکن میں ان کے لیئے آخرت کی بھلائی چاہتا ہوں۔ اور دنیا سے آخرت میں میری کرامت اور رحمت (زیادہ) ہے جس طرح چرواہا اپنی بھیڑ بکریوں کو خراب چارے سے بچاتا ہے میں اسی طرح بچاتا ہوں۔ اور میں فقیروں کو غنیوں کے مقابلہ میں بہت پیارا جانتا ہوں اور تحقیق انہیں تنگی معیشت ہے اور تحقیق میری رحمت (دنیا میں) ان کے لیئے کشادہ نہیں۔ لیکن میں نے امیروں کی وسعت مال سے فقیروں کا حصہ مقرر کیا ہے اور اس میں امیروں کی آزمائش مقصود ہے کہ دیکھوں وہ میری نعمت کو کس طرح فقیروں پر خرچ کرتے ہیں اور اپنے مالوں سے انہیں کیا دیتے ہیں۔ اے موسےٰ اگر وہ ایسا کریں تو ان پر اپنی نعمت پوری کر دوں بلکہ دوگنی کر دوں اور دنیا میں ایک کے بدلے دس دوں۔ اے موسےٰ تو ان کا سختی کے وقت دوست ہو

اور تنہائی کے وقت ہمدرد رفیق اور میں تجھے دن رات کھلاؤں پلاؤں ؛

الحدیث الثانی - لِکُلِّ شَیْءٍ مِفْتَاحٌ وَمِفْتَاحُ الْجَنَّةِ حُبُّ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاکِیْنِ - وَلَا ذُنُوْبَ عَلَیْھِمْ لِاَنَّھُمْ جُلَسَاءُ اللّٰہِ تَعَالٰی - یَوْمَ الْقِیَامَۃِ -

دوسری حدیث - ہر چیز کی ایک کنجی ہے اور جنت کی کنجی فقیروں اور مساکین سے محبت کرنا ہے - اور ان پر کوئی گناہ نہیں - کیونکہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ساتھ بیٹھنے والے ہیں ؛

الحدیث الثالث - لِاَبِیْ ذَرٍّ یَا اَبَا ذَرٍّ اَلْفُقَرَاءُ ضِحْکُھُمْ عِبَادَۃٌ وَمِزَاحُھُمْ تَسْبِیْحٌ وَنَوْمُھُمْ صَدَقَۃٌ یَنْظُرُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْھِمْ کُلَّ یَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّۃٍ مَرَّۃً وَمَنْ یَمْشِیْ اِلَی الْفَقِیْرِ سَبْعِیْنَ خُطْوَۃً کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ سَبْعِیْنَ حُجَّۃً مَقْبُوْلَۃً وَعِنْدَ کِسْرَۃٍ فَجَعَلَھَا اِلَیْھِمْ لِیَاْکُلَ مَعَھُمْ کَانَ فِیْ وَلِیْمَۃٍ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ؛

تیسری حدیث - فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابی ذرؓ سے کہ اے ابی ذر! فقیروں کا ہنسنا عبادت ہے اور ان کی خوش طبعی تسبیح ہے اور ان کا سونا صدقہ ہے - اللہ ان کی طرف ہر دن تین سو دفعہ دیکھتا ہے - جو شخص فقیر کی طرف ستر قدم اٹھائے اللہ تعالیٰ ہر قدم کے بدلے اس کے لئے ستر حج مقبول لکھتا ہے - اور جو ان کے پاس روٹی کا ٹکڑا لے جائے تاکہ ان کے ساتھ مل کر کھائے تو یہ اس کے لئے قیامت کے دن ولیمہ ہوگا ؛

الحدیث الرابع - اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَجْمَعُ الْفُقَرَاءَ وَالْمَسَاکِیْنَ فَیَقُوْلُ لَھُمْ تَصَفَّحُوا الْوُجُوْہَ فَکُلُّ مَنْ اَطْعَمَکُمْ لُقْمَۃً وَسَقَاکُمْ شَرْبَۃً اَوْ کَسَاکُمْ خِرْقَۃً اَوْ رَدَّ عَنْکُمْ غِیْبَۃً فِیْ دَارِ الدُّنْیَا فَخُذُوْہُ بِاَیْدِیْھِمْ وَاَدْخِلُوا الْجَنَّۃَ ؛

چوتھی حدیث - قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فقیروں اور مسکینوں کو جمع کرے گا اور کہے گا کہ اپنے منہ صاف کرو اور ان کا ہاتھ پکڑو جنہوں نے دنیا میں تمہیں کوئی نوالہ کھلایا ہو - یا کچھ پلایا ہو یا کپڑا پہنایا ہو یا تمہارا غم دور کیا ہو - اور انہیں جنت میں لے جاؤ ؛

اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ - اِتَّخِذُوْا اَیَادِیْ عِنْدَ الْفُقَرَاءِ فَاِنَّ لَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ دَوْلَةً قَبْلَ اَنْ تَجِیْئَ دَوْلَتُهُمْ -

پانچویں حدیث - فقرا کی دوستی اختیار کرو - کیونکہ ان کے لئے اللہ کے پاس دولت ہے پیشتر اس کے کہ تم ان کی دولت سے محبت رکھو ؛

اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ - حُبُّ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِیْنِ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُرْسَلِیْنَ - وَمُجَالَسَتُهُمْ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُتَّقِیْنَ وَالْفِرَارُ مِنْهُمْ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُنَافِقِیْنَ ؛

چھٹی حدیث - فقیروں اور مسکینوں سے محبت کرنا رسولوں کے اخلاق سے ہے اور ان کے ساتھ بیٹھنا متقیوں کے اخلاق سے ہے اور ان سے بھاگنا منافقوں کے اخلاق سے ہے ؛

اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ - یَا بِلَالُ عِشْ فَقِیْرًا وَّلَا تَعِشْ غَنِیًّا قَالَ بِلَالُ مَا لِیْ بِذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ هُوَ ذَالِكَ وَاِلَّا فِی النَّارِ ؛

ساتویں حدیث - اے بلالؓ! دنیا میں فقیرانہ گزران کر اور غنی ہو کر نہ رہ - کہا بلال نے یا رسول اللہؐ اس میں مجھے کیا اجر ہے - فرمایا اس میں اللہ کی رضا ہے ورنہ دوزخ ہے ؛

اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ - عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - اَنَّهٗ قَالَ فِیْ تَفْسِیْرِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ اَلْوَسِیْلَةُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى حُبُّ الْفُقَرَاءِ ؛

آٹھویں حدیث - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی اس آیت کی تفسیر میں کہ "اے مومنو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ پکڑو" فرمایا یہ وسیلہ فقیروں سے محبت ہے ؛

الحدیث التاسع - یدخل الجنۃ فقراء من امتی قبل الاغنیاء بنصف یوم وھو خمس مائۃ عام ؛

نویں حدیث - میری امت سے فقیر غنیوں سے نصف دن پہلے جنت میں داخل ہونگے - اور وہ نصف دن پانچسو برس کا ہوگا ؛

الحدیث العاشر - ان عیسی بن مریم اتی فی الصحراء فرای رجلا فی المنام فحرکہ قال قم اعبد اللہ فقال عبدت اللہ بافضل ما یعبد بہ قال فما صفتہ قال ترکت الدنیا لاھلھا قال عیسے فنم ؛

دسویں حدیث - حضرت عیسے بن مریم جنگل میں آئے اور ایک آدمی کو دیکھا کہ سویا پڑا ہے - آپ نے اسے بلایا اور کہا اٹھ اللہ کی عبادت کر - اس نے کہا میں نے اللہ کی بڑھ کر عبادت کی - پوچھا اس کی کیا صفت ہے - کہا میں نے دنیا کو اس کے چاہنے والوں کے لئے چھوڑ دیا ہے - فرمایا پھر تو سو رہ ؛

الحدیث الحادی والعشر - قال اتخذوا الایادی الفقراء فان لھم عند اللہ درجۃ" ؛

گیارھویں حدیث - فرمایا - فقیروں کا ہاتھ پکڑ لو - کیونکہ اللہ کے نزدیک ان کے بڑے درجے ہیں ؛

الحدیث الثانی والعشر - یا طالب الدنیا اغمل افعل الخیر فترکھا ابتر ابتر ابتر ؛

بارھویں حدیث - اے دنیا کے طالب نیکی کر کیونکہ اس کا ترک کرنا نامرادی

ہے - نامرادی ہے - نامرادی ہے ؛

الحدیث الثالث والعشر - مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّجْلِسَ مَعَ اللّٰہِ فَلْیَجْلِسْ مَعَ التَّصَوُّفِ ؛

تیرھویں حدیث - جو شخص ارادہ کرے کہ وہ اہل اللہ کی مجلس میں بیٹھے پس وہ بیٹھے صوفیوں کے ساتھ ؛

الحدیث الرابع وعشر - یَا عَائِشَۃُ جَالِسُ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاکِیْنِ فِی الدُّنْیَا تَجْلِسُ مَعَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ وَتَلْقِیْ مَعَھُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ؛

چودھویں حدیث - فرمایا اے عائشہ - فقیروں اور مسکینوں کے ساتھ جو دنیا میں نشست و برخاست رکھے گا وہ قیامت کے دن بھی ان کا ہمنشین ہوگا - ان کی دعا قبول ہے اور وہ آخرت میں بہشت میں داخل ہونگے بلا حساب - اور اور میں ان سے قیامت کے دن ملوں گا ؛

الحدیث خامس وعشر - اِنَّ اللّٰہَ یُبَاھِی الْمَلٰئِکَۃَ بِخَمْسَۃِ رَجُلٍ نَفَرًا بِالْمُجَاھِدِیْنَ وَالْفَقِیْرُ کَبِیْرٌ وَالْغَنِیُّ لَا یُمْسِکُ عَلَیْھِمْ وَرَجُلٌ یَبْکِیْ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ فِیْ خَلْوَۃٍ وَالذَّاکِرُ بِذِکْرِ الدَّائِمِ ؛

پندرھویں حدیث - تحقیق اللہ تعالےٰ فرشتوں میں پانچ مردوں پر فخر کرتا ہے - ایک جہاد کرنے والے پر - اور بڑے فقیر پر اس غنی پر جو ان پر ممسک نہ ہو - اور اس پر جو گوشہ تنہائی میں اللہ کے خوف سے روئے اور اس ذاکر پر جو دائم الذکر ہو ؛

الحدیث السادس عشر - لَا تَقْطَعُوْا فِیْ اَھْلِ التَّصَوُّفِ وَالْخِرْقَۃِ فَاِنَّ اَخْلَاقَھُمْ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَاءِ وَلِبَاسُھُمْ لِبَاسُ الْاَتْقِیَاءِ ؛

سولھویں حدیث :- اہل تصوف اور گودڑی پہننے والوں کو طعن نہ کرو۔ کیونکہ ان کے اخلاق نبیوں جیسے ہیں اور ان کا لباس پرہیزگاروں جیسا ہے ؛

الحدیث السابع و عشر - اَنْ غَبُوْا فِیْ دُعَاءِ اَھْلِ التَّصَوُّفِ فَاِنَّھُمْ اَصْحَابُ الْجُوْعِ الْعَطْشِ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ فَیَتَسَارَعُ اِجَابَتُھُمْ ؛

سترھویں حدیث :- اہل تصوف کی طرف رغبت کرو کیونکہ وہ بھوکے پیاسے رہنے والے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی ان پر نظر ہے اور ان کی دعا جلد قبول ہوتی ہے ؛

الحدیث الثامن و عشر - قَالَ سَھْلُ ابْنُ سَعِیْدٍ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُہٗ اَحَبَّنِیَ اللّٰہُ وَ اَحَبَّنِیَ النَّاسُ قَالَ ازْھَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبُّکَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ یُحِبُّکَ النَّاسُ وَازْھَدْ فِیْمَا اَیْدِی النَّاسِ ؛

اٹھارویں حدیث :- بیان کیا سہل بن سعید نے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسا عمل فرمائیں کہ جب میں اسے کروں تو اللہ اسے پسند کرے اور لوگ بھی۔ فرمایا زہد اختیار کر دنیا میں تجھے دوست رکھے گا اللہ تعالےٰ اور لوگ بھی دوست رکھیں گے اور زہد کر اس چیز سے جو انسانوں کے ہاتھ میں ہے ؛

الحدیث التاسع و عشر - اَلْفَقْرُ شَیْنٌ عِنْدَ النَّاسِ وَ زَیْنٌ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ؛

انیسویں حدیث :- فقر ناپسند ہے لوگوں کے نزدیک مگر اللہ کے نزدیک روز قیامت پسندیدہ ہے ؛

الحدیث عشرون - رَکْعَتَانِ مِنْ فَقِیْرٍ صَابِرٍ فِیْ فَقْرِہٖ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ سَبْعِیْنَ رَکْعَۃَ غَنِیٍّ

فِی غِنَائِہٖ وَرَکْعَتَانِ مِنْ غَنِیٍّ شَاکِرٍ اَحَبُّ
اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰے مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا ؁

بیسویں حدیث - صابر فقیر کی دو رکعتیں بحالتِ فقر، اللہ کے نزدیک غنی کی بحالتِ دولتمندی ستر رکعتوں سے زیادہ محبوب ہیں۔ اور شکر گزار غنی کی دو رکعتیں اللہ تعالٰے کے نزدیک دنیا اور مافیہا سے زیادہ پیاری ہیں ؁

اَلْحَدِیْثُ الْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ - مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ وَمَنْ اَحَبَّ شَیْئًا فَھُوَ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ؁

اکیسویں حدیث - جو کسی قوم سے مشابہت رکھے وہ انہیں میں سے ہے - اور جو کسی چیز سے محبت رکھے وہ اسی میں روز محشر ہوگا ؁

اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ وَالْعِشْرُوْنَ - اَلْخَادِمُ فِیْ خِدْمَۃِ الْمُؤْمِنِ وَالْمُتَقَادِمُ فِیْ خِدْمَتِہٖ اَجْرُ الصِّیَامِ بِالنَّھَارِ وَالْقِیَامِ بِاللَّیْلِ وَمِثْلُ اَجْرِ الْمُجَاھِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ لَا تَکُوْنُ دَعْوَتُھُمْ رَدٌّ وَمِثْلُ اَجْرِ الْحَاجِّ وَالْعُمْرَۃِ وَمِثْلُ اَجْرِ الْمُبْتَلِیْ وَمِثْلُ اَجْرِ کُلِّ بَارٍّ فِی الْاَرْضِ فَطُوْبٰی لِلْخَادِمِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شَفَاعَۃٌ فِی النَّاسِ مِثْلُ غَنَمِ رَبِیْعَۃَ وَمُضَرَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنْ کَانَ الْخَادِمُ فَاجِرًا قَالَ یَا اَنَسُ الْخَادِمُ السُّوْءُ فَضْلٌ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ مُجْتَھِدٍ وَمِنْ اَلْفِ عَالِمٍ مُحْتَسِبٍ وَالْخَادِمُ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ یَخْدِمُہٗ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ ؁

بائیسویں حدیث - مومن کی خدمت میں اپنے خادم کا اجر ایسا ہے جیسے اُس نے دنوں میں روزے رکھے اور رات کو عبادت میں کھڑا رہا - علاوہ ازیں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں جیسا اجر جن کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی - اور حج کرنے والوں اور عمرہ کرنے والوں جیسا اجر - اور مثل اجر مبشل کے اور دنیا کے ہر نیکوکار جیسا اجر - پس خادم کے لئے قیامت کے دن خوشخبری ہے اور اُسے حق شفاعت ہو گا - کہ وہ ربیعہ اور مضر قبیلوں کی بکریوں جتنی تعداد کے افراد کی شفاعت کرے - میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) اگر خادم گناہگار ہو تو؟ فرمایا اے انس! بُرا خادم اللہ کے نزدیک ہزار عابد مجتہد سے اچھا ہے اور ہزار حساب لینے والے عالموں سے افضل ہے - اور جس کی وہ خدمت کرے اُس کے اجر کے مثل اسے بھی اجر ملے گا - اور مخدوم کی نیکیوں سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ - اَفْضَلُ الْاَشْیَاءِ ثَلٰثَۃٌ اَلْعِلْمُ وَالْفَقْرُ وَالزُّھْدُ۔

تیئیسویں حدیث - اعلےٰ چیزوں میں سے تین ہیں - علم - فقر اور زہد۔

اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ - جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا الْفَقْرُ وَقَالَ خِزَانَۃٌ مِنْ خَزَائِنِ اللّٰہِ - ثُمَّ قَالَ مَا الْفَقْرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ کَرَامَۃٌ مِنْ کَرَامَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی - لَا یُعْطِیْہِ اللّٰہُ اِلَّا لِنَبِیٍّ مُرْسَلٍ وَعِنْدَ کَرِیْمٍ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی دَرَجَۃٌ۔

چوبیسویں حدیث - ایک آدمی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا کہ فقر کیا ہے؟ فرمایا - اللہ تعالےٰ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے - پھر پوچھا کہ یا رسول اللہ فقر کیا ہے - فرمایا اللہ کی کرامتوں

میں سے ایک کرامت۔ یہ (فقر) نبی مرسل کو ہی اللہ عطا کرتا ہے۔ اور سخی کے لئے اللہ کے ہاں درجہ ہے ۞

الحدیث الخامس والعشرون۔ کَلَامُ الْفُقَرَآءِ کَلَامُ اللّٰہِ تَعَالٰی فَمَنْ یَتَھَاوَنُ بِاللّٰہِ وَمَنْ تَھَاوَنَھُمْ کَفَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی ۞

پچیسویں حدیث۔ فقراء کا کلام اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ پس کون ہے جو اللہ کی اہانت کرے۔ اور جو ہتک کرے ان (فقرا) کی اللہ اس سے سمجھ لے گا ۞

الحدیث السادس والعشرون۔ فَضْلُ الْفُقَرَآءِ عَلَی الْاَغْنِیَاءِ کَفَضْلِیْ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَھُوَ الْفَقِیْرُ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُ النَّاسُ بِجُوْعِہٖ وَمَرَضِہٖ ۞

چھبیسویں حدیث۔ فرمایا فقیروں کا درجہ امیروں پر ایسا ہے جیسا میرا درجہ اللہ کی تمام مخلوق پر۔ اور فقیر وہ ہے جس کی بھوک اور بیماری کا لوگوں کو علم نہ ہو۔ (یعنی وہ لوگوں پر اپنی تکلیف کا اظہار نہ کرے) ۞

الحدیث السابع والعشرون۔ خَلَقَ اللّٰہُ کُلَّ خَلْقٍ مِّنْ طِیْنِ الْاَرْضِ وَخَلَقَ الْاَنْبِیَاءَ وَالْفُقَرَاءَ مِنْ طِیْنِ الْجَنَّۃِ فَمَنْ اَرَادَ اَیَتَلَوَّثَ فِیْ مَھْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَلْیُکْرِمُ الْفُقَرَآءَ ۞

ستائیسویں حدیث۔ اللہ تعالےٰ نے سب مخلوق کو زمین کی مٹی سے پیدا کیا ہے اور نبیوں اور فقیروں کو جنت کی مٹی سے۔ پس جو شخص خدا کے عہد میں داخل ہونا چاہیئے اسے چاہیئے کہ فقراء کی تعظیم کرے ۞

الحدیث الثامن العشرون۔ اَلْاَغْنِیَاءُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ھُمُ الْفُقَرَاءُ وَلَوْلَا الْفُقَرَآءُ لَھَلَکَ الْاَغْنِیَاءُ ۞

امیروں کی امیری دنیا ہی میں ہے وہ آخرت میں فقیر ہوں گے۔ اگر فقیر نہ

ہوتے تو امیر ہلاک ہو جاتے ؛

الحدیث التاسع والعشرون ۔ مَثَلُ الفُقَرَاءِ مَعَ الاَغنِیَاءِ کَمَثَلِ العَصَاءِ فِی یَدِ الاَعمٰی ؛

انیسویں[۲۹] حدیث ۔ فقیروں کے ساتھ امیروں کی مثال اندھے کے ہاتھ میں لاٹھی کی طرح ہے ؛

الحدیث الثلٰثون ۔ لَعَنَ اللّٰہُ مَن اَکرَمَ غَنِیًّا لِغِنَاءِہٖ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَن اَھَانَ فَقِیرًا لِفَقرِہٖ وَیُسَمّٰی فِی السَّمٰوٰتِ عَدُوُّ اللّٰہِ وَعَدُوُّ الاَنبِیَاءِ وَلَا یُستَجَابُ لَہٗ دَعوَتُہٗ وَلَا یَقضِیٰ لَہٗ حَاجَتَہٗ ؛

تیسویں[۳۰] حدیث ۔ لعنت کی اللہ نے اس پر جو امیر کی عزت اس کی امیری کی وجہ سے کرے ۔ اور اس پر بھی جو فقیر کی اہانت اس کے فقر کی وجہ سے کرے ۔ ایسا شخص آسمانوں میں اللہ کا اور نبیوں کا دشمن مشہور ہو جاتا ہے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی اور نہ اس کی حاجت پوری ہوتی ہے ؛

الحدیث الحادی والثلٰثون ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ المَلٰئِکَۃَ یَستَغفِرُونَ لِلفُقَرَاءِ یَشفَعُونَ لَھُم یَومَ القِیٰمَۃِ وَمَن یُشفَعُ لَہٗ المَلٰئِکَۃُ مَا اَحسَنَ حَالَہٗ ؛

اکتیسویں[۳۱] حدیث ۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ فقرا کے لیے بخشش مانگیں اور قیامت کے دن ان کی شفاعت کریں اور جس کی فرشتے شفاعت کریں اس کا کیا ہی اچھا حال ہے ؛

الحدیث الثانی والثلٰثون ۔ حُرمَۃُ المُؤمِنِ الفَقِیرِ عِندَ اللّٰہِ تَعَالیٰ اَعظَمُ مِنَ السَّبعِ السَّمٰوٰتِ وَسَبعَۃِ الاَرَضِینَ وَالجِبَالِ وَمَا فِیھَا وَالمَلٰئِکَۃِ المُقَرَّبِینَ ؛

بتیسویں حدیث ۔ مومن فقیر کی عزت اللہ تعالیٰ کے نزدیک سات آسمانوں ، سات زمینوں ۔ پہاڑوں اور جو کچھ اُن میں ہے اور مقرب فرشتوں

سے بہت بڑی ہے ؂

الحدیث الثالث والثلثون - اَلْفَقْرُ ذِلَّۃٌ فِی الدُّنْیَا وَعِزَّۃٌ فِی الْاٰخِرَۃِ ؂

تینتیسویں حدیث - فقیر دنیا میں ذلت ہے اور آخرت میں عزت ؂

الحدیث الرابع والثلثون - مَنْ اٰذٰی مُؤْمِنًا فَقِیْرًا بِغَیْرِ حَقٍّ فَکَاَنَّمَا هَدَمَ الْکَعْبَةَ وَقَتَلَ اَلْفَ مَلَكٍ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ؂

چونتیسویں حدیث - جس نے ناحق مومن فقیر کو دکھ دیا گویا اس نے کعبہ کو ڈھا دیا اور ایک ہزار مقرب فرشتوں کو قتل کیا ؂

الحدیث الخامس والثلثون - اِنَّ اللّٰهَ یَنْظُرُ اِلَی الْفُقَرَآءِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مِائَةِ مَرَّةٍ فَیَغْفِرُ لَهُمْ بِکُلِّ نَظَرٍ سَبْعَ خَطِیْئَةٍ ؂

پینتیسویں حدیث - اللہ تعالیٰ فقراء کی طرف ہر روز پانچ سو دفعہ نظر کرتا ہے اور ہر نظر پر ان کی سات خطائیں بخش دیتا ہے ؂

الحدیث السادس والثلاثون - اَلْجَنَّةُ ثَمَانِیَةُ اَبْوَابٍ سَبْعَةٌ مِنْهَا لِلْفُقَرَآءِ وَوَاحِدٌ لِلْاَغْنِیَآءِ ؂

چھتیسویں حدیث - بہشت کے آٹھ دروازے ہیں - ان میں سے سات تو فقراء کے لئے ہیں اور ایک امیروں کے لئے ؂

الحدیث السابع والثلاثون - اِنَّ اللّٰهَ یَنْظُرُ اِلٰی هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِالْعُلَمَآءِ وَالْعُلَمَآءُ اَنِیْسِیْ وَالْفُقَرَآءُ اَحِبَّآئِیْ ؂

سینتیسویں حدیث - تحقیق اللہ اس امت (محمدیہ) کی طرف نظر کرتا ہے علما سمیت - اور علما میرے انیس ہیں اور فقراء دوست ؂

الحدیث الثامن والثلاثون - سِرَاجُ الْاَغْنِیَاءِ

فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ حُبُّ الْعُلَمَاءِ وَالْفُقَرَاءِ ؛

اٹھتیسویں حدیث۔ افتیار کے لئے دنیا و آخرت میں چراغ، علماء اور فقراء کی محبت ہے ؛

الحدیث التاسع والثلاثون ۔ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ ؛

انتالیسویں حدیث۔ فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے ؛

الحدیث الاربعون ۔ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَبِہٖ اَفْتَخِرُ عَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ ؛

چالیسویں حدیث۔ فقر میرا فخر ہے اور میں اس سے تمام انبیاء پر فخر کرتا ہوں ؛

اے پیارے فقیر! جو بزرگی اور قرب اور فخر اور یگانگت اللہ کے ساتھ ہے وہ اللہ کے اسم ذات کے طفیل ہے۔ بیت

ہر کہ گردد واقف از اسم خدا در وجودِ خود نماند نے ہوا

جو کوئی اللہ کے نام سے واقف ہوا وہ اپنے آپ میں نہیں رہتا اور نہ اُسے حرص و ہوس رہتی ہے ؛

جب فقیر اس مقام پر پہنچتا ہے تو وہ حادثوں اور تصرفوں سے امان میں ہو جاتا ہے۔ اور مقام جمعیت میں قدم رکھتا ہے جمعیت کی تین قسمیں ہیں ایک دنیا کی جمعیت۔ دوسری آخرت کی جمعیت اور تیسری مولیٰ کی جمعیت۔ جو سب سے اچھی ہے۔ نہ نفس پر امیر اور نہ نفس کا اسیر (قیدی) ؛

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلْفَقْرُ کَنْزٌ مِّنْ کُنُوْزِ اللّٰہِ فقر خدا کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ جب فقیر اس مقام پر پہنچ جاتا ہے تو ہادی اور خلقت کا فیض رساں ۔ واحد شخص ۔ باطن کی صفائی سے اللہ والا ۔ شرک اور کفر سے یکسو اور جہالت ۔ حرص ۔ بخل ۔ بغض ۔ کینہ ۔ نفاق ۔

عجب و تکبر اور ریا سے بر طرف ہو جاتا ہے - یہ ایسا فقر نہیں کہ ظاہر میں رابعہؒ اور بایزیدؒ کی طرح ہو اور باطن میں ابو جہل اور یزید کی طرح خطرات شیطانی سے بھرا ہوا - فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یَتْرُکُوْنَ الدُّنْیَا لِلدُّنْیَا دنیا کو دنیا کے لئے چھوڑ دیں - فرمایا پیغمبر صاحب نے کہ لوگ دنیا کو ترک کرتے ہیں تاکہ عزت بڑھے اور خلقت ان کی طرف مائل ہو - اور ان کی دنیا میں اضافہ ہو - اور فقر تو جانبازی کا طریق ہے ۔

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مَشْیِیْ عَنِ الرَّاْسِ بِلَا قَدَمٍ - کہ اس راہ میں سر کے بل چلنا ہوتا ہے نہ کہ پاؤں سے - فقیری عین صحت ہے اور دافع امراض - اس میں دیدار دوست سے مشرف ہونا، و بیماری کی دوا اور دوست کا دیدار ہے ۔

فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لِقَاءُ الْخَلِیْلِ شِفَاءُ الْعَلِیْلِ دوست کی دید بیمار کے لئے شفا ہے ۔

نیز فرمایا یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ اِنِّیْ اُجِیْبُ وَتَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابُ اللّٰہِ وَاٰلِیْ فَاسْتَمْسِکُوْہُ - لوگو! میں تمہاری طرح بشر ہوں - عنقریب ہی امین قاصد اللہ کی طرف سے میرے پاس آئیگا (یعنی عزرائیل) اور میں (اللہ کا بلاوا) قبول کرلوں گا - میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ جاؤنگا - قرآن شریف اور اپنی آل - لہذا اسے (یعنی قرآن کو) مضبوط پکڑنا - مثنوی

نہ آنجا خوف بل جائے امان است	ہزاراں سالہا را یک زمان است
چہ باشد آں مکانے لامکان است	بروں کونین و دیگر جہان است
درونی در بے گنجد ذات اللہ	غلطے در کشش بگیرد لاسوی اللہ
تو اے باھو بفہماں خویشتن را	نداند خود فروشاں ایں سخن را

اس جگہ (اللہ کے پاس) کوئی خوف نہیں بلکہ امن و امان ہے۔ وہاں ہزارہا سال ایک گھڑی کے برابر ہیں۔ وہ مکان کیا ہے؟ لامکان ہے دونوں جہاں سے باہر وہ دوسرا جہان ہے۔ اللہ کی ذات میں دوئی کی کوئی جگہ نہیں۔ اس لیئے تو اللہ کے سوا جو کچھ ہے اس پر خط تنسیخ کھینچ دو۔ اے باہو جو کچھ سمجھتا ہے اپنے آپ ہی کو سمجھا۔ خود فروش آدمی اس بات کو نہیں سمجھتے۔ بیت

در دیدہ نشان تو بود من غافل — در سینہ عیان تو بود من غافل

از جملہ جہاں ترا ہمی جستم — در جملہ جہان تو بود من غافل

تیرا نشان ہر آنکھ میں ہے مگر میں غفلت میں ہوں۔ تو سینہ میں عیاں ہے مگر میں غافل ہوں۔ میں تجھے ساری دنیا میں ڈھونڈتا رہا حالانکہ تو دنیا میں ہر جگہ تھا اور یہ میری نادانی تھی کہ تجھے نہ پا سکا۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یَا اَبَا ذَرٍّ هُوَ وَحْدَهٗ فِی السَّمَاءِ فَرْدٌ وَّاَبُوْ ذَرٍّ فِی الْاَرْضِ فَرْدٌ كُنْ فَرْدًا یَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّ اللّٰهَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ۔ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِیْ مَا غَمِّیْ وَفِكْرِیْ وَاِلٰی اَیِّ شَیْءٍ اِشْتِیَاقِیْ۔ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ اَخْبِرْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِغَمِّكَ وَفِكْرِكَ وَاشْتِیَاقِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ آهٍ آهٍ آهٍ وَاشَوْقَاهُ اِلٰی لِقَاءِ اِخْوَانِیْ یَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ شَانُهُمْ كَشَانِ الْاَنْبِیَاءِ وَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بِمَنْزِلَةِ الشُّهَدَاءِ یَفِرُّوْنَ مِنَ الْاٰبَاءِ وَالْاُمَّهَاتِ وَالْاِخْوَانِ وَالْاَخَوَاتِ وَالْاَبْنَاءِ وَالْاَبْنَاتِ اِبْتِغَاءً لِمَرْضَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَهُمْ یَتْرُكُوْنَ الْمَالَ وَیُذِلُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ بِالتَّوَاضُعِ وَلَا یَرْغَبُوْنَ فِی الشَّهَوَاتِ وَفُضُوْلِ الدُّنْیَا وَیَجْتَمِعُوْنَ فِیْ بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ تَعَالٰی مَغْمُوْمِیْنَ مَحْزُوْنِیْنَ مِنْ حُبِّ اللّٰهِ وَقُلُوْبُهُمْ

إلى الله وروحهم من الله وعلمهم من الله وعملهم
لله - إذا مرض واحد منهم هو أفضل عند الله من
عبادت ألف سنة وإن شئت أن يدل يا أبا ذر -
قال قلت بلى يا رسول الله - قال عليه الصلوٰة والسلام
منهم يموت فهو كمن مات في السماء لكراماتهم
على الله - وإن شئت أن يدلك يا أبا ذر قال قلت بلى يا رسول
الله - قال عليه الصلوٰة والسلام الواحد منهم يوذيه قملة
في ثيابه فله عند الله أجر سبعين حجة وعمرة وكان له
أجر من أعتق أربعين رقبة من ولد إسماعيل عليه
السلام - وإن شئت أن يدلك يا أبا ذر - قال قلت بلى يا
رسول الله - قال عليه السلام الواحد منهم يصلي ركعتين
يعبد الله من جبل اللبنان عمر نوح عليه السلام ألف سنة - و
إن شئت أن يدلك يا أبا ذر - قال قلت بلى يا رسول الله -
قال عليه السلام الواحد منهم يسبح تسبيحة خير له يوم القيمة
من أن يسير معه جبال الدنيا ذهبا وفضة ذهبا - وإن
شئت أن يدلك يا أبا ذر - قال قلت بلى يا رسول الله - قال
عليه السلام من ينظر إلى أحد منهم أحب إلى الله من ينظر
إلى بيت الله - ومن ستره فكأنما ستر الله ومن أطعمه فكأنما
أطعم الله - وإن شئت أن يدلك يا أبا ذر - قال قلت بلى يا
رسول الله - قال عليه السلام - يجلس إليهم قوم معيدون
مثقلين من الذنوب ما يقومون من أحد عندهم إلا غفر
الله له - فاعلم أن أرباب القلوب يكاشفون بأسرار الملكوت
على سبيل الرؤيا الصالحة تارة في اليقظة على سبيل كشف

الْمَعَانِي بِمُشَاهَدَةِ الْأَمْثِلَةِ كَمَا يَكُونُ فِي الْمَنَامِ وَهٰذَا مِنْ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَهِيَ مِنْ دَرَجَاتِ النُّبُوَّةِ الْعَالِيَةِ كَمَا أَنَّ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ وَهِيَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَإِيَّاكَ وَأَنْ تُخْطِئَ لَكَ يَكُونُ مِنَ الْعِلْمِ وَإِنْ كَانَ كُلُّ مَا جَاوَزَ حَدَّهُ فَضُرِبَ لَهُ تَشْبِيهٌ هَلَكَ الْمُتَعَمِّقُ بِعَقْلٍ وَالْجَهْلُ خَيْرٌ مِنْ عَقْلٍ يَدْعُو إِلَى الْإِنْكَارِ مِثْلَ هٰذِهِ الْأُمُورِ لِأَوْلِيَاءِ اللّٰهِ تَعَالَى وَمَنْ أَنْكَرَ ذَالِكَ لِلْأَوْلِيَاءِ لَزِمَهُ إِنْكَارُ الْأَنْبِيَاءِ وَكَانَ خَارِجًا مِنَ الدِّيْنِ ۔

اے ابوذرؓ! وہ (اللہ) آسمانوں میں اور زمین میں واحد ہے۔ تو فرد ہو کر رہ۔ اے ابوذرؓ! اللہ صاحب جمال ہے وہ صفائی اور ستھرا پن کو پسند کرتا ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذرؓ! تو جانتا ہے کہ میرا غم اور فکر کیا ہے اور مجھے کس چیز کا شوق ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یہ آپ ہی فرمائیں فرمایا آہ آہ آہ۔ میرا شوق، اپنے ان بھائیوں سے ملنے کا ہے جو میرے بعد ہوں گے۔ ان کی شان نبیوں کی شان جیسی ہوگی اور اللہ کے نزدیک ان کا درجہ شہیدوں جیسا ہوگا۔ وہ حق کے مقابلہ میں کسی کی پرواہ نہیں کریں گے (۔ اپنے باپوں، ماؤں، بھائیوں، بہنوں، بیٹوں، بیٹیوں سے اللہ کی رضا جوئی کے لئے بھاگیں گے۔ اپنے مال (کی حرص) کو چھوڑ دیں گے۔ اور اپنے نفسوں کو تواضع سے بدل دیں گے اور نفسانی خواہشوں اور دنیا کے حصول کی رغبت نہ رکھیں گے۔ اور خدا کے گھروں میں بحالت غم والم اللہ کی محبت میں (سرشار) جمع ہوں گے۔ ان کے دل اللہ کی طرف ہوں گے۔ ان کی روح اللہ سے اور علم بھی اللہ (کی عطا) سے ہوگا۔ ان کے کام اللہ کی (خوشنودی) کے لیے ہوں گے ان میں سے ایک کا بیمار ہونا اللہ کے نزدیک ہزار سالہ عبادت سے فضیلت رکھتا ہے۔ (اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا) اے ابوذرؓ اگر تو چاہے تو میں کچھ اور بیان کروں! کہا میں نے کہ ہاں! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرمایا صلی اللہ

علیہ وسلم نے کہ ان میں جو وفات پا جائے تو وہ اس طرح ہے جیسا کہ اس نے اللہ کی طرف سے ان پر مہربانیوں کے لیئے آسمان میں وفات پائی۔ اے ابو ذرؓ تو چاہتا ہے کہ کچھ اور بیان کروں میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ ان میں سے اگر کسی کو اس کے کپڑوں کی جوں ایذا دے تو اس کے لیئے اللہ کی طرف سے ستر حج اور عمرہ کرنے اور چالیس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے جو اولاد اسماعیل علیہ السلام سے ہوں۔ اے ابو ذرؓ اگر تو چاہے تو کچھ اور اضافہ کروں عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کوئی ان میں سے دوؒ رکعت نماز ادا کرے تو وہ ایسا ہے جیسا اس نے لبنان پہاڑ پر عمر نوحؑ جتنی ہزار سال عبادت کی۔ اے ابو ذرؓ تیری خواہش ہے کہ کچھ اور بیان کروں عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ان میں سے کوئی ایک تسبیح پڑھے تو قیامت کے دن وہ اس کے لیئے دراہ خدا میں ادنیا بھر کے پہاڑوں جتنا سونا چاندی دے ڈالنے سے اچھا ہو گا۔ اے ابو ذرؓ کیا تو کچھ اور بیان سننے کا متمنی ہے۔ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کوئی ان میں سے ایک کی طرف نظر کرے تو وہ دیکھنا اللہ کو بیت اللہ کے دیکھنے سے زیادہ پیارا ہے۔ اور جس نے اسے پہناوا پہنایا تو وہ پہنانا ایسا ہے جیسا اس نے اللہ کو پہنایا اور جس نے اسے کچھ کھلایا تو وہ ایسا ہے جیسا اس نے اللہ کو کھلایا۔ اے ابو ذرؓ اگر تو چاہے تو کچھ اور بیان کروں۔ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف آ کر ایک ایسی قوم بیٹھے جو برہنہ ہو اور گناہوں کے بوجھ سے جھکی ہوئی تو ان کی مدد کو ان میں سے کوئی نہ اٹھے گا مگر وہی جس پہ اللہ کی بخشش ہو۔ پس جان لے کہ اہل دل پہ ملکوت کے اسرار سچی خوابوں کے ذریعے کھلتے ہیں اور کبھی حالت بیداری میں کھبید کا

کشف ہوتا ہے۔ ایسی مثالوں کے مشاہدہ سے جیسا کہ نیند میں ہوا۔ اور یہ اعلےٰ درجے کی بات ہے اور اعلےٰ درجہ نبوت ہے۔ تحقیق سچی خواب نبوت کے چھیالیسویں حصوں سے ایک حصہ ہے۔ پس بچو اگر تو خطا کرے۔ تو وہ تیرے علم کی ہوگی۔ اگر یہ تیری حد قصور سے تجاوز ہو تو یہ ایسا قضیہ ہے جس میں جان بوجھ کر تیرنے والا گرفتار ہلاکت ہوتا ہے۔ اور جہالت اس عقل سے اچھی ہے جو اولیاء اللہ کے امور سے انکار کی طرف بلائے۔ اور جو اولیاء سے انکار کرے تو وہ لازماً انبیا علیہم السلام سے منکر ہوگا اور دین سے خارج ہوگا ؂

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ برتن سے وہی نکلے گا جو اس میں ہوگا ؂

نیز فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مَا زَالَ اللّٰہُ فِی عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِی عَوْنِ اَخِیْہِ۔ اللہ اس بندے سے اپنی مدد نہیں روکتا جو اپنے بھائی کی مدد کرتا ہو ؂

نیز فرمایا۔ خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَنْفَعُ النَّاسَ۔ آدمیوں میں اچھا وہی ہے۔ جو آدمیوں کو نفع پہنچائے ؂

شرح نود و نہ ۹۹ نام باری تعالےٰ

(باری تعالےٰ کے ۹۹ ناموں کی شرح)

ہر نام کی ماہیت جاننے کے لئے ۹۹ برس درکار ہیں۔ اور اگر اللہ کا لطف یاوری کرے تو ایک دن رات میں جان سکتے ہیں۔ لازوال وصال کو حاصل کرنے کے لئے لازم ہے کہ وہ از راہ تصوّر اسماء الحسنیٰ کے برزخ کا امتحان با مراقبہ ہو کر کرے۔ اللہ کے اسم اعظم پر تصرّف

امتحان تصور سے کرنا چاہیئے۔ بیت

بانصور صورت نقش و نگار شد فنافی اللہ تصور جاں سپہار

تصور سے نقش و نگار کی صورت اللہ میں فنا ہو گئی اور تصرف جان سپہار ہوا ؛

چنانچہ قابل تعظیم و تکریم طالب دونوں جہاں کا مقصد و مطلب بے حجاب حاصل کر کے بے احتیاج ہو جاتا ہے۔ اس دائرہ میں ہر ایک کی سیر الہی دو مقاموں میں ہے ؛

چنانچہ زمین و آسمان کا ہر طبقہ اور نیک و بد روحوں کا مقام ٹھیک دیکھے اور صحیح سبق میں ریاضت اور تسبیح کی حاجت نہیں ہے۔ اس واسطے کہ خدا اور بندے کے درمیان دیوار اور پہاڑ کا پردہ نہیں ہے اور نہ ہی برسوں اور میلوں کا راستہ ہے۔ اس پیاز جیسے پردہ کو پھاڑ دو۔ اسے ظاہر و باہر دیکھو جو چیز ظاہر نظر آ رہی ہو اس کی حقیقت بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اللہ کے نام کے چار حرف ہیں۔ ان سے چار چابیاں ملتی ہے ۔ تاکہ ان سے چار علم اور چار مقام کھولے جائیں۔ اول مقام ازل ہے دوسرا ابد ہے تیسرا دنیا اور چوتھا مقام عقبٰے ہے جو مرشد ان مقامات کی خبر نہیں رکھتا اسے فقیر اور کامل مرشد نہیں کہہ سکتے۔ باری تعالےٰ کے ننانوے ناموں کا دائرہ یہ ہے تصور اور تصوف دائرہ حضوریت کی راہ ہے۔ مجاہدہ ریاضت کا تعلق ذکر و فکر۔ وظیفوں، نفلی نماز اور روزہ سے نہیں ہے ؛

کہ اس منتہی سبیل راہ، کا آغاز مشاہدہ وصال کرنا اور درمیان، غرق جاں ہونا اور اخیر زوال پذیرنہ ہونا ہے۔ جیسے کسی کی ابتداءٔ وصال، متوسط غرق جمال اور انتہا لازوال نہ ہو۔ کامل مکمل اور باکمال مرشد نہیں کہہ سکتے ؛

پر ننانوے (۹۹) اسماءِ اللہ تعالےٰ کی خاصیت یہ ہے ؛

(ملاحظہ ہو مشمولہ ہذا نقشہ)

نقشہ خاصیت نودونہ ٩٩ نام باری تعالےٰ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الۡغَیۡبِ وَ الشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِیۡمُ

تصور یا اللّٰہُ تصرف	تصور یا رحمٰنُ تصرف	یا رحیمُ	یا ملکُ
یا قدّوسُ	یا بدّوحُ	مقام حاضرات ارواح انبیاء و اولیاء	یا سلامُ
یا مؤمنُ	یا مہیمنُ	یا عزیزُ	یا جبّارُ
یا متکبّرُ	یا خالقُ	یا بارئُ	مقام ذکر فکر دوام لازوال عالم مشاہدہ
یا مصوّرُ	یا غفّارُ	یا قہّارُ	یا وہّابُ
یا رزّاقُ	یا شکورُ	مقام محبت قرب وصال	یا علیُّ
مقام حیرت کرا ایسا حیرت کش حرارت	یا وکیلُ	یا قویُّ	یا فتّاحُ
یا عالمُ	یا قابضُ	یا باسطُ	یا حافظُ
یا خافضُ	یا رافعُ	النقص از محبت شوقالہا یا معز	یا مذلُّ
یا سمیعُ	مقام جمعیت مجمع الفقراء	یا بصیرُ	یا حکیمُ

یا عدلُ	یا لطیفُ	یا خبیرُ	یا حلیمُ
یا عظیمُ	یا علیمُ	یا غفورُ	یا مبینُ
یا مبدِئُ	یا محصِیُ	یا حمیتُ	یا حیُّ
مقام حی قیوم لازوال حی قیوم	یا محیُ	یا حمیدُ	یا والیُ
یا قیّومُ	یا واجدُ	یا ماجدُ	یا احدُ
مقام حدیث قرآن ببسبب کہ از عشق	یا صمّدُ	قائم تو گردد از دیگراں دائم یا قادر	یا مقتدرُ
یا مقدّمُ	یا مؤخّرُ	یا اوّلُ	یا آخرُ
یا ولیُّ	یا باطنُ	الٰہی پیدا شود۔ مقام حزق برآمدن	یا ظاہرُ
یا متعالیُ	یا برُّ	یا توّابُ	یا منعمُ
یا مالکُ الملکُ	یا رؤفُ	یا عفوُّ	یا منتقمُ
نقش غم دنیا	یا ذوالجلالِ	والاکرامِ	یا ربُّ
یا مقسطُ	یا جامعُ	یا غنیُّ	یا مغنیُ

یَا دَافِعُ	یَا نَافِعُ	یَا ضَارُّ	یَا مَانِعُ
یَا نُوْرُ	یَا هَادِیُ	یَا بَاقِیُ	یَا وَارِثُ
یَا رَشِیْدُ	یَا صَبُوْرُ	یَا صَادِقُ	یَا سَتَّارُ
لَیْسَ	کَمِثْلِهٖ	شَیْءٌ	وَ هُوَ
اَلسَّمِیْعُ	اَلْعَلِیْمُ	مقام سُبْحِیْنَ	اَلَّذِیُ
هُوَ اللّٰهُ	مقام عِلِیِّیْنَ	مقام غرق	اِلَّا هُوَ
لَا اِلٰهَ	قَابَ قَوْسَیْنِ	عَالِمُ الْغَیْبِ	وَالشَّهَادَةِ

هُوَ	اَلرَّحْمٰنِ	اَلرَّحِیْمِ

تمت